قصیدہ در نعت سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وسلم

۱ — ۹۸

درِ گنجینۂ معنی پہ کب تک قفلِ ابجد کا
زباں ہو گوہر افشاں دل ہو نہ گر اسیرِ حد کا

کثافت جسمِ ظلمانی کی دھو آبِ ریاضت سے
کہ ہو خلعت ترے زیبِ بدن روحِ مجرد کا

پڑے یاجوج و ماجوج آدمی کے نفس و شیطاں ہیں
بنائے زہد پر عالم ہو ذوالقرنین کی سد کا

فنا فی اللہ ہونے میں مزا عمرِ ابد کا ہے
مٹا نقشِ دوئی طالب ہے گر عیشِ مخلّد کا

ہرا کر کشتِ دل کو گریۂ خوفِ الٰہی سے
نظر آئے تماشا سبزۂ چرخِ زبرجد کا

رہِ عرفاں میں ہشیاری سے ایسا لگ قدم رکھنا
کہ اس صحرائے مردافگن میں ڈر ہے دام اور دد کا

ہوائے طوبیٰ میں پر پرواز کیا کھولے
قفس جیب بستہ در ہو ... [illegible]

ترا ... [illegible] ہی نمایاں بحر عالم میں
حباب و قطرہ نے دیکھا تماشا جزر سے مد کا

... سے حق آئے زباں پر وہ بھی باطل ہے
پئے عبرت ہے کافی واقعہ منصور و سرمد کا

یہ خرقہ سالوس کو اے شیخ تہہ کر رکھ
ترے ہاتھوں گریباں چاک ہے محراب مسجد کا

... قرب پردہ جلوہ گر ہے بزم امکاں میں
تہی ہے حشو خود بینی سے بالش جسکی مسند کا

کبھی ہوگی نہ ہرگز سرکشی کم نفس سرکش کی
پڑے جبتک نہ اسپر تازیانہ زجر اور زد کا

رگ گردن سے وہ اقرب ہے شاہد نحن اقرب ہے
خلاف اہل بینش ہے گماں اقرب پہ ابعد کا

قدم رکھ کہکے لبیک آستان قرب مولیٰ پہ
وہاں تو خانۂ کعبہ میں پہلو سنگ اسود کا

اگر بالغ خرد ہے سعی کر کسب فضائل میں
شرافت اسمیں ہے تو فخر ہوا پنے اب و جد کا

ملاتا ہے تکبر خاک میں اے خاک کے پتلے
تواضع سے نہ ہوتا حال یہ ابلیس مرتد کا

منور ہے جو کرنا روح کو انوار باطن سے
جلا ویرانۂ دل میں چراغ اسرار سرمد کا

ملا تو اپنے ہاتھوں آپ یاران لباسی میں
کہاں زیب بدن جسوقت پیراہن خوشامد کا

عبث قصر رفیع الشان تو اے منعم بناتا ہے
کہ تو ہے اور محشر تک ہے حجرہ کنج مرقد کا

علو معلوم عجز عارفاں کنہ حقیقت میں
لب خاموش سے نکلا نتیجہ عرض مقصد کا

نگاہ گرم اہل دل سے ہو وہ قلب ماہیت
کہ بدلے آتش یاقوت سے پانی زمرد کا

بیان سرقت سے جسم میں روحوں کو وجد آیا
کوئی مضمون لکھو گر تماشا ازاں خیال و خط و خد کا

ا ... [illegible]

وا ای شوخ چشم ... [illegible]
پیا ہوتا قیامت کا ہی آنا ادس سہی قد کا

صفِ مژگاں نے کافر کی کیا ہی عزمِ خونریزی
خدا حافظ ہی اس حملے میں ملکِ لا سر حد کا

اوٹھائیں دل پہ چوٹیں ہمنے کیا کیا ہجرِ جاناں میں
یہ ماہ و کہکشاں ہی آفلک یا ہی پھ گد کا

تڑپنا کشتگانِ تیغِ حسرت کا قیامت ہی
اوڑیگا شل کا غدایک دن تعویذ مرکا

جو سچ پوچھو تو معنی وصل کے اِسکے سوا کیا ہیں
کہ تم میں اور ہم میں ربط ہو حرف مشدد

نہ کچھ پایا بہت دیکھا حسابِ فاضل و باقی
دہانِ تنگ جاناں ہی مگر نقطہ ندارد

مری ہر بات کو ذکرِ عدو پر کاٹ دیتا ہی
چڑاتی ہی زباں قاتل کی موںہہ تیغِ مہند کا

صنوبر صحنِ گلشن میں اکڑتا ہی اکڑنے دو
کبھی سیدھا کریگا اوسکو جلوہ اوس ہی قد کا

نگاہِ شوق نے اپنی کیا اوسمیں بھی کام اپنا
نقابِ رخ میں گو عالم تھا ذوالقرنین کی سد کا

پئے تعزیرِ دل ہی تازیانہ زلف کا زیبا
کیا ہی ارتکاب اِسنے گناہِ شوق بیحد کا

سلماں ہو کے اے ممتاز صیفِ بتاں کب تک
خدا راضی ہو تجھ سے لکھ قصیدہ نعت احمد کا
صلی اللہ علیہ وسلم

مطلع

ہر اک طفلِ دبستاں کا سبق کیوں ہو نہ ابجد کا
الف احمد کا اوّل ہیں ہی دال آخر میں احمدؐ کا
صلی اللہ علیہ وسلم

تعالی اللہ عجب میداں ہی عز و جاہ احمدؐ کا
فضاے لامکاں بھی جسمیں ہی اک دانہ گنبد کا

خیال آیا جو وصفِ روے تابانِ محمدؐ کا
دلِ تاریک پر عالم ہوا نورِ مجسم کا
صلوٰۃ اللہ علیہ

ملیں قدموں پر اوسکے حاملانِ عرش نے آنکھیں
ہیں نعلینِ مبارک اوسکی افسر فرق فرقد کا

جمالِ معنوی منضم ہی اوسکے حسنِ صوری سے
محمدؐ میں ہویدا صاف ہی میمِ مشدد کا

محمد ہی محمد ہی وظیفہ رات دن مجھکو
مزا کیا کیا زبان رلیتی ہی اس تکرارِ بیحد کا
صلی اللہ علیہ وسلم

ہوے مداح عقل و زہر کی اہلِ قریش اوسکے
چکایا اوسنے کعبے میں وہ قصہ سنگِ اسود کا

وہ ہیں پاس زندگانی کو بدل ڈالیں
پئے اموات الرہو حلم ملبوس جسد کا

خلد و محبوب خدا میں فرق بیّن ہی
یہ فخر المرسلیں وہ افتخار اپنے اب و جد کا

نسوخ دینِ موسوی اوسکی شریعت سے
کہ ہی قرآن ناسخ نسخۂ لوحِ زبرجد کا

نسیم مشک چین آتی ہی وہ موتی برستے ہیں
سحاب تر برستا ہی جو گیسوے محمدؐ کا

دلیلیں منکروں کی قطع کیں معجز بیانی سے
لیا اونسے زباں سے کام شمشیرِ مہند کا

ہوے انوارِ عرفاں منعکس آئینۂ دل میں
رخ پُر نور حضرت ہی چراغ اسرار اسرمد کا

بہارِ ہشت جنت انجمن کا ایک گلدستہ
ہی سبحان الذی اسری[۹] چمن گلگشت احمدؐ کا

تعالی اللہ کیا رفعت ہی ایوانِ مصلّی کی
کہیں نیچا ہی جس سے قصر نہ طاقِ زبرجد کا

لبِ شیریں سے اوسکے گلشنِ جنت میں رضواں نے
ملایا چشمۂ تسنیم میں شیرہ تبرزد نبات[۱۲] کا

خطا ہی تفرقہ محبوب یزداں اور یزداں میں
کہ وہ عاشق ہی مولی کا جو عاشق ہی محمدؐ کا

غنائے[۹۵] نفس کی دولت ملی تھی کسقدر اوسکو
یقدر کاہ تھا کوہ اوسکو یاقوت و زمرد کا

جمالِ شاہد غیبی کا جو مشتاق ہو دل سے
اوٹھا کر دیکھ لے وہ پردۂ رخ میم احمدؐ کا

لبِ گوہر فشاں وقتِ تکلم صاف کہتے ہیں
کہ ہی یہ سینۂ شفاف گنج اسرار اسرمد کا

علومِ اولیں و آخریں تھے اوسکے سینے میں
منافی شان کے ہوتا سبق مکتب میں ابجد کا

لکھوں اب چند مطلع مدح ہا ضر میں بلند ایسے
کہ آگے جنکی رفعت کے ہو نیچا فرق فرقد کا

مطلع

بہار باغ امکان ہی تماشا تیری مسند کا
کہ ہر بوٹا ہی اک گلشن کمال صنع ایزد کا

[illegible]
تو ہوتا سایہ گستر بیگماں طوبی ترے قد کا

ترا در قبلہ گاہ [illegible]
ترے دربار کو کہئے کہ ہی دربار ایزد کا

تعالی اللہ سبحانہ
و تعالی سبحٰن
الذی اسری
لیلا من المسجد الحرام
الی المسجد
الآیہ ۱۲ منہ عفی عنہ
۹۵
کما و رد الغنی
غنی النفس
۱۲ منہ عفی عنہ

ہوا جب عرشیوں میں شور تیری آمد آمد کا
ہوا بیتاب شوقِ دید میں دل مسجد کا

کتابِ عالمِ امکاں مجزا ہی پڑی رہتی
جو شیرازہ نہ بندھتا تیری خاطر ابد کا

شبِ قدر اس جہاں میں اور زلفِ حورِ جنت کیا
دو عالم پر ہوا ہے منقسم سایہ ترے [illegible]

بہ رنگِ مائرِ قبلہ نما اے قبلۂ عالم
تری جانب ہے مائل سر کے دل ہر نیک اور [illegible]

سب اوصافِ پسندیدہ میں تو ہی فردِ کامل ہے
تری خاطر ہوا ہے وضع صیغہ جمع و مفرد کا

خدا سے کی ہے بیعت تجھ سے بیعت کرنیوالوں نے
کہ وصف آیا ید اللہ فوق ایدیہم[له] ترے ید کا

حصارِ امن دیکھا نام نامی کو بلاؤں میں
سنا کرتی تھی خلقت نام ذوالقرنین کی سد کا

لبِ رنگیں سے پھیکا پڑ گیا یاقوت رمانی
جو دیکھا سبزۂ خط کو تو منہ اوترا زمرد کا

کوئی کیسا ہی نابینا ہو ہوں چودہ طبق روشن
لگا دیکھے ذرا آنکھوں میں سرمہ خاکِ مرقد کا

تماشا اک نظر آئیگا اوس کو فتنۂ محشر
اوٹھا دنیا سے جو مخمور تیری چشمِ اسود کا

تجھے حاجت کسی مشکل میں کیا ہو دستگیری کی
ید اللہ زورِ بازو ہے ترے دستِ مؤید کا

سراپا نورِ یزدانی ہے تو یا ظلِ ربانی
یہ ہے امکان سے خارج کہ ہو سایہ ترے قد کا

سلاطینِ زمیں رہنے کو آئے کس خوشامد سے
ہوا بانی جو تو اسلام کے قصرِ مشید کا

ہوئے قدسی شبِ معراج کیا کیا محوِ مداحی
کہ پھر ایسا کہاں ملتا اونھیں موقع خوشامد کا

امامت مسجدِ اقصیٰ میں کی تو نے رسولوں کی
شناسا ہر نبی تھا اپنے اپنے منصب و حد کا

ازل سے تا ابد دیتا رہے گر المضاعف تو
کبھی کم ہو نہ گنجینہ ترے انعامِ بے حد کا

تری وہ جنبشِ ابرو ہے اک ادنیٰ اشارے میں
حریمِ پاک کی جانب ہو رخ ہر ایک معبد کا

عطا کی ہے کلیدِ لب وہ تجکو حق تعالیٰ نے
کہ جس سے ہو گیا مفتوح گنجِ اسرارِ سرمد کا

پہونچنا منزلِ مقصود پر دشوار کیا ہوتا
ترا نقشِ قدم تھا خضر ہمکو راہِ مقصد کا

[له] قال اللہ تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم ۱۲ منہ کان اللہ لہ

قمر یہ شب تاب نہ زہرہ صبح کا تارا
کروں میں استعارہ کس سے تیرے خال اور خد کا

گیسو کا شانہ گر کوئی اوترا ہوا پایا
بنایا آسماں نے تاج عزت فرق فرقد کا

[illegible]ت کو طاعت حق کی اہل حق سمجھتے ہیں
یہی مفہوم ہے اللہ کے قول سو کد کا

معراج آیا ابر رحمت پیشوائی کو
ہوا چرخ بریں پر غل جو تیری آمد آمد کا

ہوا شق قمر پھر بھی رہے محروم ایمان سے
ٹھکانا ہے کہیں کفار کے اس کفر بے حد کا

تجھے پیغمبر کہنا مصحف ناطق سے صادق ہے
مزار پاک ہے مصداق قرآن مجلد کا

وہی مقتل ہر اک کافر کا جنگ بدر میں ٹھہرا
کہ جس کے سمت اشارہ تھا ترے قول ہو کد کا

حقیقت نقد جاں کی کیا ہے بازار مدینہ میں
یہ سودا کوڑیوں کے مول ہے باغ مخلد کا

نہیں کچھ غم کسوٹی کا وہاں کامل عیاروں کو
کھرا کھوٹا عیاں ہوتا ہے ہر زندیق و مرتد کا

صدف میں آسماں کی بھی نہیں در یتیم ایسا
عجب گوہر مدینے کو ملا روضے کے گنبد کا

وہی میں ہوں وہی میری نوا سنجی مدینے میں
رہا ہونا قفس سے شرط ہے مرغ مقید کا

ہوائے روضۂ عالی میں کیا کیا پھڑکائے ہیں
قفس ہے ٹوٹنے کو طائر روح مقید کا

چراغ طور پر الماس کا فانوس رکھا ہے
یہی دل کو نظر آتا ہے عالم تیرے گنبد کا

در دولت پہ تیرے ہو میسر ناصیہ سائی
تجھے بھی مرحمت ہو تاج اوج فرق فرقد کا

پلا دے شربت دیدار اپنا اے مسیحا تو
برا ہے حال تیرے ہجر میں ممتاز احمد کا

جسے کحل الجواہر کہتے ہیں نظروں سے گر جائے
لگاؤں اپنی آنکھوں میں وہ سرمہ خاک مرقد کا

[illegible] روضۂ اقدس کے مژگاں سے
کہیں جاروب کش مجھ کو مزار پاک احمد کا صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]
کروں خورشید کی مانند میں بھی طوف مرقد کا

[illegible]
رہے قطب شمالی تاج جب تک فرق فرقد کا

۱ ولٰکن علیہ فوق قرنیہ
۲ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
۳ اقتربت الساعۃ وانشق القمر

جبینِ چرخ پہ افشاں رہے قوسِ قزح جبتک — رہے تا سنبلہ ہم رنگ گیسوئے مجعد کا
درود اللہ کا تجھ پر ہو اور اصحاب و عترت پر — ہوا ہے جن سے استحکام اس دینِ مؤید کا

قصیدہ در نعت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات

۲ — ۸۰

آج بےمثل جہاں میں ہے مرا ذہن سلیم — جو میں کہدوں کریں اربابِ معانی تسلیم
ابن وائل کا مرے نطق سے ہے ناطقہ بند — امرء القیس ہے شاگرد مرا نو تعلیم
دولتِ سحر بیانی ہے مرے ہاتھ کا میل — جو تہیدست ہیں کرتا ہوں اونہیں میں تقسیم
نہیں تجدید مضامیں میں مرا کوئی نظیر — نہیں تخلیق معانی میں مرا کوئی سہیم
طبع مواج ہے دریا کی طرح کانِ گہر — نقطہ نقطہ سخنِ صاف کا ہے درِ یتیم
فکر رنگیں ہے مری باغِ فصاحت کو بہار — چمنستانِ بلاغت کو مرا دم ہے نسیم
ملکِ معنی کا مرے ہاتھ میں ہے نظم و نسق — نظم اور نثر کی وابستہ ہے مجھ سے تنظیم
سیفِ براں کا لیا کام قلم سے اپنے — فتح کس لطف سے کی میں نے سخن کی اقلیم
حسنِ تجدید سے آراستہ کر دیتا ہوں — جب میں کرتا ہوں مضامینِ کہن کی ترمیم
دولتِ سحر بیانی ہے زباں میں میری — میرے قدموں سے لگے رہتے ہیں گنجِ زر و سیم
آبِ گوہر کی صفائی کا تو کیا ذکر یہاں — شستگی میں مری تقریر ہے رشکِ تسنیم
نظمِ رنگیں کو اگر زیبِ قلم کرتا ہوں — مثلِ پھولوں کے ہر اک صفحے سے آتی ہے شمیم
منحرف اپنی طبیعت سے جو ہو جائے سخن — ایک ہی نسخہ میں ہو جائے شفا وہ ہوں حکیم

ہو مسلم وہ شہِ ملک معانی سب کو
زینتِ فرق کروں جسکے میں تاجِ تکریم

حسنِ تقریر و بیاں کا مرے کیا کہنا ہی
کہ جو تخصیص ہی مانع تو ہی جامع تعمیم

ہوں میں نقادِ معانی مری جودت ہی محک
نقدِ معنی کو پرکھتا ہوں بسانِ زر و سیم

نخلبندی سے مری گلشنِ معنی سرسبز
آبیاری سے مطرا چمنِ فیضِ عمیم

مدة العمر جو پیدہ ہے مرا کار آمد
ورنہ بعد ایک برس کے ہی نکمی تقویم

کھینچ کر تیغِ زباں ہو جو خیالِ تسخیر
دو ہی باتوں میں مری ہو سپر اندازِ غنیم

اب بھی منکر ہو مرا کوئی تو ہی وہ فرعون
صفحۂ سادہ مرا ہی یدِ بیضا ے کلیم

مثلِ دریا کے کسی سے بھی مجھے بخل نہیں
خوشہ چیں ہیں مرے خرمن کے سخی ہوں کہ لئیم

خلعتِ حسنِ سعادت سے مشرف ہو عدو
میرے پاس آتے ہی بدلے وہ شقاوت کی گلیم

آدمی کے لیے اکسیر ہی صحبت میری
ہیں ارسطو سے زباں میرے مشیر اور ندیم

جو ہیں سرکش وہ بٹھاتے ہیں مجھے آنکھوں پر
اوٹھ کھڑے ہوتے ہیں مغرور برائے تعظیم

گو بظاہر ہوں علائق میں مقید لیکن
گوشۂ دل ہی مرا جانبِ خلاقِ کریم

کیوں فضائل میں نہ یکتا ہوں کہ اوسکا ہوں غلام
خاک در جسکی ہی اکلیلِ سرِ عرشِ عظیم

وہ شہنشاہ فلک رتبہ جنابِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم
نازشِ یوسفؑ و یعقوبؑ و مسیحاؑ و کلیمؑ

اوسکی سرکارِ معلی کے ملک پرچہ نویس
عقلِ کل سے بھی عقیل اوسکے وزیر اور ندیم

حکم اوسکا ہی رواں خلق میں مثلِ تقدیر
بلکہ تقدیر اوسے کرتی ہی جھک کر تسلیم

سکہ اور خطبہ ہو نام سے اوسکے نامی
مرحمت کی زر و قرطاس کو اوسنے تکریم

اون [illegible] لگے دیتے ہیں خراج
سنجر و بہمن و داراب و جم و دارا [illegible]

عدل میں کیا ہی وہ بےمثل ہی اللہ اللہ
ذاتِ باری کی طرح اوسکا مماثل ہی عدیم

عدل میں اوسکے عجب وصف ہی ما شاء اللہ
کہ کسی اسم کی کرتا نہیں کوئی ترخیم

واہ کیا اوج پہ ہی کوکب اقبال اوسکا
آنکھیں کھل جائیں اگر دیکھ لیں اہل تنجیم

تخت اوسکا ہی جو رفرف تو ہی لولاک افسر
کونسے شاہ نے پایا ہی یہ تخت و دیہیم

کہکشاں گوشۂ پرچم ہی علم کا اوسکے
اوسکی شمشیر کا اک عکس ہی [illegible]

ہوا [illegible] خطاب اوسکے ہوا خواہونکا
دشمن بدگہر اوسکا ہی ملقب بزنیم

عدم آباد سے بھی آئے مقید ہو کر
بھاگ کر جائے کہاں اوسکا بداقبال غنیم

جب بھی اوصاف ہوں اوسکے نہ عطارد سے رقم
سات جلدیں ہوں فلک کی اگر اس سے بھی ضخیم

وہ محمد ہی جو ہی صدر مقام محمود
صلی اللہ علیہ وسلم
وہ محمد ہی جو ہی مہر نبوت سے وسیم
علیہ افضل التحیہ بکرۃ وعشیہ

وہ محمد ہی جو ہی مالک حوض کوثر
صلوۃ اللہ علیہ الف الف مرہ
وہ محمد ہی جو ہی دوزخ و جنت کا قسیم
صلوۃ اللہ علیہ بعدد قطرہ

وہ محمد ہی ہوا جس پہ نزول قرآں
اللہم صل وسلم علیہ
کتب منزلہ جس سے ہوئیں کہنہ تقویم

بعد عیسیٰ کے جو تھا قصر نبوت ناقص
ہوگئی اوسکی [illegible] تتمیم

لب جانبخش ستائش سے ملے عیسیٰ کو
ہوسے مداح جو موسیٰ تو کیا حق نے کلیم

اوسکی افزائش اجلال کے خواہاں تھے ذبیح
تر زباں اوسکی ستائش میں رہے ابراہیم

سمت کنعاں جو گئی اوس کی نسیم الطاف
سونگھی یعقوب نے پیراہن یوسف کی شمیم

کہیں احسنت جسے حضرت حسان سنکر
مدح حاضر میں کیا میں نے وہ مطلع ترقیم

مطلع

بارک اللہ وہ دیا حق نے تجھے خلق عظیم
شاہد عدل کرم کا ترے قرآن کریم

سب رسولوں کے بھی کل معجزے اتنے نہوے
جسقدر خلق نے دیکھے ترے اعجاز قویم

تو نبی کی رجعت خورشید زروے اعجاز
تیری انگلی کے اشارے سے ہوا ماہ دو نیم

ہو سے کافور ترے آب دہن سے امراض ‏ ‏ جنبش لب سے تری چاق ہوئے جو تھے سقیم

تو وہ ہے غیرت عیسی کہ تری اُست سے ‏ ‏ بارہا خاک سے زندہ کیئے اجسام رمیم

انگلیوں سے تری مواج ہوا آب رواں ‏ ‏ گلشن دہر میں چلنے لگی جوئے تسنیم

خسف سے مسخ سے طوفاں سے نہ بچتی خلقت ‏ ‏ تو نہ ہوتا جو حریص اور رؤف اور رحیم

وہ طمانچہ ہے نہ وہ درد ہے اے رحمت خلق ‏ ‏ بچ گیا اوس سے ترے صدقے میں شیطان رجیم

اهد قومی کے سوا جنگ احد میں یا شاہ ‏ ‏ بد دعا دی نہ بداندیشوں کو تو وہ ہے حلیم

صدر مشروح ترا کیوں نہ ہو گنجینۂ علم ‏ ‏ ہو جو استاد ترا خاص خداوند علیم

تجھ پر اللہ کو تھا ختم نبوت منظور ‏ ‏ انبیا پر نہ ہوئی اس لیے تجکو تقدیم

بعد سب نبیوں کے بھیجا تجھے اے ختم رسل ‏ ‏ جانب حق سے یہ تخصیص ہے بعد تعمیم

طرفۃ العین میں تو عرش معلی پہ گیا ‏ ‏ شان رفعت کو تری خوب سمجھتے ہیں فہیم

خرق افلاک ہوا عرش پہ جانے سے ترے ‏ ‏ آئے چکر میں نہ کیوں مثل فلک عقل حکیم

ادن منی کی صدا عرش سے پیہم آئی ‏ ‏ جو کسی کی نہ ہوئی تھی ہوئی تیری تعظیم

نکہت گلشن فردوس کا کس کو ہے دماغ ‏ ‏ ہمنے سونگھی ہے ترے خلق معطر کی شمیم

تیرے دیدار کے مشتاق ہیں وہ رویا ہے ‏ ‏ سالہا سال سے سوتے ہیں جو اصحاب رقیم

آج تک چاٹتے ہیں ہونٹ جو تکتے گرسنہ چشم ‏ ‏ تو نے یا شاہ وہ کی نعمت الوان تقسیم

تیرے اعدا کو جلاتا ہے یہاں تیرا جلال ‏ ‏ قبر میں اونکے اوڑائیگی دھوئیں نار جحیم

لقمۂ چرب جہنم کے ہیں بدخواہ ترے ‏ ‏ ہو رہے ہیں جو غذاؤں سے لحیم اور شحیم

عیش و عشرت سے مرا عدا کو ہے اک استدراج ‏ ‏ کیسے دیوانے ہیں ہے اونکو گمان تنعیم

تیرے بدخواہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے کبھی ‏ ‏ راہ پر اونکو نہ لائیگی کسی کی تفہیم

تیری عترت کو جنھوں نے نہ دیا قطرۂ آب
خوب دوزخ میں ملیگا اونہیں غساق و حمیم

کیا عجب بند جہنم سے جو آزاد رہے
خلد کا اُمت عاصی کے لئے تو ہی زعیم

شافع حشر سے امید شفاعت ہی مجھے
ہوں گنہگار ہیں لیکن مجھے کیا دہشت و بیم

حشر میں نشر میں کافی ہی حمایت تیری
کچھ بگاڑینگے نہ میرا مرے افعال ذمیم

عرصۂ حشر میں اک طرفہ تماشا ہوگا
بخشے جائینگے جو چن چن کے سیہ کار و اثیم

ساتھ تیرے مجھے دیدار خدا ہووے کاش
باغ فردوس میں لیجائے ترا لطف عمیم

تیرے مشتاق جو دیکھینگے ترا حسن و جمال
اونکی آنکھوں میں سمائینگے نہ جنت کے نعیم

فکر یہ ہی ترے روضے کا کریں جاکے طواف
بے سبب کعبے میں استادہ نہیں رکن و حطیم

کاش نکلے سفر ملک عرب کی کوئی راہ
خطۂ ہند میں کب تک رہوں یا شاہ مقیم

تا کجا ضبط کروں آہ و فغان و نالہ
کر رہا ہی مجھے بیتاب بہت ہجر الیم

جیسائی کو ترے در پہ ہی حاضر ممتاز
مدد اے مظہر لطف و کرم و فیض عمیم

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۴

ظہور صنع ذرے ذرے میں ہے اے خدا تیرا
وجود خلق ہے آئینہ قدرت نما تیرا

منور بیش طاق ہستی موہوم تجھ سے ہے
شبستان جہاں میں شمع ہے نور بقا تیرا

دل بینا کو آتا ہے نظر تو لاکھ پردوں میں
جو معدوم البصیرة ہو وہ دیکھے جلوہ کیا تیرا

گہر قطرے کو تو کرتا ہے اور خورشید ذرے کو
یہ ہے عاجز نوازی اور وہ جوش عطا تیرا
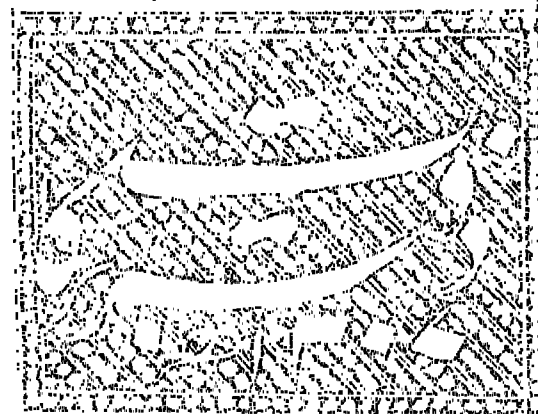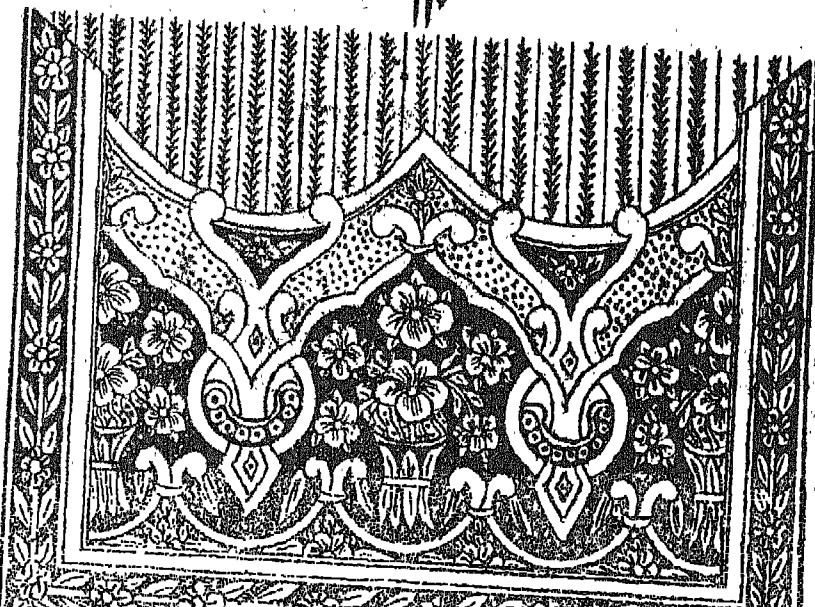
قدر اندازی قدرت میں تیری ذات یکتا ہے
نشانے سے خطا کرتا نہیں تیر قضا تیرا

جسے چاہے تو اپنے قہر سے کر دے تہ و بالا
کہ ہے تحت الثری سے حکم تا فوق السما تیرا

الٰہی ہو مرے کس کام کا نقش سلیمانی
کہ دل پر ہو گیا ہے مرتسم نقش بقا تیرا

چراغ نور عرفاں طاق دل میں میرے روشن ہو
بنے شمع حریم جاں جمال دلربا تیرا

سرآراسے استغنا ہوں میں ملکِ قناعت میں
خدایا زیب فرق عجز ہو تاجِ رضا تیرا

دل بیمار الفت کے شفا ہرگز نہ ہاتھ آئے
رفیق جاں رہے تا نزع دردِ لا دوا تیرا

خوشا یہ نعمت عظمیٰ بنایا امتِ احمد صلی اللہ علیہ
کروں میں کس زباں کس منہ سے شکرانہ ادا تیرا

الٰہی حسن ایمان و عمل کا ساتھ توشہ ہو
کرے جس دم سفر دنیا سے یہ محو لقا تیرا

ریاض خلد میں جلبش مخمل کے مزے لوٹوں
ملے مجکو پئے گلگشت باغ دلکشا تیرا

٣

سیاہی نامۂ اعمال کی ممتاز دھو ڈالی
سحاب رحمتِ حق بن گیا جوشِ بکا تیرا

١٣

تو ہی حامی ہے اے اللہ میرا
کہ شیطاں ہے بڑا بدخواہ میرا

غرض کیا ہے کہ واقف ہو کسی سے
تجھے جانے دلِ آگاہ میرا

گدا و شاہ ہیں مملوک اوسکے
زمانے کا ہے مالک شاہ میرا

ہوائے شوق میں ہو گرم پروانہ
تنِ کاہیدہ مثلِ کاہ میرا

جدھر سے ہو وصول منزل قرب
اودھر کو ہو مُرورِ راہ میرا

سر دامان تسلیم و رضا سے
نہ ہو ہاتھ اے خدا کوتاہ میرا

الٰہی جیفۂ دنیائے دوں سے
ترقی پہ ہو استکراہ میرا

پڑیں انوار حسن لم یزل کے
بنے سینہ تجلی گاہ میرا

جگر میں مشتعل ہو شعلۂ عشق
نہ ہو بے وجہ دودِ آہ میرا

تری مشہور ہے بندہ نوازی
لقب ہو بندۂ درگاہ میرا

غلام احمد صلوٰۃ اللہ علیہ کا ہوں بندہ خدا کا
تعالی اللہ عز و جاہ میرا

نگاہ لطف حق کے آگے ممتاز

۳ | بلا کیا ہی غضب جانکا ہے سہرا | ١٥

روبرو ہے آئینہ اوسکے رخِ پُر نور کا
خال و خط پیش نظر ہے شاہد مستور کا

وہ بھی تھا اک شعلہ اوسکے عارضِ پرنور کا
ورنہ کیوں پروانہ ہوتا کوئی شمعِ طور کا

تو عروسِ حسنِ محبوبِ خدا کو دیکھکر
سونہہ دکھاے ہمکو اپنا سونہہ تو دیکھو حور کا

ساقیِ کوثر کی رحمت سے قلم ہی باغ باغ
نقطے نقطے میں مزا ہی دانۂ انگور کا

موت بھی آکر سرہانے سے اوسکے ٹل گئی
ہاتھ پکڑا آپ نے جس جاں بلب رنجور کا

دشمن اوسکا دوست ہو جسکی حمایت وہ کریں
ہو محافظ سنگ خارا شیشۂ بلور کا

وہ شہنشاہِ زمن تو ہو تری درگاہ میں
کام کرنا فخر ہے فغفور کو مزدور کا

ساقیِ کوثر کی فیاضی مجھے یاد آگئی
دیکھکر لبریز ساغر بادۂ انگور کا

آپ نے چل کر مکاں سے لامکاں میں دم لیا
آج تک کسنے کیا ایسا ارادہ دور کا

رحمتِ عالم ہو تم تم سے مری فریاد ہے
نغمۂ جاں بخش محشر میں ہو نالہ صور کا

فتح و نصرت کی نظر آتی تھی ہر سو روشنی
اوج پر تھا کیا ستارہ لشکرِ منصور کا

روی و زلفِ مصطفےٰ کو دیکھکر دل بول اوٹھا
ہی سحر کے ہاتھ میں دامن شبِ دیجور کا

اشکِ خونیں دیدۂ تو بار سے تھمتے نہیں
آستینِ مرحمت پھاہا ہی اِس ناسور کا

داغِ الفت سے وہ ٹھنڈک ہی کلیجے کو مرے
جل گیا جی نام سنکر مرہم کا فور کا

۴ | رطب و یابس یہ ستایش ہی ملے حسنِ قبول
تحفۂ ناچیز ہی ممتاز بے مقدور کا | ١٣

خلعتِ ختمِ نبوت کسے شایاں ہوتا
کون ہم مرتبۂ فخرِ رسولاں ہوتا

گوشۂ امن و اماں اور ترے دشمن کو
اور تو اور خدا بھی نہ نگہباں ہوتا

جز غم عشق ہمیں دل شیدا میں نہیں
کیا تکلف نہ کسی کا اگر ارماں ہوتا

خواجۂ کون و مکاں عقدہ کشائی کیجے
کار دشوار ہمارا نہیں آساں ہوتا

دیکھ لیتے کسی دن خواب میں دیدار حضور
اسمیں نقصان ترا کیا شب ہجراں ہوتا

حسن محبوب خدا دیکھکے آنکھیں کھلتیں
کاش عہد نبوی میں سر کنعاں ہوتا

کونسی چیز کی مولیٰ نے کمی رکھی تھی
کہ کریموں کا میں شرمندۂ احساں ہوتا

دیکھلو آسکے مجھے صدقہ مسیحائی کا
درد کا میرے کسی سے نہیں درماں ہوتا

جلوۂ بادشہ کون و مکاں ہو دل میں
جس مکاں میں ہو مکیں وہ نہیں ویراں ہوتا

جوش سیلاب شفاعت میں تری بہہ جاتا
تا فلک بھی جو مرا تودۂ عصیاں ہوتا

ہوتی ذات نبوی حجت حسن اخلاق
عظمت خلق پہ ناطق جو نہ قرآں ہوتا

۵

آپ ممتاز مدینے کو چلے تو ہوتے
آپ کا شوق دلی خضر بیاباں ہوتا

۱۳

اونکے فیض قدم سے باغ ہوا
کوہ اسمیں ہوا کہ راغ ہوا

غم دنیا نے کھو دیا تھا مجھے
شوق دل آپکا سراغ ہوا

للہ الحمد یاد رسول میں
غم دارین سے فراغ ہوا

کوے حضرت سے جب صبا آئی
عطر پرور مرا دماغ ہوا

دل جلا خوب تیرے اعدا کا
برق خاطف حسد کا داغ ہوا

ہو گیا گلشن مدینہ میں
دل افسردہ باغ باغ ہوا

داغ الفت سے دل رہا روشن
کبھی یہہ گھر نہ بے چراغ ہوا

نام نامی کو لوح پر لکھکر
خامۂ صنع کو دماغ ہوا

بادۂ عشق مصطفیٰ کے لئے	شیشۂ دل مرا ایاغ ہوا
روبرو عارض منور کے	مہر تابان کا گل چراغ ہوا
عشق سیۓ ڈھب ترا بھڑک اوٹھا	دل مرا کیا ہوا او جاغ ہوا
خواب میں سونگھکر تری زلفین	آسمان پہ مرا دماغ ہوا

٦ — جس قدر کھاۓ داغ عشق نبی
دلِ ممتاز باغ باغ ہوا — ١١

لٹ کے الفت میں تری بے سروسامان ہونا	ہے یہی مالک سرمایۂ ایمان ہونا
خاک وہ دل ہے کہ جس دل میں تری یاد نہیں	قابل افسوس کے اوس گھر کا ہے ویران ہونا
عشق گیسوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں - خدا کی قدرت	مجکو جمعیت خاطر ہے پریشان ہونا
یاد رخسار شہ دیں میں عطش آنا اچھا	آئینہ دیکھکے مجکو نہیں حیران ہونا
مرض عشق پیمبر ہے کہ میں جیتا ہوں	چارہ گر میرے لیے موت ہے درمان ہونا
ہو مرے دل میں جو حسرت تو ہو حسرت تیری	دل کا ہونا ہے لہو غیر کا ارمان ہونا
مرحلے جتنے شرف کے تھے کیے آپ نے طی	سنگ رہ کچھ نہ ہوا کوہ و بیابان ہونا
لی مع اللہ[۱] ہے کتبہ ترے کاشانے کا	فخر جبریل امین ہے ترا دربان ہونا
عشق محبوب خدا کی ہے گواہی لازم	داغ دل - مہر قیامت سے نہ پنہاں ہونا
کچھ بھی حد میرے معاصی کی نہیں یا اللہ	کچھ جو نیکی ہے تو ہے صرف پشیمان ہونا

٧ — عرصۂ حشر میں ممتاز نہ ہوجاے ہلاک
اے شفیع دو جہاں آپ نگہبان ہونا — ١١

سر سنگ آستاں سے اوٹھایا نہ جائیگا	روے سیاہ تجکو دکھایا نہ جائیگا

[۱] تلمیح ہے حدیث شریف لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ۱۲ مرتب عفی عنہ

جائیگا ایک داغ غم عشق مصطفیٰؐ
ساتھ اپنے کوئی اپنا پرایا نہ جائیگا
ہم دھوپ میں جلینگے نہ اے آفتاب حشر
سر سے ہمارے آپ کا سایا نہ جائیگا
اے بخت خفتہ خواب میں حضرتؐ کو دیکھلوں
دیکھوں تو کس طرح تو جگایا نہ جائیگا
میرا سخن ہی نعت میں نا بہاداب ادب
تو بے وضو ہی مجکو سنایا نہ جائیگا
پلکیں چبھیں نہ پائے مبارک میں خوف ہے
آنکھوں کو راستے میں بچھایا نہ جائیگا
ہی شور الغیاث کبھی شور الاماں
خالی مرا یہ نالہ خدایا نہ جائیگا
گلگشت کوئے شاہ سے دل باغ باغ ہے
یہ چھوڑکر بہشت میں جایا نہ جائیگا
نقش نگین ہی نقش محبت رسولؐ کا
کتنا کوئی مٹائے مٹایا نہ جائیگا
نقشہ اگر نہ ہوگا تری بارگاہ کا
خلد برین میں ہم سے تو جایا نہ جائیگا

۸	ہم دیکھتے ہیں درد تمھارے کلام میں ممتاز تم سے عشق چھپایا نہ جائیگا	۳۰

جان و دل سے ہوں فدائے مصطفیٰؐ
شکر تیرا اے خدائے مصطفیٰؐ
طور تھا مرجع کلیم اللہ کا
عرش اعظم متکائے مصطفیٰؐ
بیار یہ سیم و زر کیا چیز ہی
کیمیا ہے خاک پائے مصطفیٰؐ
تھے در و دیوار روشن نور سے
مہر تھا یا تھی ضیائے مصطفیٰؐ
بخشوانا تھا خدا سے خلق کو
اور کیا تھا مدعائے مصطفیٰؐ
تھی رضائے مصطفیٰؐ مرضی حق
مرضی حق تھی رضائے مصطفیٰؐ
بخشدے یا رب مری امت کو تو
روز و شب تھی یہہ دعائے مصطفیٰؐ
انبیا و اولیا و قطب و غوث
ہونگے سب زیر لوائے مصطفیٰؐ

عرصۂ محشر میں تم کو عاصیو
کون پوچھیگا سوائے مصطفےٰ

ہو گی دستاویز بخشش ہاتھ میں
دامن آل عبائے مصطفےٰ

دین و دنیا کا وہی ہے انتظام
کس قدر صائب تھی رائے مصطفےٰ

دیکھنا خاطر کہ رکھو آئی گئی
عرش پر کرسی برائے مصطفےٰ

آپ کے اس عہد میں ہوتے اگر
کرتے موسیٰ اقتدائے مصطفےٰ

یاد رکھ دل میں یہ ہر دم جان من
عین ایماں ہے ولائے مصطفےٰ

رہتے ہیں گردش میں جو شمس و قمر
ڈھونڈتے ہیں نقش پائے مصطفےٰ

تخت سے اوٹھ بیٹھتے ہیں تاجدار
بہر تعظیم گدائے مصطفےٰ

فقر اور فاقے میں کب تھی خستگی
ذکر باری تھا غذائے مصطفےٰ

آرزو ہے دم نکل جائے مرا
اور زباں پر ہو ثنائے مصطفےٰ

کام آ جائے رگ جان حزیں
ہو اگر تار قبائے مصطفےٰ

٩

میں ہوں اے ممتاز اور ہو عمر بھر
شغل نعت جاں فزائے مصطفےٰ

١٥

کوئے محبوب خدا سے نہ جدا رہنا تھا
مثل نقش کف پا مجھکو پڑا رہنا تھا

سر اوٹھانا ہی نہ تھا نقش کف پائے ترے
سر سے آنکھوں سے مجھے ناصیہ سا رہنا تھا

اشک خونیں مری آنکھوں میں نہ آنے پاتے
رنگ دل کا روش برگ حنا رہنا تھا

کیوں گیا سایۂ قد چرخ پہ طوبیٰ ہو کر
پتلی بنکر مری آنکھوں میں سما رہنا تھا

دل آوارہ رہا بے سر و ساماں کیسا
نگراں آپ کو محبوب خدا رہنا تھا

سرور پاک کے دیدار کی مانگی تھی دعا
اے اجابت تجھے مشتاق دعا رہنا تھا

وہ مرا رشکِ مسیحا کہیں آ ہی جاتا — دیدۂ شوق دمِ نزع کھلا رہتا تھا

ہو گئی بند زباں میری دمِ باز پسیں — مرتے دم وصفِ پیمبر کا مزا رہتا تھا

دلِ ویراں کو مرے کچھ بھی تو رونق ملتی — میرے سونے کے غمِ عشق کو آ رہنا تھا

لطف لینا تھا گدائی میں شہنشاہی کا — کوئے سرور میں تجھے ہو کے گدا رہنا تھا

سہل کا چرخِ چہارم سے مسیحاؑ کو عروج — احمدِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے لگا رہنا تھا

تھا جو رہنا تجھے منظور ہمارے دل میں — اسے خوشی بنکے غمِ آلِ عبا رہنا تھا

خاک میں تو مجھے زوّار ملاتے جاتے — مر کے بھی راہِ مدینہ میں پڑا رہنا تھا

جذبۂ عشقِ نبیؐ اور فلک تک پہونچی — عرش سے آگے تجھے آہِ رسا رہنا تھا

۱۰ — غم بھی تھا درد بھی تھا اور کہوں کیا کیا کچھ
کہئے پھر ہند میں **ممتاز** کو کیا رہنا تھا — ۱۱

ہو گیا روشن ترے جلوے سے نامِ انبیا — صبح روشن ہو گئی تاریک شامِ انبیا

اور سے کچھ اور ہی شانِ نبوت ہو گئی — ہو کے ختم المرسلیںؐ پر اختتامِ انبیا

قابَ قوسین اَو آپکی رفعت کے آگے پست ہے — کیا زباں پر آئے کچھ ذکرِ مقامِ انبیا

ربعِ مسکوں میں ہوا ہو جو حشر تک تیرا عمل — ایک حد تک تھا معین انتظامِ انبیا

ساقیِ کوثر کے آتے ہی وہ محفل جوا بھی — ہو چکا جتنا تھا ہونا دورِ جامِ انبیا

کیسی تجلی ہی تجمل سے سواری آپ کی — ہو رہا تھا مدتوں سے اہتمامِ انبیا

گرمِ جولاں تھا جہاں تیرا براقِ برق دم — تھے پہونچنے سے وہاں محروم گامِ انبیا

قدسیوں کو یہ شبِ معراج ثابت ہو گیا — قصرِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں نیچا ہو بامِ انبیا

مسجدِ اقصےٰ میں ہی روح القدس نے یہ ندا — مقتدی ہوں انبیا احمد امامِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم

شانِ محبوبی جسے کہتے ہیں اونپر ختم ہے
تکیہ گاہِ بیکسان و مجرمان و عاصیاں
ایک کے بعد ایک نے دی ہے بشارت آپکی
تجکو شاہنشاہ کا منظور تھا دینا خطاب
گلشنِ فیضِ رسالت کسقدر پھولا پھلا
یون نظر آئینگے وہ جیسے کواکب میں قمر
وہ محامد اور مکارم ہیں ترے فتراک میں

کون ہے او نکے سوا ماہِ تمامِ انبیا
ایک تم ہو درمیانِ ازدحامِ انبیا
منکرو دیکھو تو تم پڑھکر کلامِ انبیا
منعقد حق نے کیا دربار عامِ انبیا
جسکی خوشبو سے معطر ہے مشامِ انبیا
جب کھڑے ہونگے بیانِ ازدحامِ انبیا
ممتنع تھا جن کا ہونا صید دامِ انبیا

۱۱

نعت میں ممتاز احمد حوب ہے یہ التزام
شانِ ایماں ہی خیالِ احترامِ انبیا

۱۹

کس طرح تکو سوسی دیدار ہو خدا کا
پرتو کبھی جو پڑتا حضرت کے نقشِ پا کا
انکار تو کیا ہے سرخیلِ انبیا کا
سر پہ ہو میرے سایا دیوار مصطفےٰ کا
ابتک تو ہنسنے کاٹی مر مر کے زندگانی
لے لے کے نام تیرا اک اک بلا کو ٹالا
بے مانگے تجکو کیا دیں نعمتیں خدا نے
صورتگری کا دعوی اب بھی کریگا مانی
شرمندہ ابرِ نیساں دستِ گہر فشاں سے
شاہنشہی کا فرماں بھیجا خدا نے قرآں

حصہ یہ ہو چکا ہے محبوبِ کبریا کا
نقشہ کچھ اور ہوتا جامِ جہاں نما کا
محشر میں دیکھتا تم احوال اشقیا کا
سائل نہیں خدایا میں سایۂ ہما کا
اے کاش ہو رگِ جاں تکمہ تری قبا کا
جز و ضعیف ہوں میں لیکن ہوں کس بلا کا
اس سے ہے آشکارا رتبہ تری دعا کا
تصویرِ مصطفےٰ کا کھینچا گیا نہ خاکا
اک قطرہ ہفت دریا سرچشمہ سخا کا
افسر ہے تیرے سر پر لولاک کا لما کا

اے باغ جہاں میں تیرا سودا نہیں ہے کس کو
ہے چاک چاک دامن گل کی طرح صبا کا

اکسیر کی ہے پڑیا شربت کی بوٹی بوٹی
شہرا ہے کیا جہاں میں اکسیر و کیمیا کا

کس شان سے پیمبر بالائے عرش پہونچے
تھا شور ہر فلک پر تحسین و مرحبا کا

اے شافع خلائق تیرا ہی سب یہ صدقہ
میں اور میرا دامن دامن ہو پارسا کا

جب روئے مصطفے سے شمس و قمر خجل ہوں
ہو خال کے مقابل دیکھو تو منہ سہا کا

اوسکے کرم کے جھونکے دل کو کھلا رہے ہیں
اس باغ جانفزا میں کیا کام ہے صبا کا

ناکام رہکے خوش ہیں خلد بریں میں ہمکو
نعم البدل ملیگا ایک ایک مدعا کا

شیدا ہوں شیفتہ ہوں عاشق ہوں معتقد ہوں
بوبکرؓ کا عمرؓ کا عثمانؓ مرتضیٰؑ کا

۱۲ — ممتاز نقش کھینچو تعویذ خواہ لکھو
مٹتا نہیں کسی سے لکھا ہوا قضا کا — ۸

گیسوئے مصطفےؐ میں گرفتار ہی رہا
دل آفتوں میں حق کا طرفدار ہی رہا

خالی رہے نہ نقد شفاعت سے میرا ہاتھہ
لالچ یہہ آپڑا جو گنہگار ہی رہا

اے چارہ گر مریض نبی کو شفا کہاں
تیرے معالجے سے میں بیمار ہی رہا

کانٹے پڑے زبان میں لب خشک ہو گئے
میں بے نصیب تشنۂ دیدار ہی رہا

کیا میکدہ ہے ساقی کوثر کے عشق کا
زاہد بھی میری طرح قدح خوار ہی رہا

بھاری سی بھاری ہے مری گٹھڑی گناہ کی
کیونکر اوٹھاؤنگا جو گرانبار ہی رہا

خوانِ کرم کی چاٹ ہے ایسے ڈھب لگی ہوئی
سو لی کا اک جہان نمک خوار ہی رہا

۱۳ — ممتاز کو کسی نے بھی پوچھا نہ حشر میں
ممنون لطف احمد مختار ہی رہا — ۱۱
صلی اللہ علیہ وسلم

حضرتِ پاک نے دیدارِ خدا کا دیکھا
آپ فرمائیں کہ کیا آپ نے سو ہی دیکھا

صلوٰۃ اللہ علیہ

کیا کہوں دیکھنے مجکو کہ ادب مانع ہے
مختصر یہ ہی کہ قدرت کا تماشا دیکھا

بول اوٹھا صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ
جب کسی نے شہِ عالم کا سراپا دیکھا

یاد میں ساقیِ کوثر کی مرے ہوش اوڑے
محفلِ بادہ میں رندوں نے تماشا دیکھا

نقشِ پائے شہِ عالم کی ہی تنویر کہاں
اے کلیمؑ آپ کا ہمنے یدِ بیضا دیکھا

سر کے بل آئے درخت اور قدمبوس ہوئے
خمِ ابروئے نبی کا جو اشارا دیکھا

انبیا پھولے سماتے نہیں کیوں جامے میں
کیا نبوت کا تری خلعتِ زیبا دیکھا

نفیٔ کلی ترے ثانی کی سمجھ میں آئی
سایۂ قامتِ بالا کو جو عنقا دیکھا

حق نے پاس اپنے بلایا شبِ معراج اونھیں
رتبۂ شہ سے جو قوسین[سلہ] کو ادنیٰ دیکھا

تو مقابل شہِ دیں کے ہو ترا کیا مونہ ہی
ہمنے ای ماہِ دو ہفتہ تجھے دیکھا دیکھا

۱۳

کچھ تمہیں تو نہیں ممتازؔ فدا حضرت پر
ہمنے دیکھا جسے آشفتہ و شیدا دیکھا

۱۰۷

کونین میں شہرا ہی رسولِ عربی کا
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی کا

آئے جو قیامت کو تم اے اہلِ معاصی
آئیگا مزا تم کو شفاعت طلبی کا

لاؤ تو مرے سامنے اوس سوختنی کو
جو جل کے عداوت سے کرے ذکر نبی کا

ہوں مستِ مئے عشقِ نبی ہوش کا کیا ذکر
کیفی تو نہیں ہوں میں شرابِ عنبی کا

وہ کون ہی دنیا میں کہ جو آپ کے آگے
بھولے سے بھی دعوی کرے عالی نسبی کا

خورشید کبھی شرق سے تا غرب نہ چلتا
سکہ جو نہ ہوتا شہِ والا حسبی کا

وہ عتبۂ عالی کہ ہی مسجودِ ملائک
ہی قبلۂ آمال ہر اک شیخ و صبی کا

[سلہ] فی القرآن ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ ۱۲ منہ

آپ آتے نہیں ہیں تو بلا لیں وہ مجھی کو
ہو کچھ تو اثر دعوۂ نیم شبی کا

مزمل و مدثر و یسین ہے ناطق
اللہ ثنا گو ہے تری خوش لقبی کا

دیکھا تو ہوئی بخشش امت تری خاطر
تھا ہمکو گماں مغفرت بے سببی کا

ہے معترف عجز ستایش میں نبی کی
ہے قوت درّاکہ مری ذہن غبی کا

طیبہ سے قدم جانب جنت نہیں اوٹھتا
پابستۂ زنجیر ہوں میں بو العجبی کا

کب چاشنی عمر ابد میں وہ مزا ہے
جو نخل مدینہ میں ہے شیریں رطبی کا

تو کعبۂ مقصود ہے اے قبلۂ عالم
شامی و عراقی یمنی و حلبی کا

یہ آگ بھڑک کر کہیں مجکو نہ جلا دے
شعلہ ہے بہت تیز مری تشنہ لبی کا

سب علم لدنی کے نہیں غیب کی باتیں
آفاق میں غل ہے تری اُمی لقبی کا

۱۵	ممتاز عدو شاہ کے ہوجاتے تھے اندھے ~~[1]~~ کرتے تھے ارادہ جو ذرا بے ادبی کا	۶

کیوں شربت دیدار پیمبر نہیں ملتا
پیاسا ہوں الٰہی کوئی ساغر نہیں ملتا

عشق شہ آفاق میں ایدل ترے ہاتھوں
بے چین ہوں آرام گھڑی بھر نہیں ملتا

پادشہ عالم کا ہے مسکن دل شیدا
رہنے کو کسی اور کے یہ گھر نہیں ملتا

کیا غم ہے جو منزل تری الفت کی کڑی ہے
ہے خضر مرا شوق جو رہبر نہیں ملتا

کی ہے در حضرت پہ مگر ناصیہ سائی
تیرا جو دماغ اے مہ انور نہیں ملتا

۱۶	خاک در مولیٰ کی ہے ممتاز تمنا غم مجکو نہیں گر زر احمر نہیں ملتا	۱۷

مے عشق محمد صلوٰۃ اللہ علیہ پی کے مست آٹھوں پہر رہنا
ہمیشہ نشۂ الفت میں اوسکے بے خبر رہنا

کما جاء فی القرآن
وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشینٰہم فہم لا یبصرون
۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

مزا ہی زندگی کا عاشقِ خیر البشر رہنا
نہ ہو یہ جسکی قسمت میں اوسے بہتر ہو مر رہنا

کبھی خونِ جگر ہوا ور کبھی خونِ دلِ زخمی
رخِ محبوبِ حق کی یاد میں اے چشم تر رہنا

پڑیں تیغیں کہ برسیں تیر لیکن موںہہ نہ پھیرونگا
مرا جو ہر یہی تیری راہ میں سینہ سپر رہنا

دیا خط غلامی تو نے لکھکر خسرو دیں کو
ذرا نیچی نگاہوں سے فلک پر اے قمر رہنا

حیاتِ جاودانی سے کہیں اے خضر بہتر ہی
مرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کوچے میں مر رہنا

کہاں تم اور کہاں باتیں حبیبِ حق تعالیٰ کی
نہ بڑھکر بولنا خاموش اے قندِ وشکر رہنا

غلام با وفا ہوں میں کہیں بھی ہوں تمھارا ہوں
نہاں آنکھوں سے رہتا ہی مرا پیشِ نظر رہنا

پڑے چھالے چھپے ہیں پانو میں کانٹے تو کیا غم ہی
ترے وحشی کو خوش آیا ہی سر گرمِ سفر رہنا

زمیں چکر میں آئے آسماں کو ہو سکوں پیدا
لبِ معجز سے فرما دو جو تم پھرنا ٹھہر رہنا

چلے ہیں قافلے اور تیز ہیں راہِ مدینہ میں
خبردار اے دلِ مشتاق سب سے پیشتر رہنا

مزا دو نوں کو آئے یاد مژگانِ پیمبر کا
جگر کے پار ہو کر دل میں نوکِ نیشتر رہنا

اوٹھا ہی کہہ کے بسم اللہ تو عشقِ شہِ دیں میں
مری جانِ حزیں کو لے کے اے دردِ جگر رہنا

اوڑا جاتا ہوں میں مشکل ہوا راہِ مدینہ میں
بہت دشوار ہی آگے مرے لے راہبر رہنا

شفیعِ حشر حامی ہیں نوید اے عاصیو تم کو
مرا ذمہ جہنم سے نہ ڈرنا بے خطر رہنا

ہوا خواہی سے اپنی ہم رہینگے باغِ جنت میں
تم اے اعدائے حضرت طعمۂ نارِ سقر رہنا

۱۶

نکل کر ہند سے ملکِ عرب کو کیوں نہیں چلتے
مگر ممتاز احمد آپ کو پیارا ہی گھر رہنا

۱۷

ہیں اور بیاں خلقِ فراوانِ نبی کا
عنقا ہی نشاں ساحلِ عمانِ نبی کا

رضواں چمن آرا ہی گلستانِ نبی کا
جبریل ہوا خواہِ محبانِ نبی کا

یہ روح نہیں تن میں جو کھنچ کھنچ کے نکل جاے
ہی تیر جگر میں مرے مژگانِ نبی کا

لولاک لما شان میں آیا ہی کسی کی
صدقہ ہی یہ سب کون و مکان جانِ نبی کا

محفوظ ہی طوبیٰ اثرِ بادِ خزاں سے
سایا ہی مگر سرو خرامان نبی کا

انبوہ خلایق سے اوٹھائے نہیں اوٹھتا
کیا بوجھ ہی کیا بوجھ ہی احسان نبی کا

یہ چرخ نہیں مطبخ عالی کا دھواں ہی
ہی ایک جہان زلہ ربا خوانِ نبی کا

سمجھے ہیں جسے تار نظر اہل بصیرت
اک تار ہی نکلا ہوا دامانِ نبی کا

دے دے کے ہیں دولتِ عقبیٰ نہ ہوا کم
عالم ہی وہی گنج فراوانِ نبی کا

خرشید جہانتاب کی کچھ تجکو خبر ہی
اک ذرۂ ناچیز ہی میدان نبی کا

لوگوں کو نہ دو دھوکے تم ایحضرتِ واعظ
فردوسِ بریں گھر ہی ثناخوان نبی کا

ہر جنگ میں غالب ہی رہا لشکر اسلام
اللہ مددگار تھا اعوانِ نبی کا

کیا چہرۂ عالی میں ہیں انوار تجلی
جی سیر ہوا خلد سے مہمان نبی کا

یوں شوق میں جو چاہے کرے مدح طرازی
مقدور کسے مدحتِ شایانِ نبی کا

قندیل فلک اوسکو ملائک نے بنایا
جو پھول جھڑا شمع شبستانِ نبی کا

حسّاد کو انکار ہی از راہِ تجاہل
توریت میں ہی صاف بیاں شان نبی کا

۱۸

ممتاز اسے روز قیامت نہ سمجھنا
دشوار ہی کٹنا شبِ ہجران نبی کا

۱۶

روبرو نے روے زیباے شہ والا ہوا
آئینے کو دیکھنا منہ اوسکا اتنا سا ہوا

عشقِ محبوبِ خدا میں لغزش مستانہ ہی
بے پیے صہبا کے مجکو نشۂ صہبا ہوا

ہیں وہ ختم الانبیا مہرِ نبوت ہی دلیل
دعوی ختم الرسالت کا ثبوت اچھا ہوا

[illegible] ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین [illegible]

نقش پائے سرورِ عالم سے ہو کر مستفیض
نام روشن مہرِ عالمتاب کا کیسا ہوا

ہیں وہ محبوبِ خدا دیکھی تجلی خدا
کیوں تعجب آپ کو اسے حضرت موسیٰؑ ہوا

ایک ذرہ تھا ہوا پھر مہرِ دینِ احمدی
دیکھنا فضلِ الٰہی قطرے سے دریا ہوا

وصفِ ختم المرسلیں کا کس صحیفے میں نہیں
دیکھیں سنکر از سرِ انصاف طے جھگڑا ہوا

آپ نے سلجھا دیا زلفِ پریشاں کیطرح
رشتۂ مقصودِ امت کا جو تھا الجھا ہوا

زلفِ پیغمبر کے سودے میں ہوا یہ انقلاب
روزِ روشن میری آنکھوں میں شبِ یلدا ہوا

سجدہ ریزی میں ہوئے مشغول عشاقِ رسولؐ
قبلۂ عالم ہیں وہ مسجودِ نقشِ پا ہوا

کی ترقی دوستوں نے سٹ گئے دشمن تمام
تیرے حب و بغض سے دنیا میں کیا سے کیا ہوا

عرصۂ ختم النبوۃ میں قدم زن کون ہو
ہے شہِ لولاک کا میدان یہ جیتا ہوا

اونگلیاں خیر الوریٰ کی نور کے فوارے ہیں
پانی پانی دیکھ کر جن کو ید بیضا ہوا

باعثِ ایجادِ عالم جز محمد ﷺ کون ہے
ہے طفیلی آپ ہی کا جو کوئی پیدا ہوا

ہوں شفیع المذنبیں کا میں تو ممنونِ کرم
مجھ سے تر دامن کو حکمِ جنت الماوا ہوا

۱۹	خوب ہے یہ گل کھلایا سوزِ عشقِ شاہ نے سوکھ کر ممتاز دو ہی روز میں کانٹا ہوا	۹

نظر میں ہے رخِ روشن کسی کا
مری آنکھوں میں ہے مسکن کسی کا

منور ہیں در و دیوارِ طیبہ
رخِ تاباں ہے عکس افگن کسی کا

رہِ اسلام کیسی بے خطر ہے
نہیں ابلیس بھی رہزن کسی کا

سوائے آستانِ خسروِ دیں
بتائے تو کوئی مامن کسی کا

ہوا ہندوستاں میں جوشِ وحشت
سنا طیبہ میں جب مسکن کسی کا

نہ چھوڑینگے قیامت میں گنہگار
پکڑ کر گوشۂ دامن کسی کا

ہماری موت رشکِ زندگی ہی
گزر دیکھا سر مدفن کسی کا

ہواے گلشن یثرب میں ہم کو
پسند آتا نہیں گلشن کسی کا

٣٠

وہی ہی دوست اے ممتاز اپنا
نہیں جز نفس جو دشمن کسی کا

٩

ہوں تو عاصی میں مگر دل نہیں مضطر میرا
مجھکو معلوم ہی شافع ہی پیمبر میرا

تاج لولاک ہی اور عرش بریں ہی اورنگ
سارے شاہوں میں شہنشاہ ہی سرور میرا

خواب نوشیں کی گرانی ہو نہ اوٹھوں تا حشر
لے خدا خاک مدینہ ہو جو بستر میرا

اب تو آتا ہی جدائی میں کلیجا سونہہ کو
تا کجا ضبط فغاں دل نہیں پتھر میرا

ہاے فرقت بھی ہی کیا چیز رسول عربی
کچھ سمجھتا ہی نہیں یہ دل مضطر میرا

نہ ملی پر نہ ملی دولت دیدار مجھے
تیری سرکار سے اے شاہ مقدر میرا

لوٹنے کا دل بیتاب مزا آجاے
سبزۂ طیبہ جو ہو فرش مشجر میرا

عشق صدیقؓ و عمرؓ الفت عثمانؓ و علیؓ
جلوہ گر دل میں ہی تابندہ ہی اختر میرا

٣١

وزن اعمال کا ممتاز مجھے خوف نہیں
ہی گرانبار بہت نعت کا دفتر میرا

١١

ہمیں اندیشۂ روز جزا کیا
نہیں حامی ہمارے مصطفیٰ کیا

سلے خیر الوریٰ کو سب کمالات
خدائی کے سوا باقی رہا کیا

اجابت منتظر رہتی ہی دن رات
کہ کرتے ہیں حبیب حق دعا کیا

خدا سے تو نے بندوں کو ملایا
ترے احسان دنیا پر ہیں کیا کیا

پہونچ کر کوئے محبوب خدا میں
دل بیتاب کو چین آ گیا کیا

در شہ پر جبیں سائی کروں میں
پھرا جاتا ہے سر سر کو ہوا کیا

تری دیوار کے سائے کے ہوتے
بلا ہے سایۂ بال ہما کیا

بجز اک جان کے کچھ بھی نہیں پاس
خجل اہل وفا ہوتے ہیں کیا کیا

وہ ہیں مظہر صفات ذات حق کے
کرے توصیف اونکی کوئی کیا کیا

مجھے کافی ہے خاک پائے سرور
لگاؤں آنکھ میں میں توتیا کیا

۲۲

چلو ممتاز احمد اب مدینے
کہ ہمکو ہند میں رہکر ملا کیا

۱۳

حق نے تمہیں خطاب حبیب خدا دیا
رتبہ سب انبیا سے تمہارا بڑھا دیا

مر کر غم حبیب میں مجھکو خدا ملا
اے عشق مرحبا مجھے تو نے جلا دیا

غش کھا کے آفتاب فلک سے نہ گر پڑے
محبوب حق نے پردۂ عارض اوٹھا دیا

کیا داستان ہجر پیمبر ہے دردناک
ہنستے ہوؤں کو بزم میں ہمنے رلا دیا

اعدا کو مال دولت عشق نبی ہمیں
سب کچھ خدا نے ہمکو دیا اونکو کیا دیا

رعب جلال شاہ نے کفر اور شرک کو
بزم جہاں سے ہاتھ پکڑ کر اوٹھا دیا

دوزخ کے جانیوالوں کو اے رہنمائے خلق
تمنے ریاض خلد کا رستہ دکھا دیا

جو خانماں خراب ہوا عشق میں ترے
فردوس میں خدا نے گھر اوسکا بنا دیا

منت گزار ہوں ترے کس کس عطیہ کے
ایماں جدا دیا ہمیں قرآں جدا دیا

رائج تھے جتنے دین رواج اونکا اوٹھ گیا
سکہ جو تو نے دین خدا کا بٹھا دیا

رکھنا خدا کے واسطے محشر میں ہمکو یاد
ہمنے تمہاری یاد میں سب کچھ بھلا دیا

قرب خدا سے دور پڑے تھے جو منزلوں
آپ آئے آکے اونکو خدا سے ملا دیا

۲۳	ممتاز اہتو نقد شفاعت کی ہی طمع سب کچھ وگرنہ ہو مرے اللہ کا دیا	۹

جلوہ گر جب حسن محبوب خدا ہو جائیگا
بڑھ کے روز عید سے روز جزا ہو جائیگا

کعبۂ بزم طوف اونکا نقش پا ہو جائیگا
ایک عالم گرد پھر پھر کر فدا ہو جائیگا

مژدہ اے امت فتو صلی شان پیغمبر میں ہے
جو تمنا ہوگی وہ اون کو عطا ہو جائیگا

صبح صادق نے نبوت کی کیا ہے اب طلوع
ذرہ ذرہ خاک کا شمس الضحیٰ ہو جائیگا

چار آنکھیں تو ذرا ہوں لشکر اسلام سے
تیغ تیرہ سب گروہ اشقیا ہو جائیگا

بحر دین مصطفیٰ کو گر تموج سے ہی
تختہ تختہ کفر کا غرق فنا ہو جائیگا

گوشۂ تاریک مرقد کا مجھے کچھ غم نہیں
عکس روئے شاہ دیں پرضیا ہو جائیگا

سب سے پہلے جائیگی جنت میں امت آپ کی
روز محشر شہرۂ خیر الوریٰ ہو جائیگا

۲۴	دیکھکر سرگشتہ راہ خلد میں ممتاز کو رہنما لطف حبیب کبریا ہو جائیگا	۹

جنت میں اگر شربت دیدار نہ ہوتا
زنہار علاج دل بیمار نہ ہوتا

خورشید نبوت جو نمودار نہ ہوتا
ظلمت کدۂ دہر پرانوار نہ ہوتا

سودائے محبت میں رسول عربی کے
سر بیچ کے میں اور خریدار نہ ہوتا

ہیں وہ نہیں گھبرا کے کہوں ہجر تی میں
ای کاش محبت میں گرفتار نہ ہوتا

پاؤں سے مدینے میں نہ کی راہ نوردی
گستاخ نہ ہوتا میں گنہگار نہ ہوتا

گلزار ثنا میں ترے یہ پھولا پھلا ہے
کس طرح قلم شاخ ثمردار نہ ہوتا

رکھتے ہی نہ تھے چشم بصیرت[ھ] وہ وگرنہ
کفار کو اسلام سے انکار نہ ہوتا

کیا کیا نہ ملا روزِ جزا لطفِ شفاعت
حسرت ہے مجھے ہوتی جو گنہگار نہ ہوتا

ممتاز نہ ملتا کوئی غمخوار لحد میں
دل میں جو غمِ احمدِ مختار نہ ہوتا

۲۵ | ردیف بائے موحدہ | ۱۷

پاس اللہ کے جاتے ہیں خدا کے محبوب
جلوۂ خاص دکھاتے ہیں خدا کے محبوب

میل دل میں نہیں لاتے ہیں خدا کے محبوب
نازِ امت کے اٹھاتے ہیں خدا کے محبوب

مژدہ اے دل کہ وہ آتے ہیں خدا کے محبوب
پنجۂ غم سے چھڑاتے ہیں خدا کے محبوب

ٹھیرو دوزخ کی طرف بھول کے جانیوالو
راہ فردوس بتاتے ہیں خدا کے محبوب

حبذا طالع بیدار سیہ کاروں کے
خوابِ غفلت سے جگاتے ہیں خدا کے محبوب

دعوتِ اسلام کی ہے لوگ چلے آتے ہیں
خوانِ نعمت پہ بلاتے ہیں خدا کے محبوب

بھیڑ پیاسوں کی ہے کوثر پہ کہ جامِ کوثر
ہاتھ سے اپنے پلاتے ہیں خدا کے محبوب

دل میں اصنام پرستوں کے کہ جو پتھر ہیں
نقشِ اسلام بٹھاتے ہیں خدا کے محبوب

اہلِ تصدیق سے ہوتے ہیں جدا اہلِ نفاق
حالِ معراج سناتے ہیں خدا کے محبوب

خودستائی نہیں منظور تواضع ہے پسند
اپنے رتبے کو چھپاتے ہیں خدا کے محبوب

نفسِ قدسی پہ تکالیف گوارا کر لیں
کرامت کو بچاتے ہیں خدا کے محبوب

دیکے جاگیریں فردوس ہوا خواہوں کو
جلنے والوں کو جلاتے ہیں خدا کے محبوب

مرہمِ لطف دلِ ریش گنہگاراں پر
دستِ شفقت سے لگاتے ہیں خدا کے محبوب

ھ [illegible] وترٰہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون ۱۲ منہ

دل مردہ جو مسیحا سے نہ زندہ ہوتے — اپنی باتوں سے جلاتے ہیں خدا کے محبوب

نورِ اقدس ہے وہ ابرِ کرم اللہ اللہ — شعلے دوزخ کے بجھاتے ہیں خدا کے محبوب

سور و لطف و کرم ہمکو وہ فرماتے ہیں — رتبۂ خاک بڑھاتے ہیں خدا کے محبوب

۳۶

کاش پوری ہو تمنا کوئی آ کر یہ کہے
تمہیں طیبہ بلاتے ہیں خدا کے محبوب

۳۱

بارگاہِ شاہِ دیں پر دیں آئے آفتاب — روشنیِ طبع کے جوہر دکھائے آفتاب

صاحبِ لولاک سے ہو التجائے آفتاب — اب ہے کیا مشکل حصولِ مدعائے آفتاب

ہو تپِ محرق سے یا تپ دیکھ لیکر کے علاج — اسنے فلک دستِ نبی میں ہے شفائے آفتاب

یا الٰہی کیا ترے محبوب کا ہوگا جمال — جبکہ آنکھوں کو نہیں تابِ ضیائے آفتاب

اونکے میدانِ جلال و جاہ کا ذرہ نہیں — ہو اگر کوئی دلیل اسکی تو لائے آفتاب

ہے مدینے میں سحر تک رات کو دن کا سماں — نور کا پتلا ہے ہر ذرہ بجائے آفتاب

چشمۂ انوار حضرت سے کیا ہے کسب فیض — ہیں تعریفِ پیمبر ہی ثنائے آفتاب

روضۂ محبوبِ حق کا جب کرے دن بھر طواف — کسکو سمجھے کسکو پھر خاطر میں لائے آفتاب

دیکھکر سلطانِ دیں کے روز رجعت دوڑ دھوپ — نور کا تمغا دیا پھر قبائے آفتاب

ضربِ تیغِ شاہ سے کوکب پرستی مٹ گئی — دینِ حق غالب ہوا اوکھڑا لوائے آفتاب

گرمیِ محشر سے یارب امت آپکی (صلی اللہ علیہ وسلم) بچے — رات دن شام و سحر ہے یہ دعائے آفتاب

عام فیضِ شاہ بحر و بر سمک سے تا سماک — اور مختص فرشِ خاکی سے عطائے آفتاب

انبیا کو کسطرح ملتے خصائص آپکے — کیا کواکب اوڑھ سکتے ہیں ردائے آفتاب

مبدءِ فیاض کے انوارِ قدرت دیکھنا — مہر سے روشن جہاں ہے شہ ضیائے آفتاب

کچھ نہیں خورشید ہی اوسکا نمکخوار قدیم
وہ بھی ہیں زلہ ربا جو ہیں سوائے آفتاب

حال دن کا جا کے حضرت سے کیا کرتا ہی عرض
ورنہ جاتا ہی کہاں ہر شب بتائے آفتاب

منتہی پایا نہ میدانِ جلالِ شاہ کا
ہو گئے شل گام فرسائی کے پائے آفتاب

حکم صادر ہو نہ جب تک آ تو لیں روح القدس
بارگاہِ شاہِ عالم میں چہ جائے آفتاب

کی دوا عیسیٰ نے لیکن ہی تپ محرق وہی
اب ہی سلطانِ رسل سے التجائے آفتاب

جب سحاب شب میں چھپ جاتا ہو مارے شرم کے
آنکھ کیا ذرے سے یثرب کے ملائے آفتاب

سایۂ دامانِ مولیٰ ہو سرِ ممتاز پر
یا الٰہی جب سوا نیزے پر آئے آفتاب

۱۴	## ردیف پائے فارسی	۳۷

کیا کہوں آپ کو کہ کیا ہیں آپ
جلوۂ قدرتِ خدا ہیں آپ

سب رسولوں کے پیشوا ہیں آپ
ساری خلقت کے رہنما ہیں آپ

صدر آرائے اصطفا ہیں آپ
رونقِ بزمِ اجتبا ہیں آپ

درۃ التاجِ انبیا ہیں آپ
افسرِ فرقِ اصفیا ہیں آپ

مصطفیٰ مجتبیٰ حبیبِ خدا
اتنی خبروں کے مبتدا ہیں آپ

آسمان و زمیں ہی اک تمہید
آفرینش سے مدعا ہیں آپ

بڑھ گئی عمر جاں نثاروں کی
اپنی باتوں سے جانفزا ہیں آپ

کیا کروں میں رجوع عیسیٰ سے
میرے ہر درد کی دوا ہیں آپ

ہر طرف سے بلند تھی آواز
ہم ہیں شاہد کہ مصطفیٰ ہیں آپ

تامِ نامی پہ ہیں فدا انا شیر
باعثِ نازشِ دعا ہیں آپ

غمِ خورشیدِ حشر کیا ہو ہمیں
کہ وہاں صاحبِ لوا ہیں آپ

کچھ بھی مشکل نہیں ہے حل ہوتا
مشکلوں کے گرہ کشا ہیں آپ

امتوں ہی کے آپ امام نہیں
انبیا کے بھی مقتدا ہیں آپ

٢٨ | بارک اللہ حضرت ممتاز
شاہِ لولاک پر فدا ہیں آپ | ١١

اسمیں کلام کیا ہے اگر لب ہلائیں آپ
صد سالہ مردہ ہو تو اوسے بھی جلائیں آپ

کرتے ہیں دشمنوں کے لئے بھی دعائیں آپ
فوراً ہلاک ہوں جو نہ اونکو بچائیں آپ

موسیٰ تو جائیں طور پہ بعد اربعین کے
اور حق کے پاس عرش پہ اک دم میں جائیں آپ

کیسا ہی ہو شقی کوئی مستوجبِ عذاب
بخشے خدا اوسے بھی اگر بخشوائیں آپ

تکذیب سے زباں نہ ہوا کچھ رسول کا
اپنے کیے کی پائیں گے مجرم سزائیں آپ

اہلِ خطا بھی غرقِ تحیر ہیں کیسا ہی حلم
گویا بلا خطا نہیں کرتے خطائیں آپ

ہوگی شفیعِ خلق سے یہ التجا سے خلق
دفعِ بلائے حشر کا بیڑا اوٹھائیں آپ

یہ جانکر کہ بندۂ شاہِ عرب ہیں ہم
رہتی ہیں دور دور ہی ہم سے بلائیں آپ

رزقِ زمینِ ہند نہ ہو جاؤں میں کہیں
یا شاہِ دیں مدینے میں مجھکو بلائیں آپ

اللہ کیا نصیب ہو اوس تشنہ کام کا
محشر میں جسکو ساغرِ کوثر پلائیں آپ

اس خاکدانِ دہر میں باغِ بہشت ہے
ممتاز گھر مدینے میں چلکر بنائیں آپ

۲۹	ردیف تا	۱۴

حق تعالیٰ سے ملے خسرو دیں آج کی رات
رقص طاؤس میں ہی عرش بریں آج کی رات

لیکے ناسوت سے لاہوت تلک سے شاہ عرب
مرحبا تمنے کیا زیر نگیں آج کی رات

عرش پر آپنے بے پردہ خدا کو دیکھا
لیلۃ القدر سے بڑھکر ہی کہیں آج کی رات

جو کہ موسیٰ کو میسر نہ ہوئی تھیں سرِ طور
احمد پاک سے باتیں وہ ہوئیں آج کی رات
صلی اللہ علیہ وسلم

لامکاں سے یہ صدا آئی کہ یا شاہِ زمن
کیجیئے شوق سے آرام یہیں آج کی رات

فرش خاکی سے نبی عرش بریں پر پہونچے
آسماں پر ہی بجا فخر زمیں آج کی رات

جلوہ افروز جو رفرف میں ہوئے آئی ندا
اس جگہ آسکے فقط ایک تمہیں آج کی رات

مل گئے آنکھیں قدم شاہ فلک رفعت پر
فرقداں پر ہی سرِ ماہ جبیں آج کی رات

سینے تھا مہرِ نبوت میں محمد مرسل
صلی اللہ علیہ وسلم
انت محبوب ہوا نقش نگیں آج کی رات

دیکھنے کو شہ عالم کی سواری کا جلوس
اوترے افلاک سے افلاک نشیں آج کی رات

مرحمت جو کہ ہوئی تھیں نہ کسی مرسل کو
نعمتیں وہ شہ عالم کو ملیں آج کی رات

مژدہ آمرزش امت کا ملا حضرت کو
اور راتوں کی برابر ہی کہیں آج کی رات

ان شاء اللہ سے ترے کو کبۂ جاہ و جلال
ہیں جلو میں ترے جبرئیل امیں آج کی رات

۳۰	سنکے ممتاز سے کیفیتِ معراج شریف آگئے وجد میں یارانِ حزیں آج کی رات	۱۳

کیوں نہ ہوں پار نہ ہمیں روزِ قیامت حضرت
ہم گنہگار بھی ہوں داخلِ جنت حضرت

نہ اوترا نہ اوترا کبھی قرآن کریم
یہی حجت ہی کہ ہیں آیتِ رحمت حضرت

[illegible]

پہلے کچھ شان تھی اب اور ہی کچھ شان ہوئی
سجدہ اقدامِ کرر کا مزا آتا ہے
پیچھے پیچھے ہیں چلوں آپکے گمراہ نہ ہوں
ہو نہیں سکتی مساوات کی نسبت قائم
بانٹ کر امت عاصی کو کیا مالا مال
خاک سے روضۂ اطہر کی ملی دولت دید
خضرؑ و الیاسؑ ہیں مخلوق خدا کے رہبر
مغفرت امت عاصی پہ فدا ہوتی ہے
کیا برا وقت ہے اور کیسی بری حالت ہے
جس میں پیدا ہوں تو کس چیز کی خاطر ہوں میں

فخر اجداد ہیں اور فخر رسالت حضرت
جب نکلتا ہے زباں سے مری حضرت حضرت
کبھی مجھ سے نہ چھٹے آپ کی سنت حضرت
انبیا شمع ہیں اور مہر نبوت حضرت
لیکے آئے شب معراج جو دولت حضرت
مرحمت کرتے ہیں اکسیر ہدایت حضرت
خضرؑ و الیاسؑ کے ہیں پیر طریقت حضرت
درفشاں ہوتے ہیں جب بہر شفاعت حضرت
نگہ لطف و کرم جانب امت حضرت
بے طلب دیجیے کونین کی نعمت حضرت

۳۶	بار اندوہ سے ممتاز گرا جاتا ہے وقت امداد ہے اور وقت اعانت حضرت	۳۵

مجھے یاد آتے ہیں عنایات بہت
سونگھ کر آپ کے پسینے کو
جو کوئی پھر اعتراض کرے
سخن تم کہتے ہو لاثانی
نعت کے گرم گرم مضموں سے
میری دانست میں بہت کم ہے
اونکی مرضی ہو تو بچاے عذاب

دل کو رہتا ہے اضطراب بہت
پانی پانی ہوا گلاب بہت
اوسکے دنداں شکن جواب بہت
یوں تو ہے مطلب کتاب بہت
دلِ اعدا ہوئے کباب بہت
دشمنوں کو ترے عذاب بہت
عاصیوں کو ملے ثواب بہت

اب تو باز آ گناہوں سے اے نفس / کر چکا ہی تو ارتکاب بہت

جلنے والے ہیں دشمنانِ رسول / ہی جہنم کو التہاب بہت

میرے جرموں کی نیکیاں ہو جائیں / ہو جو محشر میں انقلاب بہت

ایک کو بھی ہوئی نہ یہہ معراج / انبیا تھے فلک جناب بہت

ہی خجل ذرۂ مدینہ سے / چھپتا پھرتا ہی آفتاب بہت

شبِ معراج جبرئیل امیں / چومتے تھے تری رکاب بہت

یاد آئی جو امتِ عاصی / آئے معراج سے شتاب بہت

فرد سب میں ہیں خواجۂ عالم / کر چکی خلق انتخاب بہت

کبھی طاہا کہا کبھی یٰسین / تمکو حق نے دئے خطاب بہت

چاہیے لطف ساقئ کوثر / باغ فردوس میں شراب بہت

اب تو گھر ہو مدینے میں میرا / پھر چکا خانمان خراب بہت

خاک پائے حضور ہاتھ آجائے / کیمیا سے طلاسے نایاب بہت

جب نہ دیکھا ہو خواب میں اونکو / کچھ نہ دیکھا جو دیکھے خواب بہت

جانتے ہیں جانیوالے طیبہ کو / کرتے ہیں یوں تو پا تراب بہت

جلوہ حسنِ قدیم کا دیکھا / اوٹھ گئے وہ جو تھے حجاب بہت

حلقہ در حلقہ ہے اگر وہ زلف / اپنے دل کو بھی پیچ و تاب بہت

کچھ ہی تجکو خیال پیری بھی / رائگاں جا چکا شباب بہت

فقر اچھا غنا سے اے ممتاز
کون دے حشر میں حساب بہت

۳۴۲ — ردیف تائے ہندی — ۱۳

غمِ فراق حبیب خدا کی کھائی چوٹ — میں رو رہا ہوں قضا نے کیوں نہ آئی چوٹ

رہِ مدینہ میں گر کر جو میں نے کھائی چوٹ — طفیل خواجہ مجھے ہو گئی مٹھائی چوٹ

خضرؑ نے عمر ابد کا مزا اوٹھایا ہے — تمہاری راہ میں گر کے نہیں اوٹھائی چوٹ

رسولِ پاک نے دل کے بھی کھو دیئے امراض — یہی نہیں کہ جہاں جسنے جو بتائی چوٹ

اونہوں نے جان لیا درد تھے وہ روشن دل — دل و جگر کی اونھیں میں نے کب دکھائی چوٹ

پکڑ کے سر کو جو بیٹھا ہے اوٹھ نہیں سکتا — نبیؐ نے کفر پر اس زور سے لگائی چوٹ

طریق شاہ سے ہم پہونچے کیسے جنت میں — لگی کسی کو نہ ٹھوکر نہ کوئی آئی چوٹ

شکستہ خاطر الفت وہ آہیں کرتے — درِ رسولؐ کی کیسی پسند آئی چوٹ

فراق شاہ میں دل دردمند ہے میرا — سقیم حال ہوں دل پر بلا کی کھائی چوٹ

رسولؐ پاک سے جا کر کرینگے ہم فریاد — جگر کی لے دل محزوں نہیں پر آئی چوٹ

پکڑ کے دل کو کسی دن مدینے پہونچیں گے — کریگی خضرؑ کے مانند رہنمائی چوٹ

زباں سے نام رسول خدا نکل ہی گیا — دل شکستہ کی اپنے بہت چھپائی چوٹ

ندا حبیب سے آئی خوشا نصیب ترے
درِ رسولؐ کی ممتاز تو نے کھائی چوٹ

۳۴۳ — ردیف ثائے مثلثہ — ۱۴

اے دوا اے دردِ ہجراں الغیاث — غمگسارِ دردمنداں الغیاث

آپ ہی فرمائیں کس سے بچوں
گھات میں ہیں نفس و شیطاں الغیاث

اب تو آجاؤ سرہانے مرے
جاں بلب ہوں جانِ جاناں الغیاث

لے نہ ڈوبے مجھکو یہہ تردامنی
ہو نہ جاؤں غرق طوفاں الغیاث

دیکھکر حالِ دلِ پُر اضطراب
چشم ہے خونناب افشاں الغیاث

عفو کر تقصیرِ خدمت شاہِ دیں
ہوں خطاؤں سے پشیماں الغیاث

میں ہوں اور میرا دلِ سرگشتہ ہے
اور محشر کا ہے میداں الغیاث

ناتواں ہوں بارِ غم اوٹھتا نہیں
زور بازوے ضعیفاں الغیاث

حال ابتر ہے دلِ افگار کا
خنجرِ بُرّاں ہے ارماں الغیاث

زخمِ عصیاں کیا ہی اک ناسور ہے
ہے شفاعت خوب درماں الغیاث

گھر گئے آفات میں روزِ جزا
اے پناہِ اہلِ عصیاں الغیاث

ایک ہم تنہا اور صدہا آفتیں
دافعِ رنجِ فراواں الغیاث

۳۴ ردیف جیم تازی ۱۶

آنکھوں میں میری جلوۂ شاہِ عرب ہے آج
وقفِ نظر تجلّیِ انوارِ رب ہے آج

روزِ ولادتِ شہِ عالی نسب ہے آج
کس حسنِ اہتمام سے جشنِ طرب ہے آج

آتے ہیں بزمِ مولدِ سرور میں سر کے بل
کیا اوج پر ستارۂ اہلِ ادب ہے آج

خالی ملائکے سے نہ ہو جائیں آسماں
گھر گھر درود و نامِ نبی زیبِ لب ہے آج

اے شوقِ نعتِ شاہ مضامیں بلند ہوں
فکرِ رسا سے خامہ ترقی طلب ہے آج

محفلِ مراد خاطرِ عشاقِ مصطفےٰ
فضلِ خدا سے پاک سے شیریں رطب ہی آج

دل اونکے باغ باغ ہیں جو جاں نثار ہیں
اور دشمنانِ شاہ کو رنج و تعب ہی آج

جس گھر میں ہو نہ محفلِ میلاد شاہ کی
وہ خانۂ خراب مقامِ غضب ہے آج

تبت یدا ابی لہب[۵۲] اوسکی ہی شان میں
جو دشمنِ رسول ہی وہ بولہب ہی آج

فضلِ عمیم عفوِ خطا وسعتِ عطا
اس بزم لاجواب میں موجود سب ہی آج

اے مومنو تھا جسکے لئے مژدۂ[۵۳] مسیح
ممدوحِ خاص و عام وہ محبوبِ رب ہی آج

آگے ہی جسکے ہیچ شبِ قدر و روزِ عید
نامِ خدا وہ نور فشاں روز و شب ہی آج

ہم دل جلے ہیں شمعِ رخِ شاہ پر نثار
پروانۂ رسول ہمارا لقب ہے آج

محفل میں عام شمسۃ انوارِ قدس ہی
فیضِ حضور سے کوئی محروم کب ہی آج

کروبیوں کے کان بھی سننکو کھڑے ہوے
وہ جوشِ انبساط کا شور و شغب ہی آج

ہمتا مدیحِ شاہ میں گلستانِ ہند ہی
اوسکو بلاؤ بزم میں وہ منتخب ہی آج

۸	ردیف جیم فارسی	۳۵

کرتا نہیں ہی جینے کو جلدی وطن سے کوچ
ہو جائے روح کا نہ یکایک بدن سے کوچ

جنت میں جب گئے تو نکلنا محال ہے
ممکن نہیں ہی کوچۂ شاہِ زمن سے کوچ

تعریفِ رخ کی کرتے ہیں ہم بعد وصفِ زلف
گلگشت کو چلے کیا ہی ختن سے کوچ

جا کر مدینے میں تو نہ آؤنگا پھر کبھی
وہ عندلیب کیا ہی کرے جو چمن سے کوچ

گیسوے مشکبار میں اولجھا ہوا ہی دل
کیونکر کرے غریبِ وطن کو ختن سے کوچ

[۵۲] پ ۳۰ سورۂ تبت یدا ابی لہب وتب
[۵۳] کما فی القرآن المجید ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد پ ۲۸ سورۃ الصف

ہو جاؤں میں مقیم جو کوسے حضور میں
کیسی خوشی کے ساتھ ہو دیر کہن سے کوچ

توحید ہو لی ہے تری باتوں سے جاگزیں
کرتا ہے کفر و شرک دلِ برہمن سے کوچ

زادِ سفر کی فکر سے غفلت نہ چاہیئے
تمنا نہ ایک روز ہے دارِ محن سے کوچ

۳۶ ردیف حائے حطی ۲۰

مصطفےٰ کو دیکھکر برقِ تجلی کی طرح
حضرتِ عیسیٰ کو بھی غش آ لئے موسیٰ کی طرح

مشکلوں کو میری حل مشکلِ معما کیجئے
ہے جو پیچیدہ سراسر خطِ طغرا کی طرح

صادق آتا ہے غلاموں پر تری یحیی العظام
قم باذن اللہ کہتے ہیں جو عیسیٰ کی طرح

سب کمالاتِ بشر سے آپ ہیں آراستہ
پاک سب عیبوں سے ذاتِ حق تعالیٰ کی طرح

لیلۃ الاسرا فلک پر جسکو دیکھا شاہ نے
بہرِ خدمت تھا کمربستہ وہ جوزا کی طرح

آیہ تطہیر قرآں میں ہے وصفِ اہلِ بیت
پاک کرتے ہیں وہ ناپاکوں کو دریا کی طرح

آ چکی نورِ ہدایت سے دلوں میں روشنی
ہیں ترے منکر سیہ دل سنگِ موسیٰ کی طرح

زائرانِ کعبہ جاتے ہیں مدینے جوق جوق
مرجعِ عالم ہیں حضرت حق تعالیٰ کی طرح

بسترِ راحت کہوں یا کیمیا اوس خاک کو
جو مدینے میں پڑی ہے فرشِ دیبا کی طرح

دولتِ پابوس مولیٰ ہاتھ آتی ہی نہیں
خاک بر سر کیوں نہوں نقشِ کفِ پا کی طرح

ہوں مشرف میں ترے دیدار سے روحی فداک
آنکھیں وا رہتی ہیں آغوشِ تمنا کی طرح

رہبری سے آپکی سرگشتگانِ تیہ کفر
آ گئے مصرِ ہدیٰ میں قومِ موسیٰ کی طرح

وادیِ ایمن تو دیکھا دیکھیں اب بطحا کلیم
ہر شجر روشن ہے نخلِ طورِ سینا کی طرح

میری نظروں سے وہیں کحل الجواہر گر گیا
جب نہ پایا روشنی میں خاک بطحا کی طرح

لینگے سیدھی راہ ہم ملک عرب کی ایک دن
ہو گئی قسمت جو سیدھی قد بالا کی طرح

ہوں وہ کیونکر جادۂ پیماے صراط المستقیم
ہو طبیعت جن کی کج زلف چلیپا کی طرح

ایک مشت خاک سے کفار اندھے ہو گئے
پڑ گئے آنکھوں پر اونکی پردے اعمیٰ کی طرح

خاکساری کیمیا ہے ایک دن یہ خاکسار
اوڑ کے پہونچیگا مدینے گرد صحرا کی طرح

اہل بینش نے جو دیکھا اونکو۔ آنکھیں کھل گئیں
کور باطن رہ گئے سب بے بہرہ اعمیٰ کی طرح

۴۷	کیا عجم تر واسنی ممتاز کو ہے یا نبی ؐ مضطرب رہتا ہے ہر دم موج دریا کی طرح	۱۳

قرآن مستطاب ہے خیر الوریٰ کی مدح
مداح خود خدا ہے ہوئی انتہا کی مدح

ہے حمد ذو الجلال رسول خدا کی مدح
کسکی مجال ہے کہ کرے مصطفےٰ کی مدح

بے شبہ زیر سایۂ دیوار شاہ دیں
ہجو ملیح کرتی ہے بال ہما کی مدح

اللہ رے خاک کوچۂ سلطان مشرقین
کرتا نہیں کوئی اثر کیمیا کی مدح

نام نبی لیا کہ ہر اک کام ہو گیا
ہے مدح خواجہ حسن قبول دعا کی مدح

مداح مصطفےٰ کی ہے نازش بجا درست
ذرہ کا افتخار ہے شمس الضحیٰ کی مدح

حلال مشکلات زباں پر ہے خلق کی
بیشک ہے بے مبالغہ مشکل کشا کی مدح

گلگشت کر رہے ہیں گنہگار خلد میں
ورد زباں ہے شافع روز جزا کی مدح

کرتی ہے اونکو شان رحیمی جو آشکار
سنتے ہیں کس خوشی سے وہ اہل خطا کی مدح

آلودہ گناہ ہے دن رات۔ شرم شرم
کرتی ہے اے زباں تو شہ انبیا کی مدح

اوسکے صلے میں عید محرم میں ہو گئی
سب کی ہے ہیں نے دافع رنج و بلا کی مدح

۱۱	ممتاز روبرو سلیماں ہی پاے مور لیکن قبول شاہ نے کی مجھ گدا کی مدح	۳۸

سارے ممدوحوں سے افضل ہی خدا کا ممدوح — دیکھنا ہمکو کہ کیسا ہی ہمارا ممدوح

جو کسی کو نہ ملے تھے وہ کمالات ملے — اکمل الخلق ہی اوصاف میں میرا ممدوح

ہی وہ محبوب خدا حسن ادب مانع ہی — اپنے ممدوح کو لکھتا نہیں پیارا ممدوح

سنگریزے ہی ستائش کے شرفیاب نہیں — کون ہی وہ نہیں جسکے شہ بطحا ممدوح

آن کی آن میں بالاے فلک ہو آئے — میرے ممدوح کو پہونچے نہ کسی کا ممدوح

اپنی آمرزش عصیاں میں نہیں ہم کو کلام — کہ جو شافع ہی شفیع بھی ہی اپنا ممدوح

شان میں تیری ہی قرآن میں کیا کیا موجود — کیا ہی تو دیکھ خدا مرتبہ تیرا ممدوح

دیدہ میں اور سماعت میں نہیں کچھ نسبت — اوس سے بڑھکر ہی کہیں جیسا سنا تھا ممدوح

لاکھ اوصاف سے بڑھکر ہی یہ اوسکا اک وصف — کہ ہی اللہ کا محبوب ہمارا ممدوح

کون ہی جو نہیں سرتاج رسل کا مداح — آپ ہیں فرش سے تا عرش معلیٰ ممدوح

منتہی سلسلۂ مدح نہ ہوگا ممتاز
کونسے وصف سے خالی ہی تمہارا ممدوح

۹	ردیف خاے معجمہ	۳۹

اے چارہ گر نہ پوچھ زباں یا دہاں ہی تلخ — مسموم ہجر شہ ہوں مرا کام جاں ہی تلخ

شیریں کیا لعاب مبارک سے آپ نے — کھاری کنواں جو دیکھتے تھے اب کہاں ہی تلخ

اللہ رے عنایت و شفقت رسول کی — فاقے سے بدمزہ نہ ہم تھا صبیاں ہی تلخ

ہوں جانکنی میں شربتِ دیدار دیجیے — حنظل کی طرح چشمۂ کام و دہاں ہے تلخ

حق بات کو قبول کر اوس سے ترش نہ ہو — شیریں ثمر ہے وہ اگر ایجان جاں ہے تلخ

محبوبِ کردگار کے زہرِ فراق سے — مرتے ہیں خضر زندگیِ جاوداں ہے تلخ

جب تک کہ چاشنی نہ ہو مدحِ حضور کی — کیسا ہی قند ہو سخنِ شاعراں ہے تلخ

بدبخت مدعظمت پہ تیری زہر اوگلتے ہیں — سم خوردہ کفر و شرک کے ہیں کام جہاں ہے تلخ

۸	ناں جویں مدینے کی ممتاز کو ملے یارب یہ نانِ نعمتِ ہندوستاں ہے تلخ	۴۰

گر نہ دیدار ہو تیرا تو ہے جنت دوزخ — اپنے اعدا دیکھیں نہ ہم روزِ قیامت دوزخ

جنتِ سرورِ دیں سے ہیں یہ جلنے والے — ہو گیا آگ پئے اہلِ شقاوت دوزخ

ہیں وہ دل سوختۂ ہجر ہوں جن کے نزدیک — ہے فقط اک شررِ آتشِ فرقت دوزخ

شدتِ کفر میں شدادِ ہر اک کافر تھا — عینِ انصاف ہے کرتا ہے جو شدت دوزخ

ہاتھ آجائے جو دنیا میں تو کیا کھا جائے — تیرے دشمن سے وہ رکھتا ہے عداوت دوزخ

شامتِ کفر نکلنے بھی دے کیونکر نکلے — ہو گیا بہرِ عدو چاہِ ضلالت دوزخ

اپنے بندوں کو کہا حق نے کہ قوا انفسکم — کس قیامت کی ہے زندانِ مصیبت دوزخ

	عیش کفار کو تکلیف ہیں اے ممتاز یہی دنیا ہے کہ کہیے اسے جنت دوزخ	

۱۲	ردیف دال مہملہ	۴۱

مدینے میں بلاؤ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم — مجھے جنت دکھاؤ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اوٹھے خواب گراں سے بخت خفتہ
جو تم رویا میں آؤ یا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ

ازل سے ہیں کلیم اللہ مشتاق
کلام اپنا سناؤ یا محمد

سویدائے دل بیتاب ہو کر
مرے دل میں سماؤ یا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ

دکھا کر اپنے گیسوئے پریشاں
مجھے وحشی بناؤ یا محمد

بلا ہو کر مرے پیچھے پڑی ہے
شب غم سے بچاؤ یا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ

جمال پاک کی آنکھیں ہیں مشتاق
رخ روشن دکھاؤ یا محمد

سیہ کاران امت منتظر ہیں
شفاعت کو اب آؤ یا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ

ابھی اُٹھ بیٹھیں مدہوشان الفت
جو زلف اپنی سنگھاؤ یا محمد

گنہگاران امت مضطرب ہیں
جہنم سے بچاؤ یا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ

بہت ہے آرزوئے قصر جنت
مرا نقشہ جماؤ یا محمد

۴۲

یہی ہے عرض ممتاز حزیں کی
مجھے تم بخشوا دو یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴

رہا کچھ نہ کھٹکا قیامت کے بعد
کہ بخشے گئے ہم شفاعت کے بعد

خدا اور محمد کو دیکھا کریں
یہ نعمت ملے ہم کو جنت کے بعد

عدو آپ پر ہو گئے جاں نثار
ہوئی یہ محبت عداوت کے بعد

خدا مل گیا مل گیا قرب خاص
حبیب خدا کی محبت کے بعد

حقیقت تو یہ ہے کہ نعمائے خلد
ہیں سب ہیچ دیدار حضرت کے بعد

کیا حق نے ختم الرسل صلعم آپ کو
یہ اعزاز بخشا نبوت کے بعد

لگی آنکھ اوس کی نہ پھر عمر بھر
جگایا جسے خواب غفلت کے بعد

مدینے سے فردوس کو جاسے کون
ہوسے تیرے بدخواہ کیسے ذلیل
ترے در سے ہم اوٹھ سکیں بیٹھکر
تری رہنمائی سے اہلِ ضلال
رہوں میں مریضِ محبت ترا
نہ ہوتے محمد اگر آفتاب
صلواۃ اللہ علیہ ابداً ابدا

اوٹھے کس سے تکلیف راحت کے بعد
کہ ذلت پہ دولت ہی عزت کے بعد
نہ آئے یہ طاقت نقاہت کے بعد
ہدایت پر آئے ضلالت کے بعد
کہ دشوار ہی زیست صحت کے بعد
تو کیوں پھیلتا نور ظلمت کے بعد

۴۳

نہ آئینگے ممتاز ہم ہند کو
مزارِ نبیؐ کی زیارت کے بعد

۶

کروں نہ نفس ستمگر کو سرزنش تا چند
نکال پھانس کی مانند اسکو یا اللہ
عطا ہو نعمتِ دیدار ایخدا اے کریم
کبھی تو اوڑکے یہ ذرہ مدینے پہونچیگا
طوافِ روضۂ اقدس کو دل تڑپتا ہی

بری لگے نہ مجھے اوسکی یہ روش تا چند
جگر میں خارِ غم و رنج کی خلش تا چند
فراق شہ میں غم و غصہ ہو خورش تا چند
نہ ہوگی جانبِ خرشید سے کشش تا چند
بسانِ ماہیِ بے آب یہ تپش تا چند

نہ چھوڑ زندہ اسے مارِ آستیں ہی نفس
تو عقلمند ہی ممتاز پرورش تا چند

۴۴

ردیف دال ثقیلہ

۱۲

دیکھ اے زاہد نہ کر زہد و عبادت پر گھمنڈ
اغنیا کو ہو مبارک مال و دولت پر گھمنڈ

ہو گیا مردود شیطاں کر کے طاعت پر گھمنڈ
ہم فقیروں کو ہی داغِ عشق حضرت پر گھمنڈ

کیا پری پیکر مضامیں نعت کے موزوں کرے — زیب دیتا ہی مجھے حسنِ طبیعت پر گھمنڈ

ہیں اگر عاصی ہوں یا رب تو ہی غفار الذنوب — قابلِ رحمت ہوں ہیں ہی مجکو رحمت پر گھمنڈ

کی جو نخوت مال پر قاروں نے ہیں میں دھنس گیا — کسقدر ناداں ہیں جو کرتے ہیں دولت پر گھمنڈ

اے نسیم باغِ طیبہ جلد چل یہ وقت ہی — ہو رہا ہی نکہتِ گل کو لطافت پر گھمنڈ

پڑ گیا ہو رعب جب معجز بیانی کا تری — کیا کریں سحر البیاں اپنی فصاحت پر گھمنڈ

کوئی مجھپر مہرباں ہو یا نہ ہو پروا نہیں — ہی مجھے اللہ کے لطف و عنایت پر گھمنڈ

معنی لاتقنطوا[1] وہ خوب ہیں سمجھے ہوے — حق بجانب ہی سیہ کاروں کو رحمت پر گھمنڈ

دیکھکر وہ آستاں جاتا رہا سارا غرور — تھا بہت چرخ بریں کو اپنی رفعت پر گھمنڈ

زیر اپنے نفس امارہ کو کر سکتا نہیں — حیف پھر کرتا ہی تو زور و شجاعت پر گھمنڈ

حشر کا دن اور اے ممتاز یہ تیور ترے
ہو گیا معلوم تجکو ہی شفاعت پر گھمنڈ

۴۵ ردیف ذال معجمہ ۱۰

ہو آپ کو تو امتِ عاصی کا غم لذیذ — اور ہم غذائیں نوش کریں دمبدم لذیذ

دل سے جو ہی ثنائے امامِ امم لذیذ — وقتِ رقم ہوئی ہی زبانِ قلم لذیذ

ہم بندۂ شکم اونھیں کیا مونہہ دکھائینگے — نانِ جویں وہ کھائیں غذا کھائیں ہم لذیذ

ہر لفظ میں مزا ہی نبات لطیف کا — کیا ہی کلامِ فخرِ حجاز و عجم لذیذ

آتا ہی جسمیں نام حبیبِ الہ کا — ہو جاتی ہی مثالِ عسل وہ قسم لذیذ

کیسا مزا ہی زلہ ربایانِ شاہ کو — ملتا ہی رات دن اونھیں خوانِ کرم لذیذ

[1] تلمیح ست بآیۂ وافی الہدایہ یا ایہا الذین اسرفوا علی انفسہم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ الآیہ ۱۲ منہ تاب اللہ علیہ

دریائے شور میں پڑے آب ہاں اگر
ہو جائے انگبین کی طرح یم کا یم لذیذ

سینچا گیا ہے شربت دیدار شاہ سے
کیا ہوتی ورنہ نعمت باغ ارم لذیذ

ہوگا ترے طفیل سے دیدار حق نصیب
نعمت ملیگی ہمکو یہ سب کیف و کم لذیذ

ممتاز تشنہ لب ہے شراب طہور کا
معلوم کیا ہو اسکو مئے جام جم لذیذ

۴۶ ردیف رائے مہملہ[14] ۱۳

سنبل الطیب ہے گیسوئے گل تر روئے حضور
عطر مجموعہ محمل جس سے وہ خوشبوئے حضور

ہو جو ایمائے طلب جنبش ابروئے حضور
شل حجاج ہو کعبہ بھی رواں سوئے حضور

اک لپٹ جسکی دو عالم کو کرے غالیہ بیز
بارک اللہ وہ ہے نکہت گیسوئے حضور

کعبۃ اللہ ہے کاشانہ کہ بیت المعمور
چمن قدس ہے یا باغ ارم کوئے حضور

مکتب عشق میں پہلا یہہ سبق تھا اپنا
الف اللہ کا ہے قامت دلجوئے حضور

دست عالی ید قدرت ید بیضا کف دست
جس سے اسلام قوی پنجہ وہ بازوئے حضور

حسن ایماں کا تقاضہ ہے کہ دیکھ لیجے
مصحف پاک ہے رخ رحل دو زانوئے حضور

جلوۂ شمع سر طور تو دیکھا موسیٰ
اب ذرا دیکھئے شمع رخ نیکوئے حضور

صاف مفہوم ہوئے معنی یسر لاآیہ
آل اطہار کی خو ہے وہی جو خوئے حضور

کیوں نہوں محو ستایش ملک و جن و بشر
خود خدا وند تعالیٰ ہے ثنا گوئے حضور

ماہ و خورشید ہیں گلتکمے فلک پر ہے داغ
عرش نازاں کہ ہوا تکیۂ زانوئے حضور

بخت تیرہ ہوں بد اندیش نہ کیوں قسمت و قتال
جسکے قبضے میں دو عالم ہے وہ ہے سوئے حضور

۱- [illegible]

۴۷

باغِ فردوس ہیں ممتاز کی مانند مدام
عیش کرتا ہی جو ہوتا ہی ثنا گوی حضور

۱۳

فروغ نور نظر ہی جمالِ پیغمبر ۔ خدا دکھائی رخ بے مثالِ پیغمبر
نہالِ باغ نبوت ہو آلِ پیغمبر ۔ کٹیں وہ ہاتھ جو کاٹیں نہالِ پیغمبر
صفاتِ ذاتِ الٰہی کو جسنے پہچانا ۔ یہہ سب ہی صدقہ تصدق مثالِ پیغمبر
سفینہ شہرتِ اہلِ کرم کا ڈوب گیا ۔ اوٹھی جو موج محیطِ نوالِ پیغمبر
سوال بخششِ اُمت کا یہہ جواب آیا ۔ ہمیں قبول ہی جو ہی سوالِ پیغمبر
جو اشتقاق خدا سے ہی خدا نور کا ۔ بجائی نقطہ ہی عارض پہ خالِ پیغمبر
کسی کی مدح و ثنا کی دکھیں ہو کیا[1] ۔ کتاب پاک ہے کشافِ حالِ پیغمبر
صفات میں بھی یگانہ ہیں ذات کی مانند ۔ زہی جلال و جمال و کمالِ پیغمبر
براق برق قدم لیکے جبرئیل آئی ۔ ہوا جو سیرِ فلک کا خیالِ پیغمبر
مثالِ خضر و مسیحا ہیں زندہ جاوید[له] ۔ برائی نام ہوا ہی وصالِ پیغمبر
نہ آیا دل میں کبھی خطرہ ماسوی اللہ کا ۔ ہمیشہ جانبِ حق تھا خیالِ پیغمبر
صفات ذات سے جیسی جدا نہیں ہوتی ۔ رہا خدا سے یونہیں اتصالِ پیغمبر

۴۸

زمانہ بھر کا وہ ممدوح ہو گیا ممتاز
پڑا کسی میں جو عکسِ خصالِ پیغمبر

۱۹

شیدا ہوں شیفتہ ہوں میں خیر الانام پہ ۔ پھر کیوں تڑپ نجاؤں محمد کے نام پہ
جو جا پڑا درِ شہِ عالی مقام پہ ۔ قابض ہوا وہ روضۂ دار السلام پہ
غش ہیں کلیم آپکے حسنِ کلام پہ ۔ عیسیٰ درود خواں ہیں لبِ لعل فام پہ

[له] ورد فی الحدیث ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق ۱۲ منہ رزق اللہ

سو جان سے فدا ہوں دلِ مستہام پہ
قربان ہوں رسول علیہ السلام پہ

چھوٹے نہ ہاتھ سے مئے عشقِ نبی کا جام
مر جاؤں اے خدا اسی مشرب مدام پہ

بے روک ٹوک خلد میں جاتے ہیں جاں نثار
ہو کر فدا رسول علیہ السلام پہ

مرغِ خیال عرش بریں پر تو ہو رسا
لیکن پہونچ سکے نہ تیرے اوج بام پہ

اب سر پکڑ کے روتے ہیں بت اور بت پرست
نازاں بہت تھے قبضۂ بیت الحرام پہ

فرمودہ رسول پہ ایراد مت کریں
ہے عین اعتراض خدا کے کلام پہ

اللہ ری کرم نہیں مختص کسی کے ساتھ
لطفِ اتم ہے عام ترا خاص و عام پہ

کہتے ہیں جسکو روضۂ انور سپہر ہے
شمسہ ہے شمس گنبدِ فیروزہ فام پہ

زہرابۂ اجل میں بجھی ہے جو تیغِ شاہ
آتے نہیں ہیں زخم عدو التیام پہ

کفار کو شکست ہر ایک معرکہ میں دی
عاشق تھی فتح خسرو دیں کی حسام پہ

ذروں سے راہ شاہ کے ہمسر ہوں کیا مجال
یہہ جو ستارے ہیں فلک سبز فام پہ

یہہ جانکہ براق کہ حضرت سوار ہیں
طاؤس وار رقص میں تھا گام گام پہ

نکلا جو مہرِ دینِ خدا کفر چھپ گیا
منصور نورِ صبح ہوا فوجِ شام پہ

بیجا خیالِ خلد ہے بے الفتِ رسول
زاہد عجب ہے اس تری سودائے خام پہ

شق القمر کی آپ کے روشن دلیل ہے
آتا نظر ہے داغ جو ماہ تمام پہ

۴۹	احمد ہے نام احمد مرسل کا ہے غلام صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ ممتاز کو ہے فخر بجا اپنے نام پہ	۱۵

ہیں ختمِ رسل نورِ خدا احمد مختار
صلی اللہ علیہ
اعدا کی اوٹھاتے تھے جفا احمد مختار
صلی اللہ علیہ

ہر ایک نبی سے ہیں سوا احمد مختار
صلی اللہ علیہ
کرتے تھے ہدایت کی دعا احمد مختار
صلی اللہ علیہ

[illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] ۱۲ مرزا غوث

قرآں ہے وہ قانونِ شفا[1] تیری مطب کا ۔ ہر درد کی جو ہے دوا احمدِ مختار

کس طرح کوئی عقدۂ لاحل رہے باقی ۔ امت کے جو ہوں عقدہ کشا احمدِ مختار

دستِ قدر انداز قدر ہو ہدف اولٹا ۔ رد کردیں اگر تیرِ قضا احمدِ مختار

سرسبز تیری فیض سے ہے کشتۂ عالم ۔ اے ابرِ کرم بحرِ عطا احمدِ مختار

تھا ہو کا مکاں پھر تو محل بن تیرے کا ۔ کرتے نہ جو تشیید بنا احمدِ مختار

ق

اک دن شہِ کونین سے جبریل امیں نے ۔ کی عرض کہ بشریٰ ہے یا احمدِ مختار

بخشینگے ہم امت کو ذرا فکر نہ کیجے ۔ لایا ہوں یہ پیغامِ خدا احمدِ مختار

جس طرح اکیلا ہمیں دنیا میں نہ چھوڑا ۔ محشر میں بھی ہونگے نہ جدا احمدِ مختار

محفوظ جہنم سے رہے اہلِ جہنم ۔ حامی جو ہوئے روزِ جزا احمدِ مختار

بے بہرہ کوئی اونکی ہدایت سے نہیں ہے ۔ ہیں خضر کبھی راہ نما احمدِ مختار

کیسی ہی کسی شخص سے تقصیر ہو سرزد ۔ کیا ذکر کہ ہوں اوس سے[2] خفا احمدِ مختار

رفرف سے اوتر کر جو گئے عرشِ بریں تک ۔ آئی یہ ندا آئیے یا احمدِ مختار

۱۸	زندانِ مصیبت میں گرفتار ہے ممتاز فریاد ہے فریاد ہے یا احمدِ مختار	۵۰

جلوۂ حق جمالِ پیغمبر ۔ نفسِ ناطق مقالِ پیغمبر

رات دن ہے خیالِ پیغمبر ۔ ہجر میں ہے وصالِ پیغمبر

طرفۃ العین میں گئے سرِ عرش ۔ دیکھنا یہ کمالِ پیغمبر

ارنی[3] تا کجا جنابِ کلیم ۔ دیکھیے جمالِ پیغمبر

نقطۂ جیم جمال کا سمجھے ۔ زیبِ رخ ہے جو خالِ پیغمبر

؎۱ اقتباس ست از آیۂ کریمہ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ۱۲ اور کہ اللہ رحمۃ ۔ ؎۲ فرمودند حضرت انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ در خدمت دہ سال من گاہے برا بکاری نفرمودند کہ چرا کردی و چرا نہ کردی ۱۲ منہ عفی عنہ ۔ ؎۳ اقتباس ست رب ارنی انظر الیک ۱۲ منہ

دیکھکر جسکو ہوں سلیماں دنگ / ہے وہ جاہ و جلال پیغمبرؐ

حشر موعود ہو گیا برپا / ہو گیا انتقال پیغمبرؐ

دیکھ لینے کو جلوۂ حق کے / آئینہ ہے جمال پیغمبرؐ

کفر کو خاک میں ملاتا تھا / کافروں سے قتال پیغمبرؐ

کشتیِ نوح میں ہوا راکب / غرقۂ عشق آل پیغمبرؐ

نفی کرنا عدیل کی اوسکے / وصف ہے حسبِ حال پیغمبرؐ

نامِ اہلِ کتاب مٹ جاتا / نہوا گر ابتہال پیغمبرؐ

پاس امّت کے ہے کلامِ مجید / دولت بے زوال پیغمبرؐ

جلوہ گر جسمیں سرِّ غیبی ہیں / ہے وہ حسنِ مقال پیغمبرؐ

مرنے دیتا نہیں جدائی میں / ہے سہارا خیال پیغمبرؐ

بحرِ ذخّار تھی سخاوت میں / فقر میں تھا یہ حال پیغمبرؐ

نہیں ملتا نشان ساحل کا / ہے وہ بحرِ نوال پیغمبرؐ

۵۱	چھوڑ [illegible] سیہ کاری / کر خیالِ مآل پیغمبرؐ	۱۳

ہے بارگاہِ قدس درِ مصطفیٰ ضرور / ہوتے ہیں ختم واں سرِ شاہ و گدا ضرور

سرتاجِ مرسلاں ہیں رسولِ خدا ضرور / سب انبیا سے شان نبی کی ہے جدا ضرور

بعد خدا بزرگ ہیں خیر الوریٰ ضرور / بہتر ہے اختصار ہے تطویل کیا ضرور

وہ کونسی صفت ہے کہ جو آپ میں نہیں / موصوف سب صفات سے ہیں مصطفیٰ ضرور

گلگشت باغ خلد ہیں پیروان شاہ / سیدھی سڑک ہے راہِ امامِ ہدیٰ ضرور

جو راہِ مصطفیٰ سے ذرا منحرف چلا
طے کر لگی شقی کو سقر میں گرا ضرور

محبوبِ کبریا کوئی مرسل نہیں ہوا
ہاں شاہِ دیں ہوئے ہیں حبیبِ خدا ضرور

دم بھر کو بھولتا نہیں شاہِ زمن کو میں
حاضر نہیں مدینے میں ہر یہ خطا ضرور

مانندِ اہلِ بیت کے ایدل پہ نجات
اصحابِ باصفا سے ہے حبِ ولا ضرور

بہتر معالجہ ہے شفاعت میری لئے
بیمارِ معصیت ہوں میں کیجے دوا ضرور

گم کردہ راہِ خلد جو ہونگے گناہگار
ہونگے وہاں بھی رشکِ خضر رہنما ضرور

آگے جو آئے آپ وہاں حضور کے
ای خضر آب آب ہے آبِ بقا ضرور

۵۶ — ممتاز روسیاہ کو یا رب تو بخش دے
تو ہے رحیم شان یہ بھی دکھا ضرور — ۱۴

پلائینگے جب اک جام کوثر ساقیِ کوثر
بجھا دینگے لگی دل کی مقرر ساقیِ کوثر

مری تر دامنی پہ جوش میں بحرِ کرم آیا
عجب فیاض ہیں اللہ اکبر ساقیِ کوثر

غضب کی تشنہ کامی ہے زباں میں پڑ گئے کانٹے
بچالینگے سبو کوثر پہ نشتر ساقیِ کوثر

ترس کر شربتِ دیدار کو اوٹھتا ہوں یہ نالہ
پلائینگے تجھے ساغر پہ ساغر ساقیِ کوثر

ٹھکانا کیا ہے پھر تر دامنوں کا خاک ہی چھایا
جو ہو جائیں ذرا دل سے مکدر ساقیِ کوثر

خوشا یہ جان گئی جو شربتِ دیدار ہاتھ آیا
ہوئی رونق فزا جان معطر ساقیِ کوثر

تمہارا شربتِ دیدار پیکر آبِ کوثر پہ
ملیگی لذتِ قندِ مکرر ساقیِ کوثر

لکھا افسر ہاں میں اعطینٰک اپنی کلکِ قدرت سے
دیا حق نے جو تجھکو حوضِ کوثر ساقیِ کوثر

پڑا ہے روئے گلگوں کا عرق تسنیم و کوثر میں
نہ ہوتا ورنہ یوں پانی معطر ساقیِ کوثر

حبابِ کوثر و تسنیم گویا مشک نافے ہیں
پڑا ہے عکس گیسوئے معنبر ساقیِ کوثر

طمع دیتا ہے کیا پیرِ مغاں ہم تشنہ کاموں کو | پلائینگے شرابِ نابِ اطہر ساقیِ کوثر

۵۳	پیا ہے دھجر میں خونِ جگر ممتاز احمد نے اوسے اور بھول جائیں روزِ محشر ساقیِ کوثر	۱۷

چل دیئے کو دلِ شیفتہ صرصر ہو کر | پکڑی کیوں تو نے زمیں ہند کی پتھر ہو کر

تشنہ کاموں کے لئے قلزمِ الطاف ترا | باغِ جنت میں گیا چشمۂ کوثر ہو کر

ٹوٹ پڑتا ہے خدا کا غضب اوس پر کہ نہیں | دیکھ لے کوئی ترے حکم سے باہر ہو کر

جو اوڑی ذرّے تری راہ کی اے ماہِ حجاز | زینتِ چرخِ بریں ہو گئے اختر ہو کر

بختِ فیروز بھی کیا چیز ہے اللہ اللہ | دیکھتا ہے اوسے آئینہ سکندر ہو کر

نیک و بد کاروں کا منھ دیکھتے رہ جائینگے | بخشوا لینگے جو وہ شافعِ محشر ہو کر

حسرتِ شربتِ دیدار میں ہم مرتے ہیں | تشنہ رکھتے ہو ہمیں ساقیِ کوثر ہو کر

سچ تو ہے عشقِ مجازی سے خدا ملتا ہے | آزما دیکھ تو شیدائے پیمبر ہو کر

شش جہت میں ہے ترے حسنِ خداداد کی دھوم | دیکھنے والے تجھے رہ گئے ششدر ہو کر

یاد دندانِ مبارک کا ہے اعجاز نہیں | اشک گرتے ہیں دمِ گریہ جو گوہر ہو کر

حسرتِ دید ہے یہ پردے مری آنکھوں کے | نصب ہوں روضۂ اطہر میں مجمر ہو کر

رہی ایمان سے بے بہرہ شقی ہے ورنہ | دی بتوں نے بھی گواہی تری پتھر ہو کر

اپنے میں ساقیِ کوثر کو الٰہی دیکھوں | بادہ پیمائے طرب آنکھیں ہوں ساغر ہو کر

قافیہ نعت میں جو تنگ ہے مگر باندھا | دیگیا وہ بھی مزا قندِ مکرر ہو کر

بڑھ کے کچھ اوس سے بھی اسلام ہوا عالمگیر | پھیل جائے جو کوئی قطرہ سمندر ہو کر

سہ خردلی کا نیا ڈھنگ نکالا ہمنے | خون بدخواہوں کا پی لیتے ہیں خنجر ہو کر

ہوئی مقبول شہنشاہ عرب اے ممتاز
غزلِ نعت مری نذر محقر ہوکر

۵۴ ردیفِ رائے ثقیلہ ۱۴

جلوۂ حق دیکھتا ہی تو بتِ پندار توڑ
تیرے اوسکے درمیاں حائل ہی کیسی دیوار توڑ

عاشقوں کو زینت اشکِ مسلسل چاہیئے
ایکدم کو بھی نہ سلکِ گوہرِ شہوار توڑ

لوٹتی ہیں گر بہاریں گلشنِ فردوس کی
دل میں نوکِ خارِ عشقِ احمدِ مختار توڑ

رشتۂ الفت نہیں تارِ نفس جو ٹوٹ جائے
توڑتی ہی سانس فرقت میں تو جانِ زار توڑ

جو نفائس وصفِ ختم المرسلیں کے ہوں کہا
ای زبانِ دُرفشاں مہرِ لبِ گفتار توڑ

خود بخود ایمان لاتا ہی برہمن آپ پر
کہدیا ہوگا بتوں نے رشتۂ زنار توڑ

سرزمینِ دل میں نخلِ عشقِ پیغمبر لگا
اور خوش خوش گلشنِ فردوس کے اثمار توڑ

باریابی کا جو طالب ہی حریمِ وصل میں
ہجر کی دیوار کو ای طالبِ دیدار توڑ

دل بھر آیا جب کہا شیشے نے ہنگامِ شکست
لعل و گوہر توڑ تو لیکن نہ دل زنہار توڑ

زخمِ دل میں درد کی لذت سوا ہو چارہ گر
توڑ کر رکھدے نشتر کہ نوکِ خار توڑ

توڑتا ہی تو دلوں کو تجھکو شرم آتی نہیں
مرد ہی تو نفسِ امارہ کا استکبار توڑ

دل مرا تر دامنی پہ پانی پانی ہوگیا
چشمِ دریا بار اشکوں کا نہ تو بھی تار توڑ

خونِ ناحق ہوگا ایکدن تیری گردن پہ سوار
ہاتھ اوٹھا جور و جفا سے ظلم کی تلوار توڑ

سیر کرکے باغِ عالم کی ہی دامن بھرا
ہمصفیروں کی طرح ممتاز گل بیکار توڑ

۵۵ ردیف زای معجمہ ۹

تیغ فرقت سے دل خستہ جگر چاک ہنوز
اور پھر زندہ ہوں میں اے شہ لولاک ہنوز

جا لگا عرش سے لیکن تری رفعت کے حضور
پست ہے مثل زمیں گنبد افلاک ہنوز

ہو معطر شہ عالم کے پسینے سے ہوئی
غالیہ سا ہے عروسانہ وہ پوشاک ہنوز

نہ مٹا پر نہ مٹا لاکھ حوادث بھی ہوئے
سنگ خارا میں ہے نقش قدم پاک ہنوز

شب معراج ہوئے تھے شہ لولاک سوار
رقص طاؤس میں ہے توسن چالاک ہنوز

جو ہونا تھا ہوا ہجر میں احوال زبوں
ہے تری غم سے مگر خوش دل غمناک ہنوز

مر کے بھی مٹی ٹھکانے نہ لگی اے صرصر
اوڑ کے پہنچی نہ مدینے کو مری خاک ہنوز

ہفت قلزم میں نہانے سے بھی کیا ہوتا ہے
نجس العین ہیں کافر کہیں ناپاک ہنوز

نفس بدکیش کے دھوکوں میں نہ آنا ممتاز
در پئے قتل کمیں میں ہے یہ سفاک ہنوز

۵۶ ردیف سین مہملہ ۸

آستاں بوس رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے روح القدس
رتبہ داں خواجۂ ذی جاہ تھے روح القدس

جانتے تھے افضل الطاعات طاعت آپکی
حق نگر حق بیں خدا آگاہ تھے روح القدس

ہمرکابی کی مقام قدس تک حسرت رہی
شاہ دیں کے سدرہ تک ہمراہ تھے روح القدس

ڈرتے ڈرتے عرض کرتے تھے نہ ہو جائیں خفا
خادم مسکیں حضور شاہ تھے روح القدس

کیا بیاں ہو شوکت شاہنشہ کونین کا
ایک ادنی بندۂ درگاہ تھے روح القدس

قدسیوں میں حشر برپا ہو گیا روزِ وفات	مبتلائے صدمۂ جانکاہ تھی روح القدس
عرشیوں کو ساتھ لیکر آئے جنگِ بدر میں	شاہِ دیں کے کیسے دلخواہ تھی روح القدس

۵۷	بے مثال جانفزا ممتاز کیا الہام تھا عاشقِ جانباز شاہنشاہ تھی روح القدس	۱۳

مل گیا پھر زیارت روضۂ اطہر کے پاس	ای خوشا بخت رسا پہنچا وہ پیغمبر کے پاس
حضرت عمرؓ کو بھی جنبش اور بستر گرم تھا	کتنے جلد آئے وہ جا کر خالقِ اکبر کے پاس
آپ کو ترشیب ہے دیدار نعمائے بہشت	کونسی نعمت نہیں ہے ساقیِ کوثر کے پاس
ہیں شفیع المذنبیں بھی انبیا میں منتخب	جو گئے پھر شفاعت داورِ محشر کے پاس
اللہ اللہ پاتو بہت ہی ہیبت تھی سالک کعبہ میں	یا وہ جانے بھی نہیں پاتے تھے آگے گھر کے پاس
مرنے والے دنیا سے سوتے ہیں ترے آرام سے	خوابگاہِ قبر میں جیسے وہ اہلِ شوہر کے پاس
ایک ہم ہیں مر رہے ہیں آرزوئے طوف میں	ایک وہ ہیں دفن ہیں جو روضۂ اطہر کے پاس
چھپ گئے نورِ نبیؐ کے آگے انوارِ رسل	ذکر کیا نور کا ایک کا شہرِ خاور کے پاس
انبیا بھی جبکہ ہونگے مضطرب روزِ نشور	پھر تسکیں آئیں گے وہ امتِ مضطر کے پاس
ہم سیہ کاروں کو فکرِ شاہ ہو تو کیا عجب	ہے مقامِ کاکلِ مشکیں رخِ انور کے پاس
آئینہ داری تھی شاہِ دو جہاں کی جائے فخر	اس سے کیا حاصل گر آئینہ ہو اسکندر کے پاس

۵۸	اس تہیدستی میں اپنی کیا کروں وہ نذرِ شاہ ایک نقدِ جاں ہے ممتازِ سیہ اختر کے پاس	۱۰

دل میں رہ جائے مدینے کی ہوس	خاک ہو پھر کچھ جینے کی ہوس
دفن ہوں اونکی گلی میں اے کاش	مر کے پوری ہو دفینے کی ہوس

عطر کو دیکھکے ملتا ہوں ہاتھ
ہے مجھے اونکے پسینے کی ہوس

ہاتھ آجائے ترا تارِ نگاہ
دلِ زخمی کے ہے سینے کی ہوس

تشنۂ شربتِ دیدار ہوں میں
آبِ حیواں کے ہے پینے کی ہوس

دامنِ شاہ ہے کشتیِ نجات
ہم نہیں رکھتے سفینے کی ہوس

ہوگئے داغِ محبت سے غنی
نہ ہی ہمکو خزینے کی ہوس

نامِ شہ دل میں منقش کرلے
ہے اگر تجھکو نگینے کی ہوس

طارمِ قسمت پہ چڑھ جانیکو
دل کو ہے زلف کے زینے کی ہوس

مرکے بھی طیبہ میں رہنا ہو نصیب
ہے یہ ممتاز قرینے کی ہوس

۵۹ ردیف شین منقوطہ ۱۱

یاد فرمائیں مجھے فخرِ دو عالم ای کاش
ہند سے جاؤں مدینے خوش و خرم ای کاش

رخِ انور کو کہیں دیکھ لے یہ تر دامن
بہرہ ور مہر سے ہو قطرۂ شبنم ای کاش

طالعِ خفتہ ہو بیدار الٰہی بیدار
خواب میں آئیں نظر خسروِ عالم ای کاش

اسی ماتم میں ہے کعبہ کہ لباسِ کعبہ
رایتِ فتح کا ہو تا ثریٰ پرچم ای کاش

غزلِ نعت کے قابل ہو زمیں بھی عالی
ہاتھ آئے فلکِ نیرِ اعظم ای کاش

کنجِ مرقد میں نہ ظلمت سے مرا دم گھبرائے
جلوۂ رخ ہو ترا مونس و ہمدم ای کاش

واہ الطافِ شہِ دیں ہے عجائب مرہم
دلِ مجروح کے ہاتھ آئے یہ مرہم ای کاش

بارِ منت سے جھکے سر نہ کسی کے آگے
آستانِ شہِ عالم ہی پہ ہو خم ای کاش

رہا اشکوں کے نیر سے کلیجا ٹھنڈا — چشم تر ہو غم سے ہمیشہ نم ای کاش
اپنی امت سے یہہ فرماتے کہ احمد ہیں نبی — ہوتے بالائے زمیں عیسی مریم ای کاش

صلی اللہ علیہ وسلم

٦٠ — غم الفت ہی ترا لاکھ خوشی سے بہتر — ١١
مونس جاں رہے مختار کا یہہ غم ای کاش

محمد جس سے خوشنود ہیں ہی خدا خوش — الٰہی وہ کسی سے ہوں نہ ناخوش
صلوٰۃ اللہ علیہ دائما ابدا
کوئی ناخوش ہو اس عاجز سے یا خوش — رہیں لیکن حبیب کبریا خوش
کہیں ایسی خوشی شاہوں کو ہوگی — کہ جیسے ہیں گدائے مصطفیٰ خوش
عطا ہو دولت دیدار یا شاہ — خوشا قسمت کہ ہو جائے گدا خوش
امام الانبیا جب مقتدا ہوں — تو کیونکر ہوں نہ اہل اقتدا خوش
وہ خاک پائے شہ ہے جسکے آگے — ہوس کو نہ آئے کیمیا خوش
خوشی کا ذکر کیا اس غمکدہ میں — اونہیں دیکھا کہ غمگیں ہو گیا خوش
عجب درد محبت شاہ کا ہے — کہ رہتا ہے دل درد آشنا خوش
غم شہ کی جسے کیا کم خوشی ہے — جہاں کی خرمی سے ہو بلا خوش
نہ جب تک ہوگی سب امت کی بخشش — نہوں گے شافع روز جزا خوش

سنی جب یہہ غزل الحمد للہ
ہوئے مختار سے خیر الوری خوش

٦١ — ردیف صاد مہملہ — ١٥

خاصۂ خاصان حق ہیں احمد مختار خاص — سب کو کہئے عام الا سید الابرار خاص

نکلی جب دم میان سے اسلام کی تلوار خاص
لائے ایمان سب ہم کیسہ حلقۂ کفار خاص

انبیا سے حقتعالی نے لیں عہد الست
آپ پر ایمان لانیکا لیا اقرار خاص

لن ترانی سے مخاطب حضرت موسی ہوئے
اور آپ ہاتھ سے کر دولت دیدار خاص

وصف محبوب خدا میں ہے زبان نطق بند
اعتراف عجز ہی مہر لب گفتار خاص

نیر اکبر ہوا طالع وہاں اسلام کا
ساری دنیا میں عرب ہی مطلع الانوار خاص

کفر کی ٹوٹی کمر بازو سکٹے کفار کے
لائے ایمان آپ پر حلقۂ کفار خاص

نقد ایمان جب پرکھنے سے کھرا معلوم ہو
عشق شاہ دیں ہی اوس کے لئے معیار خاص

جو کہ کاٹے کفر اور کفار کو مثل خیار
ایسی جوہر دار ہی اسلام کی تلوار خاص

ذکر کیا آئے کسیکو آنچ بھی روز نشور
جلنے والے آپ سے ہونگے مگر فی النار خاص

ہیں ہوا خواہ شہ دیں جائینگے جنت میں ہم
وصف میں جکے ہی تجری تحتہا الانہار خاص

عرش پر پہنچے شب اسرا حبیب کبریا
اور ہوئے خلوت کدہ میں واقف اسرار خاص

ای زلیخا گرمی بازار یوسف ہو چکی
حشر میں احمد کی ہوگی گرمی بازار خاص

واعظا تسنیم و کوثر کی نہ دو چھینٹے مجھے
ساقی کوثر کا ہوں میں تشنۂ دیدار خاص

یوں تو جو اصحاب ہیں ہیں انجم چرخ ہدی
لیکن ان سب میں ہیں ممتاز احمد چار خاص

٦٢	ردیف ضاد معجمہ	١٠

کفر ہی شاہ انبیا سے بغض
کہ یہ واقع میں ہے خدا سے بغض

دشمن انبیا ہیں اہل کتاب
رکھتے ہیں ختم انبیا سے بغض

گر ہو تمکو ورد جانا ہی
کیسے احمق ہو - رہنما سے بغض

شاہراہِ بہشت حبِّ رسولؐ
راہِ دوزخ ہے شہِ ہدیٰ سے بغض

دعویٰ الفتِ حبیبِ خدا
اور اصحابؓ باصفا سے بغض

اوس شقی کا کہاں ٹھکانا ہی
ہو جسے شاہِ دوسرا سے بغض

ہوں گدائے درِ رسولِ کریم
کیا کسیکو ہو مجھ گدا سے بغض

اس زمانے میں دوستی کیسی
آشنا کو ہی آشنا سے بغض

خاکِ طیبہ جو ہاتھ آجائے
ہو ہوس کو کیمیا سے بغض

جو ہیں دشمن نبی کے ای ممتاز
حبِّ حق ہی اون اشقیا سے بغض

٩	٢١ ردیف طای حطّی ١	٦٣

بہرِ قربِ حقتعالیٰ الفتِ حضرت ہی شرط
ایسی نعمت ہاتھ آنیکو یہی دولت ہی شرط

نزع میں کھل جائینگی آنکھیں مزا آجائیگا
جلوۂ دیدارِ شہ کا جرعۂ شربت ہی شرط

بہرِ قطعِ راہِ الفت جانفشانی چاہیئے
اس سفر میں راحت وآرام کو محنت ہی شرط

جنسِ عصیاں مول لیکر نقدِ آمرزش دیا
قدرداں منصف کے آگے چیز کی قیمت ہی شرط

منھہ کی کھاوگے تم ای اعدائے دینِ ذی شعور
بہرِ نعمائے جناں اسلام کی نعمت ہی شرط

دوزخی کو جنتی کرتی ہی الفت آپ کی
کیمیا میں قلبِ ماہیت کی خاصیت ہی شرط

اس فقیری میں مقرر شاہ ہونے کے لئے
بادشاہِ دو جہاں کی دولتِ الفت ہی شرط

ہوگئے تنکا خسِ عصیاں جو بہ جائے مرا
ای مرے غفار تیرا موجۂ رحمت ہی شرط

کہکے بسم اللہ اے ممتاز یثرب کو چلو
ہوگی امداد خدا ہر کام میں ہمت ہے شرط

۸	ردیف ظای معجمہ ۲۲ ۱	۶۴

شرح اوصاف ہو مشکل شہ دیں کی واعظ
دیکھ تفسیر تو قرآن مبیں کی واعظ

بخشوالینگے نبی ہم سے سیہ کاروں کو
پھر ہو کیا وجہ تری چین جبیں کی واعظ

مجھسے گلزار مدینہ کی کہے جا باتیں
اور سوا اسکے نکر بات کہیں کی واعظ

طعن و تشنیع جو کرتا ہے خطا واروں کی
تو ہی کہدے کہ خطا تونے نہیں کی واعظ

اک ذرا دیکھ لے گلزار مدینہ کو کبھی تو
مدح کرتا ہے جو فردوس بریں کی واعظ

تھا ابو جہل بد اندیش رسول الثقلین
بات کرنا نہ تو پھر ایسے لعیں کی واعظ

کاٹے کھاتا ہے سرِ وعظ گنہگاروں کو
کبھی تو بھی تھی غذا ہو گا زمیں کی واعظ

چکنی چپڑی تری باتوں کی ضرورت کیا ہے
فکر ممتاز کو رہتی ہے وہیں کی واعظ

۱۰	ردیف عین مہملہ ۲۳ ۲	۶۵

سلطان مشرقین ہو جب تاجدار شرع
کیوں سر کشان دہر نہوں جاں نثار شرع

دونوں ہیں ایک پھول تری باغ لطف کے
گلزار دیں ہو یا چمن پر بہار شرع

منظور ہے رضائے شہنشاہ مشرقین
مثل گدا ہیں شاہ جو خدمت گزار شرع

ہیں حسب حکم خدا ساقی کوثر کے لا کلام
ہیں جو سیاہ مست مے خوشگوار شرع

جھوٹے ہیں جسکے سامنے دُرِ یتیم بھی — تیرا سخن ہی وہ گہرِ آبدارِ شرع

نیرنگیِ زمانہ سے مٹ جائیں ڈر کر کیا — نقاشِ دیں نے کھینچے ہیں نقش و نگارِ شرع

صیاد صید کرتے ہیں مرغ و طیور کو — محبوبِ کبریا نے کیئے دل شکارِ شرع

کیا ہیبت و جلالِ شہِ دیں پناہ ہی — جو تھے عدوی شرع ہوئے دوستدارِ شرع

اک نہرِ فیضِ ساقیِ کوثر کی یہ بھی ہی — جاری جو باغِ دہر میں ہی جوئبارِ شرع

٩	فرماں بری ہی یہ شہِ عالی مقام کی ممتاز حق پرست ہوں کیوں نہ نثارِ شرع	٦٦

کون ہی جسکو نہیں دیدارِ احمد کی طمع — ماہ و خور کو بھی ہی انوارِ محمد کی طمع
(صلی اللہ علیہ) (صلی اللہ علیہ)

باغِ جنت کی طمع ہی کوئے احمد کی طمع — اوسمیں رہنے کی طمع عیشِ مخلد کی طمع

تمکو جانا ہی تو ای احباب جاؤ ہند کو — ہی مدینہ میں مجھے تو مرکے مرقد کی طمع

ہی ہوس کعبے کو روضے کا کرے تیرے طواف — آستاں بوسی تری ہی سنگِ اسود کی طمع

دولتِ دیں چاہیئے خاکِ مدینہ ہو نصیب — طالبِ دنیا نہیں ہوں ہو جو مسند کی طمع

لگگئی جسکو جگہ اوسکے حصارِ امن میں — ہو بلا کو اوسکے ایوانِ مشید کی طمع

کر دیا گنجِ معارف سے ہمیں تو نے غنی — تھی جو ہمکو دولتِ اسرارِ سرمد کی طمع

دیکھتا ہی جو غلافِ سبزِ حبیبِ کبریا — ای خضر رہتی نہیں اوسکو زمرد کی طمع

جوہرِ تیغِ زباں دیکھے مری اشعار میں
جسکو ہو ممتاز شمشیرِ مہند کی طمع

٨	٢۴ ردیف غین معجمہ ١	٦٧

داغِ عشقِ شاہ کا روشن ہو جب لیں چراغ
چاہیئے کیا آخرت کی راہِ مشکل میں چراغ

عکسِ رخسارِ حبیب جب لبِ دریا پڑا
ہو گیا روشن وہیں آغوشِ ساحل میں چراغ

نورِ شہ سے آتشِ فارس پہ پانی پڑ گیا
ہو گیا گل ساحری کا چاہِ بابل میں چراغ

کیوں نہ اہلِ انجمن قربان ہوں پروانہ پر
جلوۂ حسنِ محمد صلی اللہ علیہ ہو جو محفل میں چراغ

روشنی کام آئیگی مرقد میں جیسے ہیں ماہ
نورِ ایماں کا اگر ہی خانۂ دل میں چراغ

چل رہی ہو جب کہ دینِ حق کی چوبائی ہوا
کیا جلے باطل کا دستِ اہلِ باطل میں چراغ

روزنِ روشن کا گماں ہی کاکلِ شبرنگ پہ
رکھ دیا ہی دستِ قدرت نے گرتل میں چراغ

بے سبب ممتاز احمد کب ہے تنویرِ قمر
جل رہا ہی نورِ شہ کا ماہِ کامل میں چراغ

۶۸	ردیف ف ۲۵	۱۳

دیکھ کر پادشاہِ دیں کی طرف
دیکھئے کیا کسی حسیں کی طرف

جسنے دیکھی وہ صورتِ دلکش
دل کھنچا صورتِ آفریں کی طرف

وہ تو ہو جاتے طعمۂ دوزخ کے
تم نہ ہوتے جو مذنبیں کی طرف

شبِ اسرا ہوئے وہ رونقِ عرش
دیکھتا ہی مکاں مکیں کی طرف

وحی آتی تھی آپ پہ فی الفور
جب عدو جاتے تھے کمیں کی طرف

ذائقہ چکھ کے اونکی باتوں کا
کوئی کیا جائے انگبیں کی طرف

دیکھ کر جلوۂ حبیبِ خدا
نہ اوٹھے آنکھ حورِ عیں کی طرف

ساری خلقت کی روزِ حشر نگاہ
ہو گی سرتاجِ مرسلیں کی طرف

آنیوالے تری حفاظت میں — آتے ہیں قلعۂ متیں کی طرف
رخ کمالِ جمال کا مرجع — نقص راجع مہ مبیں کی طرف
ہو گیا غم نشاط جاں پہ ور — جب نظر کی کسی حسیں کی طرف
شوق میں روضۂ مبارک کے — دیکھتا ہی فلک زمیں کی طرف

بندۂ جاں نثار ہی ممتاز
نظرِ لطف کمتریں کی طرف

۶۹ — ۷

ہی جو وصفِ خوبی بیانِ یوسفؑ — لطف دیتا ہی عجب حسنِ بیانِ یوسفؑ
جاں نثارِ شہِ آفاق یہاں اعدا ہیں — اور بھائی تھی وہاں دشمنِ جانِ یوسفؑ
قابِ قوسین شبستانِ شہِ کون و مکاں — اور کنواں وادیِ غربت میں مکانِ یوسفؑ
مصر کیا مال ہی کنعاں کی حقیقت کیا ہی — ہی نثارِ شہِ عالم دل و جانِ یوسفؑ
راستی سے تری ہیبت کیا ہیں دانِ جری — عورتیں مصر کی تھیں راہزنانِ یوسفؑ
دیکھکر کہتے کہ ہاں حسن اسے کہتے ہیں — تم جو ہوتے شرف افزائی زمانِ یوسفؑ

اوسکی امت کا محافظ ہی خدا ای ممتاز
اور یعقوبؑ کو اندیشۂ جانِ یوسفؑ

۷۰ — ردیف قاف — ۱۲

عشقِ رسولِ پاک ہی ذاتِ خدا سے عشق — پایا خدا کو جسنے کیا مصطفیؐ سے عشق
جن و بشر ہی کو نہیں خیر الوریٰ سے عشق — خالق کو بھی ہی خواجۂ ہر دو سرا سے عشق
بلوائے جاتے آپ نہ عرشِ مجید پر — ہوتا نہ جو خدا کو حبیبِ خدا سے عشق

اوس خاکِ در کے آگے ہو اکسیر آب آب
کسطرح رہبری میں نہ مشہور خلق ہوں
میں ہوں تو پر گناہ سیہ کار ننگ خلق
ناری کے دل میں بغض ہے جلتا ہے نام سے
کعبے میں تو ہی نقش کف پا خلیل کا
الفت کسی نبی کی ذرا بھی نہیں اوسے
وہ تو خدا رسیدہ ہے کچھ اسمیں شک نہیں
عشق چہار یار ہے مفتاح ہشت خلد

دیوانہ میں نہیں کہ جو ہو کیمیا سے عشق
الیاس و خضر رکھتے ہیں اوس رہنما سے عشق
لیکن مجھے ہے شافع روز جزا سے عشق
ناجی کو ہے صحابہ و آل عبا سے عشق
اے حاجیو ہمیں تو ہے اوس نقش پا سے عشق
رکھتا ہو جو کوئی نہ شہ انبیا سے عشق
جسکو حبیب حق کی ہے زلف رسا سے عشق
کیونکر ہو دوزخی کو اون اہل صفا سے عشق

۱۷

ممتاز روسیاہ تو ہے کس شمار میں
خاصان کبریا کو ہے اوس مقتدا سے عشق

۱۱

کرتے ہیں وہ جو حل گرہ مدعائے خلق
احسان انتہا کا ہے یہ کائنات پر
سب انبیا کے عذر شفاعت کو دیکھکر
فریاد روز حشر کرینگے سب آپ سے
وہ ہوگا ہو برق طور کا غش کھا کے گر پڑے
ابر بہار فیض رسول کریم سے
امراض کفر و شرک سے ہوتی نجات ہے
کیا حسن کیا جمال ہے ماہ حجاز کا
ہو گا رسول پاک کا دیدار ایک روز

مخلوق کہتی ہے اوسے مشکل کشائے خلق
نور محمدی سے ہوئی ابتدائے خلق
ہونگے شفیع آپ دم التجائے خلق
ہوگا بلند غلغلۂ ہائے ہائے خلق
ہوں بیحجاب آپ جو صورت نمائے خلق
خنداں ہوا حدیقۂ نشو و نمائے خلق
کرتے اگر نہ فخر مسیحا دوائے خلق
مخلوق شیفتہ ہے تو شیدا خدائے خلق
خوش خوش کیوں نہ اونکے صدقے اوٹھائے خلق

جاتے ہیں جوق جوق تمدیدگان دہر | دارالاماں ہے عتبۂ عالی برائے خلق

۶۲	ممتاز آنکھ کھول کہ عبرت کے واسطے کافی ہے اک نظر سوئے عبرت سرائے خلق	۱۱

مرض ہجر سے ہیں گور کنارے مشتاق | تم جو آجاؤ تو بچ جائیں تمہارے مشتاق
ہے عجب شربت دیدار رسول الثقلین | سیر ہوتے ہی نہیں کر کے نظارے مشتاق
نام پھر ساقی کوثر کا نکالیں منھ سے | آب کوثر سے کریں پہلے غرارے مشتاق
تشنۂ ابر ہوئیں دید سے آنکھیں پر نور | چشم بر راہ سر و محضر تھے تارے مشتاق
اکیا حسرت دیدار سے دم آنکھوں میں | دیکھیے کرتے ہیں اونکے نظارے مشتاق
روز کے رنج والم سے تو کہیں جان بچے | مر نہیں جاتے ہیں کیوں ہجر کے مارے مشتاق
واہ کیا حسن خداداد ہے اللہ اللہ | صدقے عشاق ہوں قربان تمہارے مشتاق
آتی جاتی نہیں یہ سانس تری فرقت میں | دیکھتے سر پہ ہیں چلتے ہوئے آرے مشتاق
ہم ہیں حق بیں ہیں تم دیکھو اشارا یہ ہے | اونکی آنکھوں کے سمجھتے ہیں اشارے مشتاق
ملگئی دولت دیدار تہید ستی میں | جان پر کھیل کے ہمت کو نہ ہارے مشتاق

	چاہیئے ہند سے ممتاز مدینے چلنا تاکہ تاہت ہو ونہیں یہ ہیں ہمارے مشتاق	

۶۳	ردیف کاف تازی	۱۱

سرمایۂ ایجاد دو عالم شہ لولاک | تاج سر ابداد مکرم شہ لولاک
ظاہر میں ہوئے ہیں پس آدم شہ لولاک | باطن میں ولیکن ہیں مقدم شہ لولاک

انوار سے پرنور ہوا صفحۂ عالم
تنویر ہیں ماہ نیر اعظم شہِ لولاک

آمرزشِ امت ہوئی بیشک شبِ معراج
ہیں آج جو اتنے خوش و خرم شہِ لولاک

کہتے تھے سلیماں کہ یہ اوصاف ہیں انکے
سرتاجِ رسل صاحبِ خاتم شہِ لولاک

چالیس تو کیا بابِ کرم کھل گئے لاکھوں
حق یہ ہے کہ ہیں غیرتِ حاتم شہِ لولاک

ہے گرمیِ بازار تری جلوہ گری تک
خورشید ہے اک قطرۂ شبنم شہِ لولاک

کیا خوفِ خدا اور غمِ امت تھا شب و روز
راحت سے کبھی سوئے نہ یکدم شہِ لولاک

سایہ نہیں پڑتا ہے کہ ہیں نور سراپا
پیدا ہوئے انوارِ مجسم شہِ لولاک

اوٹھ جاؤں میں دنیا سے مگر سر نہ اوٹھاؤں
در سے تری اے قبلۂ عالم شہِ لولاک

۷۳

کیا رتبۂ انساں یہ کہنے لگے قدسی
ممتاز گئے عرش پہ جبدم شہِ لولاک

۱۳

دیکھئے ہو رخِ انور کا نظارہ کب تک
چمکے اس سوختہ اختر کا ستارا کب تک

مثلِ ساحل کوئی آجائے اودھر بھی موجہ
العطش بحرِ کرم ہم سے کنارا کب تک

یادِ مژگاں میں دمِ گریہ خدا حافظ ہے
ڈوبتے شخص کو تنکے کا سہارا کب تک

سجدہ نہ یہ خمِ ابروے محمد تو ہے علیہ افضل الصلوۃ والتحیہ
ہم ہیں واقف یہ تو ہمکو ہے اشارا کب تک

سوزِ دل سے دلِ بیتاب ہے سینے پہونچا
گرمِ پرواز ہو آگ یہ پارا کب تک

آتشِ کفرِ جہاں سوز بجھا دی تمنے
ورنہ کیا جانے جلاتا یہ شرارا کب تک

لب پہ آجائے فریاد کہ انساں ہوں میں
المدد ضبطِ غمِ ہجر کا یارا کب تک

نقدِ جاں دینہ فدا کرنے میں ہے شبہ ہی بیت
ای تہیدستیِ غم شاہ خسارا کب تک

ہند دوزخ ہے ہمیں باغِ مدینہ جنت
گھر بنے دیکھئے فردوس ہمارا کب تک

لختِ دل کھانیکو ہے خونِ جگر پینے کو
اسطرح ہند میں ہو زیست گوارا کب تک

ایخدا ایتو ملے نعمتِ دیدار ہمیں
پیٹ پہ باندھ کے پتھر ہو گذارا کب تک

ہم تو اب جلتے ہیں ممتاز زیارت کے لئے
تم کہو قصدِ مدینہ ہے تمہارا کب تک

۷۵	۲۸ ردیف کاف فارسی ۱	۷

نورِ ایماں ہے مقررِ عشقِ پیغمبر کی آگ
سرد ہو یارب نہ محشر تک دلِ مضطر کی آگ

دل میں روشن ہے خیالِ عارضِ انور کی آگ
لیکے میں چولھے میں ڈالوں نیّرِ خاور کی آگ

عکس پڑتے ہی تری روئے عرق آلود کے
شمع کے مانند بجھ جائے گلِ احمر کی آگ

بجھ گئی نورِ نبی سے جلگئے آتش پرست
آگئی دوزخ میں اعدا کو [illegible] گھر کی آگ

ایخدا ایجئے بنائے خرمنِ عصیاں مرا
مجھ سے دور اُسکو جلادے فتنۂ محشر کی آگ

کارِ روغن کر رہے ہیں اشک دیکھا چشمِ تر
اور بھڑکی سوزِ عشقِ ساقیِ کوثر کی آگ

ہم ہیں مداحِ نبی ممتاز ہم کو آنچ کیا
پھر اعدا شعلہ زن محشر میں ہے بیشتر کی آگ

۷۶	۲۹ ردیف لام ۳	۱۴

ہوئی بے پردہ حق سے گفتگوئے احمدِ مرسل
کلیم اللہ دیکھی آبروئے احمدِ مرسل

(علیہ السلام)
جمالِ حق کا آئینہ ہے روئے احمدِ مرسل
(علیہ السلام)
نظر ہر ایک کی رہتی ہے سوئے احمدِ مرسل

(علیہ السلام)
نگاہِ شوق ہو یارب بروئے احمدِ مرسل
صلی اللہ علیہ وسلم
(صلوٰۃ اللہ علیہ)
دلِ شیدا ہو محوِ گفتگوئے احمدِ مرسل
صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں بے وجہ گردش میں فلک پر سبع سیارہ / انھیں آٹھوں پہر ہے جستجوئے احمد مرسل

مشرح ہے کلام اللہ میں خلق عظیم اونکا / یہ ہے اک مختصر سی شرح خوئے احمد مرسل

مے وحدت پلائی جام بھر بھر کر زمانے کو / مگر لبریز ہے اب تک سبوئے احمد مرسل

کھلے کیا غنچۂ دل باغ میں نظارۂ گل سے / نہ اوسمیں رنگ ہے اور نہ بوئے احمد مرسل

صحابہ کیسے عاشق تھے کہ گرنے ہی نہ دیتے تھے / زمیں پر قطرۂ آب وضوئے احمد مرسل

جو سونگھیں حضرت یعقوب بھی فرمائیں یوسف سے / تمہاری بو تو کیا ہے جو ہے بوئے احمد مرسل

اگر ہے نہر کوثر ہے اگر ہے نخل طوبیٰ ہے / جناں ہے خلد ہے جنت ہے کوئے احمد مرسل

تقرب اسکو کہتے ہیں کہ قرب خاص کا تمغا / کیا اللہ نے زیب گلوئے احمد مرسل

بچے دوزخ سے جائے خلد میں امت زہے شفقت / یہی حسرت یہی ہے آرزوئے احمد مرسل

مشام جاں معطر کیوں نہ ہو کوئے مدینہ میں / در و دیوار سے آتی ہے بوئے احمد مرسل

۷۷ — کسی دن امجد ممتاز کی بھی عید ہوجائے / پڑھے وہ اس غزل کو روبروئے احمد مرسل (صلی اللہ علیہ وسلم) — ۱۰

عشق رسول پاک میں ہے بیقرار دل / مضطر تو نہیں رہے میرے پروردگار دل

محبوب کبریا کے غلاموں میں بھی ہوں / کافی ثبوت کو ہے مرا داغدار دل

آنکھیں جمال پاک سے محروم ہیں مگر / صد شکر یاد سے نہیں غفلت شعار دل

کیا کیا مزے اوٹھائے ہیں ہجر رسول کے / آنکھیں تو اشکبار ہیں اور بیقرار دل

اظہار مصطفیٰ کی محبت کا دیکھنا / بیہوش میں رہا تو رہا ہوشیار دل

خیر البشر کے عشق سے کیا شادماں نہیں / دیوانہ ہے جو کھائے غم روزگار دل

میں ہند میں پڑا ہوں تو کیا مجھکو یقین / لیجائیگا مدینے میں بے اختیار دل

ہر خاص و عام پر جو ترا لطف عام ہے — کیا کیا تری کرم کا ہی امیدوار دل

بوجہل و بولہب ہی وہ کمبخت نابکار — جبکا حضور سے ہی عداوت شعار دل

۷۸ — ہمتاز احمد آپ بڑی ہوشیار ہیں — ۱۵

ماہ حجاز پر جو کیا ہی نثار دل

فلک مرتبت ہیں غلام رسول — عیاں ہی علوِ مقام رسول

کلام اوس پہ ہیں کرتا ہی کفر و نفاق — کلام خدا ہی کلام رسول

تر و تازہ وہ ہو گیا نخل خشک — ہوا جسکے نیچے قیام رسول

نکیوں بول بالا ہو اسلام کا — کہ ہی درمیاں اوسکے لام رسول

نہیں بے سبب میری امید خاص — دلیل اوسکی ہی لطف عام رسول

شرارت کا اعدائی گستاخ سے — خدا نے لیا انتقام رسول

کیا حق نے حکم درود و سلام — زہی عظمت ذکر نام رسول

سلیماں بھی فرمائینگے روز حشر — زہی شوکت و احتشام رسول

عبادت ریاضت میں کٹتے تھے سب — شب و روز اور صبح و شام رسول

نکلے کبھی مہر پھر مشرق سے — اگر دیکھے ماہ تمام رسول

جو تھا سنگ خارا ہوا موم وہ — یہہ ثابت ہی اعجاز کلام رسول

گنہگار امت کی کر مغفرت — یہی تھا خدا سے کلام رسول

قا

ابوبکر افضل تھے اصحاب میں — نہیں تو نہوتے امام رسول

امامت کے پیرایہ میں لاکلام — خلافت کا تھا اہتمام رسول

مرے آگے ہی ہیچ شاہنشہی

کہ ممتاز ہوں میں غلام رسول

۷۹	ردیف میم	۹

جسم معطر زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم — چہرہ منور لعل لب احمر صلی اللہ علیہ وسلم

بحر شرافت گوہر لطافت مصحف قدرت آیت رحمت — اونکی ہے مدحت سورۂ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

فخر عرب ہیں نائب رب ہیں تابع فرمان آپکے سب ہیں — شمع عرب ہیں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

عارض زیبا لالہ احمر زلف چلیپا عنبر سارا — سینۂ بیضا مہر منور صلی اللہ علیہ وسلم

چشم جہاں بیں ساغر جم ہے بینی روشن شمع حرم ہے — دست کرم ہے معدن گوہر صلی اللہ علیہ وسلم

شمع سبل ہے فخر رسل ہے مہر درخشاں غیرت گل ہے — مرجع کل ہے ذات مطہر صلی اللہ علیہ وسلم

حاکم عادل مرشد کامل ہیں مکمل مبطل باطل — کون ہے اکمل مثل پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

خلق کو رستہ حق کا بتایا راہزنوں کو خضر بنایا — ہم نے وہ پایا ہادی رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

۸۰	کوئی نہیں ممتاز حزیں کا حامی و ناصر ملجا و ماوا روز جزا جز شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم	۶

محیط کرم ہیں رسول کریم — شفیع الامم ہیں رسول کریم

خوشا یاری بخت بیت الحرام — امام حرم ہیں رسول کریم

عزیز حریص رؤف رحیم — جمیل الشیم ہیں رسول کریم

شب و روز امت کی رہتی ہے فکر — ادھر لطف پیہم ہیں رسول کریم

سر عرش کرسی ملی آپ کو — عجب محترم ہیں رسول کریم

منور ہوئی قبر ممتاز کی

۱۰	سراج الظلم ہیں رسولِ کریم	۸۱

ہے خاکِ پائے شہ وہ بصارت فزائے چشم — کرتے ہیں جسکو اہلِ نظر توتیائے چشم
رویا ہیں اونکو دیکھکے ممکن ہے ضبطِ راز — لیکن خموش بھی ہو زبانِ ادائے چشم
جائیں مدینے تاکہ نہایت ادب کے ساتھ — ہمنے بنائے ہیں سرِ مژگاں سے پائے چشم
وہ جلوہ بخشِ دل ہیں ہے ہم دیکھتے نہیں — غفلت کے پردے ہیں کہ ہیں یہ پردہائے چشم
پھیرا جو ہاتھ آپ نے چشمِ علیل پہ — ہاتھ آئی دردمند کے فوراً شفائے چشم
رہتے ہیں دل میں چھپتے ہیں آنکھوں میں وہ مدام — معمور قصرِ دل ہے منور سرائے چشم
باغِ جہاں میں سب ہیں ہوا خواہ آپکے — گل ہے نثارِ لب تو ہے نرگس فدائے چشم
برقِ تجلیٔ رخِ انور کی تاب لائے — دشوار ہے محال ہے یہ ادعائے چشم
اٹھ جائے درمیاں سے یہ ظاہر کا بھی حجاب — اے کاش مثلِ دل ہوں وہ صورت نمائے چشم

۱۳	آنکھوں میں خاکِ پاکِ مدینہ لگائے ممتاز دردِ چشم کی ہے یہ دوائے چشم	۸۳

محبوبِ کبریا شرفِ مرسلیں ہو تم — اور انبیا کی طرح نبی ہی نہیں ہو تم
آراستہ جو قصرِ نبوت ہے تم سے ہے — مہمان انبیائے سلف ہیں مکیں ہو تم
عیسیٰ سے ہے افتخار فقط آسماں کو ہی — اور فخرِ آسمان و زمان و زمیں ہو تم
آگے ابوالبشر کے کیا سجدہ جب دھر کے — دیکھا ملائکہ نے کہ نورِ جبیں ہو تم
ختمی پناہ تمسے نبوت ہے ناموَر — یعنی جو وہ نگیں ہے تو نقشِ نگیں ہو تم
بھاری نہ ہو فلک سے کیوں پلہ زمین کا — زیبِ فلک مسیح ہیں زیبِ زمیں ہو تم
کافی ہے ایک جلوہ فروغِ جمال کا — پُرنور اندھیری شب ہو وہ ماہِ مبیں ہو تم

کلام البدر نصیر الدین [illegible]

جو سرکشی کرے تو کرو پایمال اوسے
بے دست و پا کوئی ہو تو اوسکے معین ہو تم

آنکھوں میں ہو مقام کہ دل میں قیام ہو
نورِ نگاہ و راحتِ جانِ حزیں ہو تم

انوارِ معرفت سے ہوئے مستفیض ہم
مہرِ منیر کیا ہے وہ شمعِ یقیں ہو تم

بہراں کے پاس آپ ہوں یا ہوں صراط پہ
امت کے ہو شفیق و مربی کہیں ہو تم

ممتاز تمکو دیکھکے جنت کی راہ لے
اے کاش جلوہ بخش دمِ واپسیں ہو تم

۸۳ ۱۱

غمِ شاہ میں کتنے ہیں ناشاد ہم
خوشی کو بھی کرتے نہیں یاد ہم

ہوئے اب مدینے میں آباد ہم
بہت رہ چکے خانہ برباد ہم

یہہ ڈر ہے ہوں سنکے بے ہم حضور
نہیں کرتے اس ڈر سے فریاد ہم

مدینے کو اوڑ جائیگی اپنی خاک
ذرا اے صبا ہوں تو برباد ہم

تصور میں تصویر کو کھینچ کر
ہوئے رشکِ مانی و بہزاد ہم

جو باغِ مدینہ میں ہوں جاگزیں
تو جانیں کہ ہیں سرو آزاد ہم

ہمارے ہیں فریاد رس شاہِ دیں
کسیکے ہوں کیوں وقفِ بیداد ہم

ہر اک نخلِ طیبہ ہے طوبیٰ خلد
غلط کہتے ہیں سرو آزاد ہم

تری دوستوں کے لئے موم ہیں
مگر دشمنوں کو ہیں فولاد ہم

نہ چلتی جو اونکی نسیم وجود
نہوتے گلِ باغِ ایجاد ہم

عجائب ہیں ممتاز تیرے کلام
غزل پہ تری کرتے ہیں صاد ہم

ردیف نون

۳۱ ۱۱

۸۴ — ۱۵

جو سالکِ طریقِ امامِ امم نہیں — بوجہل و بولہب سے وہ گمراہ کم نہیں

تعریفِ مصطفیٰ کی مجالِ رقم نہیں — ہی اعترافِ عجز صریح تسلیم نہیں

ہی مظہرِ جمالِ احد نورِ احمدی — ہے جلوہٴ حدوث ظہورِ قدم نہیں

جائیگی ساتھ مشعلِ داغِ غمِ رسول — کچھ مجھکو خوفِ ظلمتِ راہِ عدم نہیں

ای شوق وقتِ نزع ہی میں انکو دیکھ لوں — دم کھینچ کے بعد پھر میری آنکھوں میں دم نہیں

کیا برق سے براق کو تشبیہ دیجیے — وہ شکل وہ خرام وہ اوس میں قدم نہیں

ایمان لائیگا نہ ابوجہل آپ پر — شداد کے نصیب میں باغِ ارم نہیں

کیا ہم نبردِ لشکرِ اسلام ہو غنیم — آگے اسد کے آئے مجالِ غنم نہیں

گردوں نشیں ہوں خواہ ہوں گردنکشانِ دہر — کس کا سرِ نیاز تری آگے خم نہیں

ہی منزلوں وہ دور رہِ مستقیم سے — جو جادہٴ رسول پہ ثابت قدم نہیں

کعبے کو آکے آپ نے کعبہ بنا دیا — اب خانہٴ خدا ہی وہ بیت الصنم نہیں

حدت ہو خواہ کیسی خورشیدِ حشر میں — دامانِ مصطفیٰ ہی تو کچھ ہمکو غم نہیں

آنکھیں خدا نے دی نہیں اہلِ کتاب کو — اوصاف کس کتاب میں شہ کے رقم نہیں

سرمایہٴ نجات ہی داغِ غمِ رسول — بازارِ حشر میں تو چلے وہ درم نہیں

جو دشمنِ آپ کا ہی وہ ہی ہر جگہ ذلیل — دنیا میں آخرت میں کہیں محترم نہیں

قربان جائیں اپنے بشیر و نذیر کے — فردوس کی خوشی ہی جہنم کا غم نہیں

کعبہ سیاہ پوش جو ہی غم ہی کیا اسے — رونق فزائی کعبہ امامِ حرم نہیں

اللہ رے فتوحِ شہنشاہِ مشرقین — زیبِ نگینِ پاکِ عرب یا عجم نہیں

نکلے مدینے جاکے کریں جو مراجعت

۸۵ — ممتاز اور لوگ ہیں وہ ایسے ہم نہیں — ۱۲

احمد پاک قدم رنجہ جدھر کرتے ہیں
فرش آنکھوں کا ادھر اہل نظر کرتے ہیں

(صلوٰۃ اللہ علیہ)
دعوتِ عشقِ شہِ جن و بشر کرتے ہیں
صرف ہم پارۂ دل لختِ جگر کرتے ہیں

دی خدا نے انہیں ہر وصف میں اک شان جدا
سنگ کو لعل تو قطرے کو گہر کرتے ہیں

اک گھڑی بھی نہیں بیکار ہماری جاتی
شاہِ لولاک کو یاد آٹھ پہر کرتے ہیں

جان جاتی ہے تو آتا ہے کلیجا منھ کو
صدمۂ ہجرِ نبی ضبط اگر کرتے ہیں

خاکپائے شہِ کونین کو اللہ اللہ
سرمۂ دیدۂ دل اہل نظر کرتے ہیں

ملتے ایک ایک قدم پہ ہیں ہزاروں حسنات
چھوڑ کر گھر سوئے یثرب جو سفر کرتے ہیں

دوڑ کر فتح قدمبوس وہاں ہوتی ہے
جس طرف رخ تری رایات ظفر کرتے ہیں

اہل انکار کے انکار سے کیا ہوتا ہے
تیری تصدیق شجر اور حجر کرتے ہیں

کوچ کرتے ہی وہ فردوس میں ہوتے ہیں مقیم
جو ترے عشق میں دنیا سے سفر کرتے ہیں

کشتیِ نوح ترا دامنِ رحمت بنجائے
غرقِ طوفاں جسے کچھ دیدۂ تر کرتے ہیں

۸۶ — ہم تو ہیں شیفتۂ روئے محمد ممتاز (صلی اللہ علیہ وسلم)
کب نظر جانبِ خورشید و قمر کرتے ہیں — ۱۱

چاک کرکے دیکھیے میرا جو سینہ اندنوں
نکلے ارمانِ مدینہ کا دفینہ اندنوں

اک نگاہِ لطف ادھر بھی رحمۃ للعلمین (صلعم)
زخم خوردہ خنجرِ غم کا ہے سینہ اندنوں

تختہ تختہ ہو بچا ہے ٹوٹ کر یارب سنبھال
پڑ گیا گرداب میں میرا سفینہ اندنوں

جسکو چڑھنا ہو وہ بامِ معرفت پہ ہو رسا
ہے شریعت کا ترے موجود زینہ اندنوں

خود خدا حافظ ہے کیا سنگِ حوادث کا ہو غم
بیخطر اسلام کا ہے آبگینہ اندنوں

اسمِ اعظم خواجۂ ہر دو سرا کا نقش ہے — کیا مری دل سے ملے کوئی نگینہ اندنوں

اوڑکے پہونچیگا مدینے ہند سے یہ جسمِ زار — ہے ہوائے شوقِ دل کا یہ قرینہ اندنوں

روزِ فردائے قیامت اوسکا بیڑا پار ہے — تیری حُبِّ آل ہے جس کا سفینہ اندنوں

ہر کسی کا دامنِ مقصود ہے کانِ گہر — ہے کشادہ خسروِ دیں کا خزینہ اندنوں

پھٹنے جانا سنگِ فرقت کی لگی ہے اوسکو ٹھیس — ہے جو چمکتا چور دل کا آبگینہ اندنوں

۸۷

صاف کرتے ہیں جو ای محسنا ہم دیوانِ نعت — صاف ہمسے ہو گئے اربابِ کینہ اندنوں

۱۴

جاتا ہے ضعف آتی ہے قوت نگاہ میں — موتی پسے ہوئے ہیں تری گردِ راہ میں

جو آگیا پناہ رسالت پناہ میں — محفوظ ہر بلا سے ہوا حشرگاہ میں

اکسیر و کیمیا ہے جسے جو بتا دیا — کیا فیض ہے زبانِ رسولِ الٰہ میں

ناکام و نامراد کوئی کسطرح پھرے — سب کچھ ہے اونکے دستِ قضا دستگاہ میں

ایک ایک کو جناب نے آکر نجات دی — ہو جو پڑے ہوئے تھے ضلالت کے چاہ میں

محروم رہ نجاؤں شفاعت سے وعظو — خوفِ عظیم ہے مجھے ترکِ گناہ میں

عاصی ہوں پُر گناہ ہوں ہے شرم تیرے ہاتھ — آیا ہوں شرمسار تری بارگاہ میں

کرلیں مجھے قبول غلامی میں شاہِ دیں — مرتا ہوں آج کل طلبِ عزّ و جاہ میں

پتھر کو موم خاک کو اکسیر کرتے ہیں — تاثیر ہے کچھ اور ہی اونکی نگاہ میں

ہے جسم کاہ کاہ شفاعت ہے کوہ کوہ — ہے فرق آسمان و زمیں کوہ و کاہ میں

کیا صدمۂ فراق میں فریاد کیجیے — جاتا ہے ضبط کا جو مزا آہ آہ میں

تو ہے رحیم سہل ہے تجھکو نکالنا — ڈوبا ہوا ہوں میں جو محیطِ گناہ میں

رہتی تھی شاہِ دیں کی یمین و یسار فتح		شامل ملائکہ تھے صفوفِ سپاہ میں
۸۸	عمتاز ضبطِ گریہ و زاری محال ہے کھوئی ہے عمر جینے بہت قاہ قاہ میں	۲۴

مزا زندگی کا وہ پلئے ہوئے ہیں
ترا زخمِ الفت جو کھائے ہوئے ہیں

گنہگار جنت میں آئے ہوئے ہیں
تمھارے ہی تو بخشوائے ہوئے ہیں

سلامت رہے آستاں شاہِ دیں کا
بلا سے جو اپنے پرائے ہوئے ہیں

تری داغِ الفت کو ہم روزِ فرقت
کلیجے سے اپنے لگائے ہوئے ہیں

کرم دیکھنا۔ خوانِ نعمائے دیں پر
شہنشاہ کے سب بلائے ہوئے ہیں

خدا ہی معلم ہے اُمّی لقب کا
وگرنہ وہ کِسکے پڑھائے ہوئے ہیں

ترے نقشِ پا نیری کوچہ سے ہمکو
نہیں اوٹھنے دیتے بٹھائے ہوئے ہیں

غلامانِ حضرت کو پروا ہے کس کی
مُرادات کونین پائے ہوئے ہیں

خمِ ابروئے شاہ پر مرنے والے
درِ کعبہ پر سر جُھکائے ہوئے ہیں

پڑے سوتے ہیں فتنے خوابِ عدم میں
بجز اونکے کے سلائے ہوئے ہیں

خدا کے جوامر و نواہی تھے خفتہ
شہِ دیں کے اب وہ جگائے ہوئے ہیں

حبیب مکرّم رسُولِ معظّم
ہزاروں خطاب آپ پائے ہوئے ہیں

خدا ئی کے رتبے سے لات اور عزّا
رسُولِ خدا کے گرائے ہوئے ہیں

ہماری سفینہ کو موجِ بلا ہیں
نگھبانِ اُمّت بچائے ہوئے ہیں

مزا ہمنے پایا ہے ضبطِ فغاں میں
تمھاری محبت چھپائے ہوئے ہیں

دبے جاتے ہیں ہجر میں بارِ غم سے
بڑا بوجھ سر پر اوٹھائے ہوئے ہیں

تری آل و اصحاب کا کیا ہی رتبہ — تری بزم میں بار پائے ہوئے ہیں
سیہ کار بخشا ہیں خاصانِ حق میں — گدا ایسے تمہارے بنائے ہوئے ہیں
مے ناب عشقِ نبی کا ہی شیشہ — دل اپنا بغل میں دبائے ہوئے ہیں
خدا نے دیا ہی تمہیں حسن ایسا — کہ یوسف بھی حیرت میں آئے ہوئے ہیں
اوٹھانے سے کسطرح اوٹھی کہ سر پہ — ترا بار احسان اوٹھائے ہوئے ہیں
شیاطین کا کیا شبہ ہی اونکو بگاڑیں — کہ جو مصطفی کے بنائے ہوئے ہیں
چلے جاتے ہیں سیدھے جنت کی جانب — جنہیں راہ پر آپ لائے ہوئے ہیں

۸۹ — فدائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ممتاز احمد / بہت ہم اوسے آزمائے ہوئے ہیں — ۹

مثل اونکا مثلِ ذاتِ کبریا ملتا نہیں — جو ہو یکتا اوسکا ثانی دوسرا ملتا نہیں
شہرتِ دیدارِ محبوبِ خدا ملتا نہیں — خونِ دل پیتا ہوں جینے کا مزا ملتا نہیں
کسطرح گمراہ اُمت راہِ دیں پر پا سکی — کفر کی تاریکیوں میں راستہ ملتا نہیں
جز تمہارے اسمِ اعظم کے پناہِ عاصیاں — عاجزوں کو نسخۂ ردِ بلا ملتا نہیں
اتباعِ مصطفیٰ ہی طالبِ حق کو ضرور — اور بغیر اسکے تو بندوں کو خدا ملتا نہیں
ایک وہ واصل ہوئے ہیں منتہائے قرب تک — ورنہ بدعت میں کسیکے بھی ولی ملتا نہیں
آ رہی ہیں اہلِ عصیاں روزِ محشر فوج فوج — کوئی حامی ذاتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ملتا نہیں
ششدر ہیں ڈھونڈھکر آخر تھکے شمس و قمر — مثل محبوبِ الٰہی کا پتا ملتا نہیں

کیوں کسیکے آگے ای ممتاز میں پھیلاؤں ہاتھ
بارگاہِ شاہِ دیں سے مجھکو کیا ملتا نہیں

٩٠ — ١١

کس قدر ہی غم تیرے شہ کونین ہمیں
رات بھر نیند نہیں دن کو نہیں چین ہمیں

دین و دنیا میں محمد ہیں ہمارے حامی (صلوۃ اللہ علیہ ابدا ابدا)
ہم ہیں بیفکر نہیں ہے غم دارین ہمیں

عمر بھر بندہ حبیبے دام رہینگے اوسکے
ہمکو مرنا ہی بیعہ کرنا ہی ادا دین ہمیں

دیکھکر قوس قزح دل میں لگا ناوک غم
ابروی شاہ کے یاد آگئے قوسین ہمیں

ایتے ہم بھی ہوں شرف یاب طواف حرمین
سالہا سال سے ہی حسرت عیدین ہمیں

قاب قوسین سے ہی دائرۂ وصل مراد
ہوئے الہام ترے معنی قوسین ہمیں

نور حسن ازلی اور رخ انور میں
نظر آتا نہیں حائل کوئی مابین ہمیں

مصحف روی محمد کی زیارت ہو نصیب
درس میں چاہیئے تفسیر جلالین ہمیں

منکروں کو ترے دوزخ کی سنینگے تہدید
مژدۂ خلد بریں دینگے نکیرین ہمیں

پاس حضرت کے جگہ روضۂ اطہر میں ملی
اس سے معلوم ہوئی عظمت شیخین ہمیں

٩١

خلد میں جائینگے ممتاز ہم انشاء اللہ
عشق اصحاب ہوا اور الفت سبطین ہمیں
رضوان اللہ علیہم اجمعین

١٠

مدح سنج احمد مرسل ہوں میں (صلی اللہ علیہ وسلم)
ابن وائل سے کہیں افضل ہوں میں

سب کمالوں میں ہوا ناقص تو کیا
عشق پیغمبر میں تو اکمل ہوں میں

سبزۂ طیبہ کا آیا ہی جو یاد
سبزہ کیا ہوں مسند مخمل ہوں میں

بے مدد مولی کے مشکل ہی نجات
غم یہ کہتا ہی کہ وہ دلدل ہوں میں

کھول دیجے ناخن الطاف سے
سستیٔ نیت عقدۂ لاحل ہوں میں

آستان شاہ ہو اور سر مرا
درد سر ہی طالب صندل ہوں میں

مدح حضرت میں نہیں ثانی مرا
مغفرت کا مستحق اول ہوں میں

میں جو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی کہوں	[illegible]
منتی ربِ شگوں سے مدح شاہ کے	[illegible]

۹۲	فرقتِ حضرت میں حمسائے حزیں کیا کہوں میں کسقدر بیکل ہوں میں	۱۳

چشم و دل میں اثرِ عشقِ الٰہی دیکھوں	ماہ رویوں کی نہ خورشید کلاہی دیکھوں
شبِ غم کی سی نہ مرقد میں سیاہی دیکھوں	رحمتِ خاص کے انوارِ الٰہی دیکھوں
مجھکو گردابِ معاصی سے بچانا یارب	کشتیِ عمرِ رواں کی نہ تباہی دیکھوں
نفسِ کافر کو کروں قتل مجاہد ہو کر	مردِ میداں بنوں اپنے کو سپاہی دیکھوں
ہو سیا فخر کا نشو نظیر ہوا ایسا	ایک کملی سے بھی کم مسندِ شاہی دیکھوں
اشک کی طرح میں پی جاؤں جو سوری پیہم	کسی خود بیں کی اگر تلخ نگاہی دیکھوں
یا دہاں عشقِ نبی کشتیِ دل کا ہو جائے	بحرِ لاہوت میں اسکو پر ماہی دیکھوں
نظرِ قہر سے دیکھا کروں خود بینی کو	نفسِ کافر کو نہ مجیب نہ سیاہی دیکھوں
آنکھ نیچی نہو جس سے دمِ محشر میری	اپنے طومارِ عمل پر وہ گواہی دیکھوں
جب کوئی تیغِ ستم کھینچ کے مجھپر آئے	میں سپر اپنی تری پشت پناہی دیکھوں
ہو مرے حسنِ عمل کی جو کمی روزِ حساب	اپنی جانب کرم نامتناہی دیکھوں
جب دمِ نزع دم آجائے مری آنکھوں میں	جسم سے ہوتے جدا روح کو راہی دیکھوں

۹۳	عرضِ حمسائے حزیں کا طفیلِ شہِ دیں میں ترا جلوۂ دیدارِ الٰہی دیکھوں	۱۴

دو عالم کو جو صغریٰ اور کبریٰ فرض کرتے ہیں	نتیجہ شکل کا محبوبِ یزدانی ٹھہرتے ہیں

سب کے سب تیری ہی بحری ہیں تری ہی شکر گذار
نہیں مواج ترا قلزم انعام کہاں

ہم سیہ کاروں کے کام آئے شفیع محشر
ورنہ آتا ہے مصیبت میں کوئی کام کہاں

عشق شہ میں جو نہ کام آئے تری جان عزیز
کامیابی تجھے اے عاشق ناکام کہاں

گر نہ پی تو نے مئے عشق قسیم کوثر
شیشۂ دل میں تری بادۂ اسلام کہاں

عمر گذری تمھیں یہ کہتے ہوئے اے ممتاز
اس برس قصد مدینہ کا سرانجام کہاں

۹۵ ردیف واو ۱۶

ہو مدینہ کی زمیں بستر راحت مجھکو
دو نہ تکلیف اٹھانے کی قیامت مجھکو

کیمیا کی ہو نہ اکسیر کی حاجت مجھکو
خاک در آپکی کرتی ہے کفایت مجھکو

ملگیا سرمۂ خاک در حضرت مجھکو
اب کہاں وہ گلۂ ضعف بصارت مجھکو

گر ملا نزع میں دیدار کا شربت مجھکو
تلخی موت بھی دیجائیگی لذت مجھکو

پر ثنا ہے شہ لولاک سے پاتا ہوں میں
افضل الذکر ہے قرآں کی تلاوت مجھکو

روضۂ پاک جو آنکھوں میں پھرا کرتا ہے
ہوتی رہتی ہے شب و روز زیارت مجھکو

مال کیا مال ہے دولت کی حقیقت کیا ہے
ہفت کشور سے ہے بڑھکر تری الفت مجھکو

ہوں تو عاصی ہوں لیکن جو خدا نے چاہا
داخل خلد کریگی تری چاہت مجھکو

ہیں وہ سرتاج رسولوں کے خدا شاہد ہے
عالم الغیب کی کافی ہے شہادت مجھکو

بندۂ شاہ ہوں لیکن ہوں مدینہ سے جدا
شکر کے ساتھ ہے قسمت سے شکایت مجھکو

اوس قد غیرت طوبیٰ نے دکھائی یہ بہار
ہوگیا باغ جناں گوشۂ تربت مجھکو

دولت اسلام کی دنیا میں ملی نام اسلام
چین ہی چین ہے حضرت کی تو دولت مجھکو

لاکھ دریا ہی قیامت میں ہو طوفاں خیزی
ڈوبنے دیگی نہ کشتی شفاعت مجھکو

یہ ہی ہے پیش نظر صورت زیبا اُنکی
دی ہے اللہ نے کیا چشم بصیرت مجھکو

یا الٰہی ہے تمنائے طواف حرمین
کر عطا صدقہ محمد کا یہ دولت مجھکو
صلی اللہ علیہ الف الف مرة

٩٦
یہی حسرت ہے یہی شوق ہے ممتاز احمد
حج ہو کعبے کا مدینے کی زیارت مجھکو
١١

رات دن خوف ہے کیا ای شہ ذیشاں ہمکو
مار ڈالے نہ کہیں شب ہجراں ہمکو

تھی جو دشوار ہے بخشش عصیاں ہمکو
تیری امداد ہوئی ہو گئی آساں ہمکو

ہیں شرف پارہ جواہر بھی مقابل جسکے
وہ دیا آپ نے گنجینۂ قرآں ہمکو

کچھ خورشید قیامت کی ہو گرمی معلوم
ابر رحمت ہو ترا سایۂ داماں ہمکو

آپ ہی کا تو یہ صدقہ ہے رسول الثقلین
کہ ملی دولت دیں دولت ایماں ہمکو

رخ گلرنگ محمد جو نہیں پیش نظر
صلی اللہ علیہ وسلم
نظر آتا ہے تو خار ای گل خنداں ہمکو

لذت زخم جگر کم نہیں ہوتی زنہار
شور بختی کا ملا ہے وہ نمکداں ہمکو

نشتر خار مدینہ سے تو کھولی ہے فصاد
ورنہ منظور نہیں فصد رگ جاں ہمکو

ہم فقیروں کا ہو بستر ترے در پہ یا شاہ
دیجیے حکم حضوری کہ ہے ارماں ہمکو

دیکھ لی دشت مدینہ میں بہار جنت
نظر آئے گل تر خار بیاباں ہمکو

٩٧
کس زباں سے ہو ادا شکر خدا ای ممتاز
کہ کیا خسرو عالم کا ثنا خواں ہمکو
٩

دیکھو آئے خدا کو شہ ابرار کو دیکھو
اوج شرف احمد مختار کو دیکھو
صلوة اللہ علیہ ابداً ابدا

شاداب کیا شرع نے تا عرب برس کر
ابرِ کرم سیدِ ابرار کو دیکھو

اعجاز بھی دیکھے مگر ایمان نہ لائے
کفار کے انکار کو اصرار کو دیکھو

انکارِ نبوت نہ کرو اے تو لعینو
دو ٹکڑے ہوا ماہ تو انوار کو دیکھو

باطل کو مٹاتی ہے تو چمکاتی ہے حق کو
اے اہلِ نظر شاہ کی تلوار کو دیکھو

مقہورِ خدا ہونگے بچینگے نہ غضب سے
تکذیبِ نبی کرتے ہیں کفار کو دیکھو

پہنچے ہوئے نعلین گئے عرشِ بریں پر
اس مرتبۂ احمدِ مختار کو دیکھو

ہیں ناصیہ سا سنگِ درِ شاہِ زمن پر
کس اوج پہ ہے طالعِ زوار کو دیکھو

۱۵	کیا دیکھتے ہو دفترِ اعمال تم اپنا ممتاز حسنیں رحمتِ غفار کو دیکھو	۹۸

رسولِ خدا ہو حبیبِ خدا ہو
امامِ رسل خواجۂ دوسرا ہو

کمالات میں اپنے سب سے جدا ہو
تم اے شاہِ لولاک خیر الوریٰ ہو

تمہیں رونقِ محفلِ اصطفا ہو
تمہیں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سرِ انبیا ہو

نہ احمد احد میں جدائی ذرا ہو (صلوٰۃ اللہ علیہ)
خدا بھی ادھر ہو جدھر مصطفیٰ ہو

نگاہِ غضب سے تری بے ضیا ہو
قمر ہو کہ خورشید ہو یا سہا ہو

ترا مثل پیدا ہوا ہی نہیں ہے
کرے کوئی ثابت جو کوئی ہوا ہو

ترا کفش خانہ وہ دولت کدہ ہے
جہاں بینوا شاہ کشور کشا ہو

ہر ایک خیر و خوبی کے باشاہِ کونین
تمہیں مبتدا ہو تمہیں منتہا ہو

تمہاری بدولت ہیں کیا کمی ہے
سحابِ کرم ہو محیطِ عطا ہو

وہ دل دل ہے جس میں تصور ہو تیرا
ہے اہلِ نظر جو تجھے دیکھتا ہو

گدائی در شاہ کونین ہو کر
ہوئے تم شہنشاہ ای بادشاہو

تمھاری ہی خرمن کے سب خوشہ چیں ہیں
پیمبر ہوں یا زمرۂ اولیا ہو

شعاعوں سے جسکے ہیں آفاق روشن
تم ای ماہ یثرب وہ شمس الضحیٰ ہو

کسیکو جو ملنا ہو احسان حق ہیں
وہ محبوب حق پہ فدا ہو فدا ہو

۹۹ — شفاعت کے محتاج ممتاز سب ہیں
گنہگار ہو کوئی یا پارسا ہو — ۹

چاہیے کوئی صراحی نہ کوئی خم مجھکو
مستی عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گم مجھکو

خواب ہی میں کسی شب روضۂ انور دیکھوں
نگہ شوق پہ اپنے ہو تقدم مجھکو

سر کے بل دوڑ کے جاتا ہوں مدینے کی طرف
ہوں میں دریا تو مرا شوق تلاطم مجھکو

چشمۂ آب بقا پہ بھی وضو میں نکروں
خاک طیبہ جو ملے بجائے تیمم مجھکو

وجد میں آکے یکایک میں تڑپ جاتا ہوں
آپ کا ذکر ہے آوازۂ ترنم مجھکو

آستان شہ دیں سے نہ اٹھوں گر کبھی
لب مجھ سے مسیحا جو کہیں قم مجھکو

وحشت عشق پیمبر میں اڑا جاتا ہوں
ایکدن دیکھتے رہ جائینگے مردم مجھکو

خندۂ زیر لبی غنچہ کا دیکھا نگیا
آگیا یاد جو حضرت کا تبسم مجھکو

۱۰۰ — شافع حشر ہے محبوب خدا ای ممتاز
ہو عبث کثرت عصیاں سے توہم مجھکو — ۵

آج کل کیسے مدینے اب چلو
ہو تیارت جلد روز و شب چلو

ہند جیسے ملک میں رکھا ہے کیا
ایک دو کیا سو کہو یثرب سب چلو

جاتے ہو طیبہ کو واپس آنیکو
نیت ہجرت کرو تم جب چلو

خوب سمجھو پھیر الی اللہ ہی رجوع	ہے کریں سوئے حبیب رب چلو

١٠١	لو اسے سیدم تم رہ ملک عرب اور اے ممتاز احمد کے چلو	١٧

مرسل کیا خدا نے بشیر و نذیر کو — مومن لینگے خلد کو کافر سعیر کو

دیکھا ہو جسنے اسکے رخ بے نظیر کو — کیا آنکھ اوٹھا کے دیکھے وہ ماہ منیر کو

اسکے کہیں سوا وہ مقرب خدا کے ہیں — جو ہو حضور شاہ تقرب وزیر کو

دوزخ میں منکران نبی بھیجتے رہیں — سنتا ہی کون انکی شہیق و زفیر کو

کیوں شبہ اہل کفر کو ہی معجزات میں — قدرت ہی سب طرح کی خدا کو قدیر کو

دست گہر فشان پیمبر وہ ہم عطا — کرتا ہی آب آب سحاب مطیر کو

اس محبس فراق میں کب تک پڑا رہوں — حکم نجات قید سے دیجے اسیر کو

دیدار مصطفی کی ہو دولت مجھے نصیب — کر دی تو بادشاہ الہی فقیر کو

پہنا ہو جسنے خلعت خاک در حضور — کیا زیب تن کرے وہ لباس حریر کو

نسبت نہیں ہے شربت دیدار شاہ سے — جوے شراب جوے عسل جوے شیر کو

گستاخ مصطفی سے ہو کچھ جو صلہ ہوا — بو جہل جیسے خوار و ذلیل و حقیر کو

دیتے مجھے بھی مدح سرائی کا کچھ صلہ — روح القدس کا فیض ملا ہی صفیر کو

مجھ ناتواں کو کون اوٹھاتا پکڑ کے ہاتھ — گر بھیجتا خدا نہ مرے دستگیر کو

دونوں جہاں کے شاہ نے کھائی تمام عمر — کیا پوچھئے ہو لذت نان شعیر کو

وہ تو فقیر کے بھی ہی محتاج بیشتر — نخوت کی جا ہی چاہیئے خجلت امیر کو

کیا سرد مہر اہل زمانہ ہیں الحفیظ — آب آب کر دیا کرہ زمہریر کو

ہمت کا مقتضا نہیں تمناؔ چھوڑنا
منظور جانگر کسی امرِ خطیر کو

زندانِ فراق سے نکالو — بیڑی کو الم کی کاٹ ڈالو
ہے قیدِ فرنگ خطۂ ہند — یا شاہ مدینے میں بلا لو
میرا بھی سلام عرض کرنا — اے مکہ مدینے جانے والو
ہے بارِ گناہ سر پہ بھاری — گرنے کو ہوں ہیں تھمے سنبھالو
کشتی مری پڑ گئی بھنور میں — ہو جاؤں نہ غرق ہیں بچا لو
سر پہ ہو ہمارے سایۂ لطف — گلزارِ نبیؐ کے نونہالو
ہوتا ہے گناہوں سے جو ظاہر — بحرِ غمِ شاہ میں نہا لو
ہے کالی بلا شبِ جدائی — سر سے مری اس بلا کو ٹالو
دیتے ہو ہمیں تکالیف — اے اہلِ دل کی تو تم دعا لو
اک دن غمِ شاہ آئیگا کام — خوننابۂ دل بہا کے پالو
کچھ کھیل نہیں ہے عشقِ گیسو — افعی کے نہ منہ میں ہاتھ ڈالو
ایماں سے چراتے ہو تم آنکھیں — اے اہلِ کتاب دیکھو بھالو
کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہیں — دل سے مرے حسرتیں نکالو
فرقت میں بہا دئے ہیں دریا — مجھ سے نہ ملاؤ آنکھیں نالو
اے صحرائے عرب کے کانٹو — دامن پکڑو نہ مجھے بٹھا لو

تمناؔ مجھے چار دن کے صدمے
مہجوریِ شاہ میں اوٹھا لو

۱۳	۴۳ ردیف ہای ہوز ۳	۱۰۳

اے محمد تری کیا شان ہے اللہ اللہ
(صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ و سلم)
سب رسولوں میں تو سلطان ہے اللہ اللہ

نعمت شاہ کا کیا خوان ہے اللہ اللہ
ایک عالم ہے کہ مہمان ہے اللہ اللہ

لیگئے خلد میں دوزخ سے بچا یا ہمکو
آپکا کسقدر احسان ہے اللہ اللہ

یاد گیسوی پیمبر میں نہ سودا ہو جائے
دل شیدا وہ پریشان ہے اللہ اللہ

کھول دو بہر خدا عقدۂ مشکل میرا
حل مشکل تمہیں آسان ہے اللہ اللہ

سر کو رکھکر نہ اوٹھاؤں قدم سرور سے
یہی حسرت یہی ارمان ہے اللہ اللہ

مال کیا مال ہے اور دل کی حقیقت کیا ہے
آپ پر جان بھی قربان ہے اللہ اللہ

آستان شہ آفاق ہے تخت شاہی
وہ تو ہے شاہ جو دربان ہے اللہ اللہ

یا محمد کے سوا کچھہ نہیں آتا اوسکو
(صلوۃ اللہ علیہ)
اونکے عاشق کی یہہ پہچان ہے اللہ اللہ

زیب کرسی ہوئے معراج میں محبوب خدا
عرش بھی آپ کا ایوان ہے اللہ اللہ

مرض عشق پیمبر میں شفا کا کیا ذکر
موت کا میری یہہ سامان ہے اللہ اللہ

صدق دعوی کے لئے مہر نبوت اونکی
نقش دل پر ہو وہ برہان ہے اللہ اللہ

۱۱	فتنۂ حشر سے ممتاز ہوں کیوں خائف ہم شہ دیں پر ہمیں ایمان ہے اللہ اللہ	۱۰۴

یارب ہو ربط میری دعا کو اثر کے ساتھہ
فردوس میں مقام ہو خیر البشر کے ساتھہ

جب آنکھہ بند کی تو مدینے پہونچ گئے
محروم دید سے تھی حجاب نظر کے ساتھہ

جوش سرشک ہجر نبی میں ہے بطرح
بہ جائیں دل کے ٹکڑے نہ خون جگر کے ساتھہ

داغ غنچۂ مراد ہوا ہی جسم ناتواں — اوڑ کر پہونچ مدینے نسیم سحر کے ساتھ

جو عمر خضر میں بھی کسیکو ہو نصیب — دولت وہ ہاتھ آئی تری اک نظر کے ساتھ

اوس روئی تابناک کو دیکھے جو اک نگاہ — کھل جائیں آنکھیں چرخ کی شمس و قمر کے ساتھ

اوٹھا سر نیاز نہ اپنا کسی طرح — ہی ارتباط خاص تری سنگ در کے ساتھ

خضر طریق طیبہ ہی جب شوق دل مرا — جانا ہی کیا ضرور مجھے راہبر کے ساتھ

جیسے شفیق امت عاصی کے ہیں حضور — الفت کسی پدر کو کہاں ہی پسر کے ساتھ

ای چارہ گر علاج تو کر اپنی عقل کا — سودا ہی عشق شاہ تو ہی میری سر کے ساتھ

۱۰۵ — ممتاز احمد آپ ہوتے مدینے میں
ہوتا جو ربط نالۂ دل کو اثر کے ساتھ — ۱۸

مریض درد فرقت ہوں دوا دو یا رسول اللہ — جمال جانفزا اپنا دکھا دو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اوٹھایا صدمۂ زنداں مگر پھر بھی نہ چھٹا ہا — کہ بدخواہوں کو اپنے بد دعا دو یا رسول اللہ

کلیجا تھام کر نور تجلی اک نظر دیکھوں — حجاب عارض روشن اوٹھا دو یا رسول اللہ

یہی حسرت ہی پھر بھی کشتگان تیغ الفت ہوں — شہیدان محبت کو جلا دو یا رسول اللہ

بسان بخت خوابیدہ پڑا ہوں خواب غفلت میں — مجھے تم خواب میں آکر جگا دو یا رسول اللہ

لگی ہی لو بہت کانوں کو الحان مبارک کی — لب معجز بیاں سے کچھ سنا دو یا رسول اللہ

مزا آجائی الفت کا تم اپنی شمع عارض پر — مری پروانۂ دل کو جلا دو یا رسول اللہ

جلا جاتا ہوں دود آہ سے گھٹتا ہی دم میرا — مری اس آتش غم کو بجھا دو یا رسول اللہ

جہاں تاریک ہوا ایسا کہ دن کی رات ہو جائے — ترے کاکل جو عارض کو چھپا دو یا رسول اللہ

مری بگڑی ہی میں کیا کیا کام دور چرخ کے ہاتھوں — کرو امت نوازی اور بنا دو یا رسول اللہ

اودھر اعمال بد ہیں ادھر دوزخ ہی منہ کھولے
مجھے قہر الٰہی سے بچا دو یا رسول اللہ

مشام جاں ہی قوت آئی فرحت دل کو حاصل ہو
جو اپنا گیسوئے مشکیں سنگھا دو یا رسول اللہ

وہ ہرگز اوٹھہ نہیں سکتا ہی بعث و نشر سے پہلے
جسے تم اپنی نظروں سے گرا دو یا رسول اللہ

نشاں اوس بے نشاں کا ڈھونڈھے سے مل نہیں سکتا
مثال نقش جسکو تم مٹا دو یا رسول اللہ

تڑپتی ہی نگاہ شوق اور مشتاق ہیں آنکھیں
جمال باکمال اپنا دکھا دو یا رسول اللہ

سیہ کاری میں گو میں فرد ہوں لیکن شفاعت سے
مجھے جنت میں لیجا کر بٹھا دو یا رسول اللہ

نکلکر دشت فرقت سے قدمبوسی کو حاضر ہوں
کوئی ایسا مجھے رستہ بتا دو یا رسول اللہ

یہی ممتاز نزع اس کا وقت دستگیری ہی
جہنم سے بچالو بخشوا دو یا رسول اللہ

۱۰۶	ردیف یائے تحتانی	۲۴

دلنشیں وہ جلوہ جانانہ ہی
جیسے شمع طور بھی پروانہ ہی

عشق پیغمبر سے جو بیگانہ ہی
عقل سے بیگانہ وہ دیوانہ ہی

ہی نشان عاشقی دیوانگی
جو ترا دیوانہ ہی فرزانہ ہی

جب تڑپتا ہو تصور آپ کا
دل میں آبادی کہاں ویرانہ ہی

اک نگاہ لطف دم آنکھوں میں ہی
کیا تغافل نرگس مستانہ ہی

کاکل پیچاں میں رکھئے باندھ کر
سر بصحرا ہو نہ دل دیوانہ ہی

اور بھی روئینگے عشق شاہ میں
اشک کیا ہی گوہر یکدانہ ہی

ہونٹوں میں اک مستی الست ای محتسب
پاؤں میں جو لغزش مستانہ ہی

پھر گیسو نذر ہو میری قبول
یہہ دلِ صد چاک رشکِ شانہ ہی

تھا شبِ اسرا زبانِ عرش پر
اللہ اللہ کس کا تو مہمانہ ہی

شوکتِ اسلام کہتی ہی یہی
سرکشوں پر جزیہ تو جرمانہ ہی

تیری سودائی محبت کے لئے
نقدِ جانِ عاشقاں بیعانہ ہی

جزوِ اعظم ضبط ہی جب یہہ ہو
عشق کیا ہی فعلِ مجنونانہ ہی

بادشاہی کرتے ہیں تیرے فقیر
فقر میں بھی شوکتِ شاہانہ ہی

ہم تو پانی بھی نہ پیتے ہند میں
اس سے بھی مجبورِ آب و دانہ ہی

وحدتِ عرفاں کے ہیں مستِ شراب
مشربِ عشاق گو رندانہ ہی

آشیا کی طرح پہونچے گا تجھے
تیری قسمت کا جہاں جو دانہ ہی

کلمۂ طیب ہی دل پر مرتسم
خلد میں جائیگا یہہ پروانہ ہی

مخبرِ صادق کا صادق قول ہی
بحرِ رحمت اشکِ بیتابانہ ہی

جب ہوا لبریز ڈوبا آدمی
زندگی کا بھی عجب پیمانہ ہی

رہتے ہیں خدام کس آرام سے
روکشِ جنت ترا کاشانہ ہی

محوِ لذت وہ کسی کی کیا سنے
جسکے زیبِ لب ترا افسانہ ہی

مستِ عشقِ ساقیِ کوثر ہو تو
کیا صدائے دلکشِ پیمانہ ہی

۱۳	چل مدینے ہند سے ممتاز تو کچھ بھی تجھ میں ہمتِ مردانہ ہی	۱۰۷

عینِ ایماں ہی تو لائے رسولِ عربی
نشۂ وحدتِ عرفاں کے لئے کافی ہی

ہیں وہ کافر جو ہیں بیزارِ رسولِ عربی
قطرۂ بادۂ مینائے رسولِ عربی

نکلی ہیں کوثر و تسنیم جس سے نہریں
اللہ اللہ وہ ہے دریائے رسولِ عربی

منھ میں کیفِ دو جشمہ کے پانی بھر آئے
دیکھ کر ساغرِ صہبائے رسولِ عربی

نقلیں مشتاقوں نے لیں اوسکی تبرک کیطرح
وہ لکھا جسنے سراپائے رسولِ عربی

گر گیا مارے خجالت کے زمیں میں شمشاد
واہ کیا ہے قدِ زیبائے رسولِ عربی

انبیا ایک کے بعد ایک ہزاروں گذرے
نہوا ایک بھی ہمتائے رسولِ عربی

وحشت اوٹھتی ہے تو جاتا ہوں مدینے کیطرف
سر میں رکھتا ہوں میں سودائے رسولِ عربی

بڑھ گیا مہرِ درخشاں سے درخشانی میں
واہ وا ذرۂ صحرائے رسولِ عربی

حسنِ محبوبِ ازل کی جسے مشتاق ہو
دیکھ لے وہ رخِ زیبائے رسولِ عربی

کیوں نہوں حور و ملک سے بھی فزوں تر زوار
طیبہ پاک ہے ماوائے رسولِ عربی

جیب سے پھر نہ نکالیں یدِ بیضا ہرگز
دیکھیں موسیٰ جو کفِ پائے رسولِ عربی

۱۰۸

لیکے مخلوق سے تا خالقِ اکبر ممتاز
جسکو دیکھو وہ ہے شیدائے رسولِ عربی

۴۲

الغرض کونسی ساعت ہوگی
کہ شہِ دیں کی زیارت ہوگی

داخلِ خلد جو امت ہوگی
کسقدر آپکو فرحت ہوگی

روزِ محشر جو نہوگا دیدار
تو یہ جانو کہ قیامت ہوگی

عرض کرتے نہیں ہم صدمۂ ہجر
کہ حکایت میں شکایت ہوگی

جسکے دل میں نہیں ارمان تیرا
روزِ محشر اوسے حسرت ہوگی

کوئی ایسا بھی شقی نکلیگا
جسے حضرت سے عداوت ہوگی

وہی تصدیق کریگا تیری
جسکی قسمت میں ہدایت ہوگی

تم ہو محبوبِ الٰہی یا شاہ — تم سے کس کو نہ محبت ہوگی

اے خدا اب تو مدینے لے چل — مجھے تکلیف بھی راحت ہوگی

جز نعم لا نکہا سائل سے — کہیں ایسی بھی سخاوت ہوگی

گر نہیں ہے غمِ الفت تیرا — اہلِ عشرت کو مصیبت ہوگی

ہوگی عشاق کی محشر میں عید — کشتۂ دیں کی معیت ہوگی

ہم تو تکلیف میں ہیں فرقت کی — جسے ہوگی اوسے راحت ہوگی

کیسی شفقت ہے گنہگاروں پر — بیشتر اونکی شفاعت ہوگی

دیکھکر آپ کا وہ حسن و جمال — مہِ کنعاں کو بھی حیرت ہوگی

نفع ہی نفع ہے الفت میں تیری — کم کوئی ایسی تجارت ہوگی

آپ مل جائیگی جنت تمکو — عشقِ حضرت کی جو دولت ہوگی

کشتۂ تیغِ محبت کو تیری — نہ تمنائے شہادت ہوگی

ہوگی طیبہ میں میری روح مقیم — دارِ فانی سے جو رحلت ہوگی

وہی انکار کرے گا تیرا — جسکی قسمت میں نہ جنت ہوگی

مرتے دم تک نہیں جانیوالی — جیسی جس شخص کی عادت ہوگی

١٠٩	ساتھ لے توشۂ عقبیٰ ہشیار ورنہ محشر میں ندامت ہوگی	١٥

جو قول مصطفیٰ ہے وہ فصل الخطاب ہے — گویا زبان پاک خدا کی کتاب ہے

جیسا بیاض دہر میں تو انتخاب ہے — خیر الکلام بھی سخن لاجواب ہے

کالشمس فی النہار صفات ہیں آشکار — سب انبیا نجوم میں تو آفتاب ہے

استادہ دست بستہ ہیں خاصانِ کبریا — کیا بارگاہِ خسروِ عالیجناب ہے

جب تک کہیں غمِ شہِ کون و مکاں نہ ہو — بد تر کھنڈر سے بھی دلِ خانہ خراب ہے

زیبِ براق دیکھ کے رفرف سوار کو — حیران مثلِ آئینہ چشمِ رکاب ہے

ممکن نہیں سپاس ہمارے فکر کے — امت پر آپ کا کرم بے حساب ہے

شکر زباں سے نامِ نبی وجد آگیا — جان آگئی لبوں پہ عجب اضطراب ہے

فرمائیے کلیم کہ جز شاہِ مشرقین — دیکھے خدائے پاک کو کس کی یہ تاب ہے

باتیں چلی کٹی نکریں کیوں تری عدو — دل پاش پاش ہے تو کلیجا کباب ہے

ہے موت بھی حیات جو تیرے ہیں ذہن میں — اور یوں تو مر کے مردہ کی مٹی خراب ہے

اسلام ہے رسول اللہ کی شاہراہ — اے گمرہو چلو کہ یہی راہِ صواب ہے

جلوہ خدائے پاک کا ہم کو دکھا دیا — اللہ کیا نگاہِ رسالت مآب ہے

ہے منتظر جنہیں رہی حسنِ عاقبت — پیری سے بھی قبیح وہ حسنِ شباب ہے

۱۱۰	صہبائے عشق ہے جو رسولِ کریم کی ممتاز پی اوسے کہ وہ نعم الشراب ہے	۲۴

سبیل کھترا کے جو خیر الوریٰ سے — گیا دوزخ میں وہ راہِ خطا سے

پئے بخشائش امت خدا سے — کرینگے التجا اونکے نوا سے

جو عاقل ہو نہ ہو غافل خدا سے — کہ اک دن کوچ ہے دارِ فنا سے

تری فرماں بری کا روزِ میثاق — لیا اللہ نے عہد انبیا سے

وہ دریا دل ہے تو اے چشمۂ فیض — ہوئے سیراب جتنے آئے پیاسے

ہوا ہر کارِ مشکل سہل سے سہل — رسول اللہ کی ادنیٰ دعا سے

نہ بدلیں جان بلب جانباز تیری — تری دردِ محبت کو شفا سے

شقی صالح ہوئے صحبت سے تیری — نہ ہو زرِ خالص بنا مس کیمیا سے

رہا ہر اک ثنا گو منزلوں دور — سرِ شہ آفاق کی حدِ ثنا سے

خوشا بختِ رسا انکے جنہوں نے — سنا قرآں زبانِ مصطفیٰ سے

نہیں رکھتا ہے نسبت تاجِ شاہی — رسول اللہ کی نعلینِ پا سے

زہی شفقت کہ حضرت نے دعا کی — ہوا جب لعل ور سنگِ جفا سے

حمایت کو شفیعِ حشر ہونگے — نہیں ڈرتے ہیں ہم روزِ جزا سے

طفیلِ خسروِ دیں بزمِ امکاں — منور ہو گئی شمعِ ہدیٰ سے

سڑک اسلام کی ایسی بنادی — کہ سیدھے جا ملیں اپنے خدا سے

تری خاکِ کفِ پا ہے وہ اکسیر — اوٹھایا ہاتھ ہمنے کیمیا سے

پہنتا ہے جو تجھکو حلۂ خلد — محبت چاہیئے آلِ عبا سے

تری دل میں ہو روشن شمعِ عرفاں — لگا تو لو حبیبِ کبریا سے

وہ مومن ہی نہیں جسکو نہو عشق — صحابہ کی طرح آلِ عبا سے

اگر عشقِ نبی ہے چل مدینے — نہیں کچھ کام چلتا ادعا سے

عجب دردِ محبت میں ہے لذت — تنفر ہی رہا مجھکو دوا سے

نہیں وہ شمر ذی الجوشن سے کچھ کم — جو رکھے بغض شاہِ کربلا سے

اوٹھا کر خاک ڈالو ما کدر پر — پیو آبِ بقا خذ ما صفا سے

رہا کونین میں ممتاز خرسند
کہ الفت تھی ستم ہر دو سرا سے

۱۱۱

موت کا سامان عشق مصطفیٰ ہونے لگے
جلوۂ جاں بخش دیکھوں میں رسول اللہ کا
دیکھکر جاہ و جلال اوس شاہ کا معراج میں
میری خاک اور خاک یثرب میں ہے شان خدا
اُف نہ نکلے منھ سے اے دل ضبط ہی کچھ چیز ہے
نشۂ الفت میں تیری کچھ خبر مجھکو نہیں
روح راہی گلشن طیبہ کو ہو مثل نسیم
اے خدا ہم عاصیوں کی شرم تیری ہاتھ ہے
حق ہے رحمٰن اور محمد رحمة للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم
واہ واہ ای شافع محشر شفاعت سے تری

۱۱

یاالٰہی درد دل کا لا دوا ہونے لگے
روح جسم ناتواں سے جب جدا ہونے لگے
غرق دریائے تحیر انبیا ہونے لگے
ذرۂ ناچیز بھی شمس الضحیٰ ہونے لگے
عشق پیغمبر میں گو محشر بپا ہونے لگے
گرم جب ہنگامۂ روز جزا ہونے لگے
جب چراغ زندگی گل از صبا ہونے لگے
سر ہو گیا اونچا کہ ناطق دست و پا ہونے لگے
ورنہ دنیا ہی میں اعدا کو سزا ہونے لگے
داخل خلد بریں اہل خطا ہونے لگے

۱۱۲	مژدہ ای ممتاز احمد جنتی ہو جنتی جب تو محبوب خدا پر تم فدا ہونے لگے	۲۳

خدا ملتا ہے عشق شاہ دیں سے
گرفتار غم حضرت ہے ونزا
گنہگاروں کی بخشش کا خدا نے
تمہیں فریادرس ہو بیکسوں کے
خدا کے بعد تیرا مرتبہ ہے
تری خال رخ انور کی تعریف
شہ دیں سے جو رکھی دل میں کینہ

عیاں ہے صاف قرآن مبیں سے
دل شیدا ہے خوش جان حزیں سے
کیا وعدہ شفیع المذنبیں سے
مری فریاد ہے مولا تمہیں سے
محقق ہو گیا اہل یقیں سے
بری ہے اعتراض نکتہ چیں سے
اوڑا دو اوسکی گردن تیغ کیں سے

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك ... المذنبين ...

مرے دل سے نجاتا ای تصور
کہ آرایش مکاں کی ہی مکیں سے

تری باتوں پہ قرباں جان شیریں
جو شیریں تر ہی قند و انگبیں سے

ہوا نور محمد سے تو پیدا
مرکب جسم آدم ما و طیں سے

پیمبر کیوں نہیں مجھکو بلاتے
ہوئی تقصیر کیا اس کمتریں سے

تمنا ہے جو شہ ہر دوسرا کو
اوٹھائے ہاتھ وہ دنیا و دیں سے

کوئی میرے تصور کو تو دیکھے
کہ زائر ہوں مدینے کا یہیں سے

تعالی اللہ نبوت کا نگینہ
ہی نامی نام ختم المرسلیں سے

لگی ہی آگ عشق مصطفی کی
چلا جاتا ہوں آہ آتشیں سے

زلال چشمہ الطاف حضرت
مصفا ہی کہیں ماء معیں سے

ہوائے روضہ اقدس ہی جو ہیں
نکل آئیں نہ فردوس بریں سے

ذرا پاک اسپر جلوہ گر ہی
فلک پھرتا ہی ستر ما زمیں سے

سجود در سے تیری نور ایماں
چمکتا ہی میرے داغ جبیں سے

رہا ہے ہمارا پلہ بھاری
کہ اوٹھا بوجھ الفت کا ہمیں سے

ثنائے مصطفی ہر شعر میں ہی
مرے دیوان کو پڑھ دیکھو کہیں سے

زمیں جو خشک تھی ملک عرب کی
ہوا امواج بحر دیں ہمیں سے

دکھا مختار کو دیدار احمد صلوٰۃ اللہ علیہ
یہی ہی عرض رب العلمیں سے

9 — 113

جسکو غم فراق حبیب خدا رہی
ای عشق شاہ زخم جگر کا ہرا رہی

مرتا ہی اوسکو چاہئی زندہ وہ کیا رہی
داغوں سے باغ باغ دل مبتلا رہی

ہندوستان سے ہم تو مدینے میں آ رہے
جانا ہو جسکو گلشنِ جنت میں جا رہے

سودائی الفتِ شہِ عالم پناہ میں
پروا نہیں ہے ہمکو کہ سر جائے یا رہے

ہو میری شرم اے دلِ بیتاب تیرے ہاتھ
ہجرِ رسول میں یونہیں محشر بپا رہے

عشقِ رسولِ پاک میں دل باغ باغ ہے
یہ باغ ایجاد یونہیں پھولا پھلا رہے

اے چارہ ساز دیکھ نہ اسکو نکالنا
تلوے میں میرے خارِ مدینہ چبھا رہے

اونکے جمالِ پاک میں جلوہ خدا کا ہے
اہلِ نظر کو چاہیئے شوق افگار رہے

دنیا جو قید خانہ ہے مومن کیواسطے
ممتاز ہم مقیدِ رنج و عنا رہے

مرحبا رنگِ رسالت کے جمانے والے
نقشِ باطل کی طرح شرک مٹانے والے

ہوں محمد کہ محمد سے گھرانے والے
اہلِ عصیاں کو ہیں دوزخ سے بچانے والے

صلی اللہ علیہ وسلم

داغ پر داغ ہیں تیرے غم کے اوٹھانے والے
پاس کوڑی نہو لیکن ہیں خزانے والے

بیشتر سب سے ہیں فردوس میں جانے والے
رہنمائی سے تری راہ پہ آنے والے

ایک نظر میں بھی تو دیدار مبارک دیکھوں
جلوہ حسن سے دیوانہ بنانے والے

آنکھ اوٹھا کر بھی نہیں دیکھتے شاہوں کی طرف
گردنیں پائے مبارک پہ جھکانے والے

جاتے ساتھ شبِ دیں کے نہ تا منزلِ قدس
سدرہ تک حضرتِ جبریل تھے جانے والے

نقدِ جاں خسروِ عالم پہ فدا کرتے ہیں
مال کیا اوسکو سمجھتے ہیں لٹانے والے

ہوتے عیسیٰ کی طرح تابعِ شرعِ نبوی
انبیا اور بھی ہوتے اگر آنے والے

مشعلِ دینِ الٰہی ہوئی دونی روشن
جل بجھے دیکھ کے جسے تھے بجھانے والے

مہد سے تا بلحد فکر رہی امت کی
حبذا ہیں غمِ امت کے اوٹھانے والے

حشر کی دھوپ کا کیا غم ہو گنہگاروں کو | ہیں نبی دامن رحمت میں چھپانے والے

آتش کفر کو کوئی نہ بجھا سکتا تھا | آپ آتے نہ اگر اوسکو بجھانے والے

۱۱۵

تشنہ لب تشنہ دہن تشنہ جگر ہے ممتاز
اے مری شربت دیدار پلانے والے

۱۲

محشر میں ہے سبیل مدینہ لگی ہوئی | پیاسوں کی بھیڑ ہے سر کوثر لگی ہوئی

دل کو نہیں ہے آپکی ٹھوکر لگی ہوئی | کیوں آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی

کیا دخل نیند آئے فراق رسول میں | کانٹوں کی باڑ ہے سر بستر لگی ہوئی

سوز غم نبی میں ہیں یکساں دل و جگر | دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

تشریف لائیں خواجۂ عالم خوشا نصیب | ہے چشم انتظار سوئے در لگی ہوئی

دریا دلی سے ساقی کوثر نے خم دیا | پیاسوں کی تاک تھی سوئے ساغر لگی ہوئی

ہے مہبط ملائکہ درگاہ شاہ دین | ہے ڈاک قدسیوں کی برابر لگی ہوئی

ایمان لاؤ مہر نبوت کو دیکھکر | مہر خدا ہے یہ سر محضر لگی ہوئی

سرمے کی احتیاج نہیں میری آنکھ میں | ہے خاک آستانۂ سرور لگی ہوئی

کہتے ہیں جسکو دولت کونین مستمو | قدموں سے شاہ کے ہے مقرر لگی ہوئی

دل باغ باغ ہے کہ مری نخل عمر میں | ہے عشق شہ کی شاخ ثمرور لگی ہوئی

۱۱۶

چلتا ہے اب مدینے میں ممتاز سر کے بل
ہے اسکو یاد آگے کی ٹھوکر لگی ہوئی

۱۳

آتش عشق پیمبر میں ہوں جلنے کے لیے | شمع ساں خاطر سوزاں ہے پگھلنے کے لیے

پرورش میں نے نہیں کی ہوئی کس خوبی سے | آگیا جب تری آغوش ہے پلنے کے لیے

اشک رکتے نہیں کثرتِ غمِ فرقت ہیں — دیدۂ تر مرے چشمے ہیں ابلنے کے لئے

ہجرِ محبوبِ خدا میں غم و افسوس کرو — آنکھیں رونے کے لئے ہاتھ ہیں ملنے کے لئے

تپشِ سر میں فرو ابھی نہیں گھبراتا ہوں — مشغلہ خوب ہے کچھ جی کے بہلنے کے لئے

تیرے کوچہ کی زمیں پکڑی ہے اوٹھتا ہی نہیں — دل سلامت رہے پہلو میں مچلنے کے لئے

کیا غمِ عشقِ نبی ہے نہ خوشی سے بدلوں — دے کوئی لاکھ طمع مجھکو بدلنے کے لئے

خواہ ٹھوکر لگے یا پانوں کسیکا پھسلے — نام مولیٰ کا مجرب ہے سنبھلنے کے لئے

اونکے الطاف سے اک روز نکل جائینگے — تپ ہیں دل میں جو ارمان نکلنے کے لئے

آپنے ٹال دی ہر ایک بلائے محشر — جو گنہگاروں سے آئی تھی نہ ٹلنے کے لئے

اے غمِ شاہ تو گھبرا کے کہاں جاتا ہے — دل سے بہتر نہیں جا کوئی ٹہلنے کے لئے

١١	آؤ مشتاقِ مدینہ کو چلیں بسم اللہ قافلہ ہند کا طیار ہے چلنے کے لئے	١٠

مژدہ اے اُمت شفیعِ عاصیاں پیدا ہوئی — رحمتِ عالم شہنشاہِ زماں پیدا ہوئی

نکتۂ ایجادِ عالم اب سمجھ میں آ گیا — وجہِ تخلیقِ زمین و آسماں پیدا ہوئی

نام بھی اون بے نشانوں کا کوئی لیتا نہیں — فی الحقیقت تری دشمن بے نشاں پیدا ہوئی

مدح کی جب شاہ کی بسمل ہوئی کٹ کر عدو — دیکھنا کیا جوہرِ تیغِ زباں پیدا ہوئی

امر بالمعروف کرنے اور سننے کے لئے — جسم میں انسان کے گوش و زباں پیدا ہوئی

پھول جھڑتے ہیں دہانِ پاک سے وقتِ کلام — لعلِ رنگیں مصطفیٰ کے گلفشاں پیدا ہوئی

تہنیت خواں ہیں ملائک ہر طرف ہے شور غل — خسروِ لولاک شاہِ انس و جاں پیدا ہوئی

فقر اور فاقے میں بھی یہ تھی ترقی فیض کی — دو گئے دو کی جگہ سو امیناں پیدا ہوئی

دیے راہِ خدا میں واہ کیا ایثار تھا	فقر و فاقہ میں اگر دو قرض نان پیدا ہوئی

١١٨	ہمسائی تمنا آ احمد چھپ رہا جاتا نہیں دردمند ہجر میں پھر فغاں پیدا ہوئی	١٩

اوترتی ہیں بلائیں آسماں سے	رہے نامِ نبی جاری زباں سے
ہوئی کافور ساری ظلمتِ کفر	فروغِ ملتِ شاہِ زماں سے
کئے شق سینۂ دشمن الٰہی	ہو تصفیہ حضرت جبرئیل ہاں سے
معترف ہو کے بھی پڑھیں صحیفے	بیانِ شانِ شاہِ مرسلاں سے
فصیحانِ عرب کو حسد آیا	کہا جب کچھ لبِ معجز بیاں سے
ستایش شاہ کے خوانِ کرم کی	سنے کوئی زبانِ میہماں سے
رسول اللہ پہ ایمان لاکر	بچی خلقت عذابِ جاوداں سے
شفا ملنے سے اپنے کچھ دوا دو	بہت بےچین ہوں دردِ نہاں سے
الٰہی صدمۂ دردِ شر دیں	نہیں اٹھتا ہے جانِ ناتواں سے
کرینگے دستگیری عاصیوں کی	یہ ہے امید شاہِ انس جاں سے
وہی وحیِ خدائے لم یزل ہے	کہا جو آپ نے اپنی زباں سے
شہِ کونین پہنچے لامکاں تک	شبِ اسرا گذر کر آسماں سے
منور ہو گیا کاخِ نبوت	تجلیِ شہِ کون و مکاں سے
ثنا خواں ہوں حبیبِ کبریا کا	یہ ظاہر ہے مرے حسنِ بیاں سے
طفیلِ عشقِ پیغمبر الٰہی	بچا آفتِ چشمِ بتاں سے

مدینے کو چلو تمنا آ احمد

۱۱۹ — کرو ہجرت کہیں ہندوستاں سے — ۱۰

آج کل دھوم تری دستِ گہربار کی ہے
جس طرف دیکھئے بارشِ زرِ شہوار کی ہے

پیش ہو کر سیدن حکمِ حضوری نکلا
دفترِ خاص میں عرضی جو غمخوار کی ہے

لیلیا مول گناہوں کو شفاعت کے عوض
قسمت اپنی تو یہ ہمت بھی خریدار کی ہے

بہرِ تعظیمِ شہ کون و مکاں ہیں قائم
ورنہ کیا وجہ قیامِ در و دیوار کی ہے

ہوگیا فرش سے تا عرش منور عالم
کیا تجلی تری رخسارۂ انوار کی ہے

اے مسیحا نگہِ لطف ادھر بھی ہو جائے
جاں بلب ہوں میں یہ حالت ترے بیمار کی ہے

لوٹنا کانٹوں پہ ہے ہند میں رہنا کیا ہے
اپنی قسمت میں زمیں وادیِ پُرخار کی ہے

مشرق اور مغرب سے مشتاق چلے آتے ہیں
ہفت اقلیم میں شہرت تری سرکار کی ہے

آپ حامی ہوں محشر میں تو اے شافعِ حشر
بخشش آساں کہیں مجھ سے گنہگار کی ہے

۱۲۰ — شرم سے کثرتِ عصیاں کے پڑا روتا ہے
کچھ خبر آپ کو ممتازِ سیہ کار کی ہے — ۱۴

کی رسولِ عربی نے جو شفاعت میری
مشکل آسان ہوئی روزِ قیامت میری

میرے آقا کو پسند آئی جو خدمت میری
ناز کرنے لگی تدبیر پہ قسمت میری

مقتضی کب ہے شکایت کی محبت میری
جو ہے منظور انھیں وہ ہے سعادت میری

ضیق میں جان ہے اے مہرِ رسالت میری
ہے مگر روزِ قیامت شبِ فرقت میری

دین و دنیا میں کسی طرح نہیں بچ سکتا
تم بلاؤں سے نہ کرتے جو حفاظت میری

چشمِ بیمار کا بیمار ہوں آ کر دیکھے
رحمتِ خاص کو لازم ہے عیادت میری

تیرے محبوب کی الفت کے سوا یا اللہ
اور دنیا میں نہیں کوئی عبادت میری

بات تھی کونسی باقی مری رسوائی ہیں — روز محشر نہ بچا لیتے جو وہ عزت میری
وقت نازک ہیں دم نزع مدد کی تمنے — اور یوں تو نہ سنبھلتی کبھی حالت میری
بندۂ خواجۂ کونین ہوں کیا غم ہے مجھے — خون رلوائیگی دشمن کو عداوت میری
تیرا محبوب جو راضی ہو تو سب کچھ پایا — اور کچھ نعمت سے یارب نہیں غایت میری
صدمۂ ہجر پیمبر ہیں کہاں اس قابل — کہ سنبھالے سے سنبھلجائے طبیعت میری
کیا رسول عربی سید نہیں ہیں حامی — نہیں کرتا نہ کرے کوئی حمایت میری

۱۲۱

ایجداد وہ کہیں ممتاز ہمارا ہے غلام
میں کہہ دوں عرض کہ اللہ رہی عزت میری

۱۰

دعا میں سید کے تاثیر ایجداد ے — رسول پاک سے مجھکو ملا دے
جگہ تحت الثریٰ بھی اوسکو کیا دے — نظر سے جسکو پیغمبر گرا دے
نگاہوں کی طرح اوٹھ اوٹھکے دل کو — مزا ای درد عشق مصطفیٰ دے
مدد ای جذب دل میں ناتواں ہوں — در مولیٰ پہ لیجا کر بٹھا دے
حبیب کبریا کی دولت عشق — نہیں ملتی مگر جسکو خدا دے
لگی ہے چاٹ عشق مصطفیٰ کی — کوئی دنیا کی نعمت کیا مزا دے
جو گلشن میں وہ آئیں بہر گلگشت — بجائے سبزہ گل آنکھیں بچھا دے
مزا جینے کا ہے عشق نبی سے — خدا سب کو یہی درد لادوا دے
شمیم مشکبوئے باغ یثرب — صبا تو ہند میں ہمکو سنگھا دے

تقاضا عشق کا ممتاز یہ ہے
کہ سب کچھ یاد مولیٰ میں بھلا دے

۱۲۲

محبوب کبریا جو طرفدار ہو گئے
موزوں جو نعت میں سبک اشعار ہو گئے
آئی نہ ہم پہ آنچ ذرا تیغ حشر کی
تیغ حیات سے تری بدخواہ کیا چھٹے
جاتے تھے جو جناب رسول کریم سے
ظلمت عدم کی دونوں جہاں پہ چھا گئی
کشتی نجات کی ہی شفاعت حضور کی
کیا فیض پائے سرورِ عالیجناب ہی
وہ شکل چاند سی شب معراج دیکھکر
بازارِ حشر میں کوئی گاہک نہ تھا مرا
اوسکے گناہ ہو گئے سرمایۂ نجات
ہم سے اگر کسی نے کہا جھوٹ موٹ بھی

۱۲۳

محو دا لقیا کے سید کار ہو گئے
آب آب شرم سے ڈر شہوار ہو گئے
سینہ سپر شہنشہ ابرار ہو گئے
قہر خدا میں اور گرفتار ہو گئے
دوزخ کے تھے وہ کندی کہ فی النار ہو گئے
چمکا جو اونکا نور پر انوار ہو گئے
جو ڈوبنے کو حشر میں تھے پار ہو گئے
رشک بہشت وادی پُر خار ہو گئے
قربان شد ثوابت و سیار ہو گئے
جنس گناہ کے وہ خریدار ہو گئے
جنکے شفیع احمد مختار ہو گئے
صلی اللہ علیہ وسلم
سچ مچ مدینے چلنے کو طیار ہو گئے

۱۲۳	ہمتا ز سر کے بل نہ چلے تم مدینے میں لینے چلے ثواب گنہگار ہو گئے	۱۶

ذکر کسکا خدا کی طاعت ہی
جوش زن چشمۂ شفاعت ہی
اتنے نبیوں میں جز رسول کریم
آپ سے اور ملائے دشمن آنکھ
دیکھکر عارض حبیب خدا

یاد تیری مگر عبادت ہی
عاصیوں پر خدا کی رحمت ہی
کوئی بھی خاتم النبوت ہی
وہ ہی کیا اوسکی کیا حقیقت ہی
آئینہ ہی کہ محو حیرت ہی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وکان لی فی النبیین
شفاعت عظمیٰ

فصحا دیکھتے ہیں مونھہ اونکا — کیا فصاحت ہی کیا بلاغت ہی

مثل تاروں کے چھپ گئے ادیان — پھر تاباں تری شریعت ہی

ذاتِ اطہر ہی مجمع البحرین — حسن صورت ہی حسن سیرت ہی

شاہِ لولاک ہی رسول اونکا — کس قدر خوش نصیب امت ہی

دیکھکر معجزے کریں انکار — منکروں کی بڑی شقاوت ہی

آپ یکتا ہیں سب رسولوں میں — پھر اثبات آیت آیت ہی

جسنے چاہا اونھیں خدا سے ملا — اون کی چاہت عجیب چاہت ہی

عشق خیر الورا سے ہی معمور — سینہ کیا ہی کہ گنجِ دولت ہی

تحفۂ بارگاہِ یزدانی — سید المرسلیں کی الفت ہی

الحمد اجاؤں میں مدینے کو — مجھکو بھی آرزوئے جنت ہی

۱۲۴	ایسی امت میں ہوں میں ای ممتاز شان ہیں جسکی خیر امت ہی	۱۲۳

وجہ ہستی جو نہ انوار تمھاری ہوتے — ماہ و خورشید نہ ہوتے نہ ستارے ہوتے

شرطِ الفت میں تری جیت ہماری جب تھی — کہ ہم اس دل کی طرح جان بھی ہارے ہوتے

دن بدن اور بنانے سے بگڑتے جاتے — کام امت کے جو تمنے نہ سنوارے ہوتے

ہوتے کیسے ہی عمل زشت ہمارے لیکن — باغ جنت ہی میں ہم ہوتے تمھارے ہوتے

مثل بسمل نگہہِ شوق کو بیتابی ہی — روضۂ پاک کے ای کاش نظارے ہوتے

ای خوشا بخت تری راہ میں بیٹھا ہوتا — ذرے راہ پڑے کے مری آنکھوں کے تارے ہوتے

دیکھکر ایک نظر حضرتِ یوسف تمکو — واہ کیا حسن ہی قربان تمھارے ہوتے

آپ نے آبِ ہدایت سے پلایا آکر | کفر کے ورنہ ہر اک سمت شراری ہوتے

مونسِ جاں جو تو ورنہ تمہارا ہوتا | ہائے دن ہجر کے کسطرح گزاری ہوتے

گردنیں ٹوٹ گئی ہوتیں گنہگاروں کی | بارِ عصیاں نہ اگر تمنے اوتاری ہوتے

چین پاتے نہ مصیبت میں قیامت والے | بہرِ امداد جو تمسکو نہ پکاری ہوتے

دردِ جانکاہِ جدائی نہیں اچھا ہوتا | ورنہ اسطرح نہ ہم گور کناری ہوتے

١٢٥

قدر کچھ عمرِ دو روزہ کی نہ کی اے ممتاز
چار دن زیست کے شرب میں گزاری ہوتے

١٢

مطلعِ دو جہاں خیر الورا ہے | جو ہے حکمِ نبیؐ حکمِ خدا ہے

خیالِ خالِ محبوبِ خدا ہے | ستارا بخت کا چمکا ہوا ہے

نہ ہو شانِ نبیؐ - اوجِ کمالات | زمیں کیطرح جنکے زیرِ پا ہے

شفاعت آپکی ہے خوانِ یغما | گنہگاروں کا اترانا بجا ہے

کھلا مضموں یہہ مازاغ البصر سے | خدا ہیں خواجۂ ہر دوسرا ہے

کوئی ہو کنگرہ عرشِ بریں کا | کہ سنگِ آستانِ مصطفیٰ ہے

نظر آئے وہ طوبیٰ قامتا ای کاش | قیامت میں الٰہی دیر کیا ہے

نظر آتا نہیں نورِ ہدایت | ازل سے کور چشمِ اشقیا ہے

نگاہِ لطفِ شاہنشاہِ عالم | دوائے دردِ جانِ مبتلا ہے

شفیع المذنبیں حامی ہیں اونکے | گنہگاروں کو خوفِ حشر کیا ہے

بہت راحت سے پہونچوں گا مدینے | کہ زادِ راہ شوقِ دل لیا ہے

مدینے ہم بھی اے ممتاز پہونچے

چمکی جو تیغ حکم شہِ کائنات کی — گردن جدا ہوئی وہیں لات و منات کی

بزمِ رسل کی زیب حبیبِ خدا سے ہے — وہ لطف کے دم کے ساتھ ہے زینت برات کی

نورِ ہدیٰ سے چھپ گئی تاریکی ضلال — ہیں آپ آفتاب ہوئی صبح رات کی

سب ذرّہ ہی کائنات کا نورِ محمدیؐ — ساری یہ روشنی ہے محمدؐ کی ذات کی صلی اللہ علیہ وسلم

یاد آئی پیاس سبطِ نبی کی میں رو پڑا — چشم پر آب دیکھ کے نہرِ فرات کی

دیکھے وہ معجزات کہ اہلِ عناد نے — تصدیق کی رسولِ علیہ الصلوٰۃ کی

اس شکریں کلام میں کس کو کلام ہے — جو بات آپکی ہے ڈلی ہے نبات کی

خلقِ عظیم دیکھکے وہ ہو گیا غلام — دشمن سے بھی رسولِ خدا نے جو بات کی

کیا شفقتِ حضور ہے قربان جائیے — کی پہلے التفات سے شفاعت عصاۃ کی

شکرِ خدا وہ فرقۂ ناجی ہیں تو ہیں — وارد ہے جسکے حق میں بشارت نجات کی

شربت پیا نہیں ہے جو دیدار شاہ کا — تعریف خضر کرتے ہیں آبِ حیات کی

ہے ایک دم کو اور نہیں اک حباب ہے — کیا کائنات زندگیٔ بے ثبات کی

اہلِ نصاب دولتِ دیں سے جو ہم ہوئے — واجب خدا نے عشقِ نبیؐ کی زکوٰۃ کی

مہمان کوئی دم کے ہیں عشاق جاں نثار — برچھی لگی ہے دل پہ نبیؐ کی وفات کی

عشقِ رسولِ پاک میں ہوتی رہے جو صرف — سرمایۂ نجات ہے دولت حیات کی

شبیر تو مہرباں ہو خدا بھی ہو مہرباں — دیکھی عجیب شان ترے التفات کی

اسلام کی وہ تیغ ہے سہلے گئے وہاں بھی — پکڑے ہوئے تھے بت جو زمیں سومنات کی

اسطرح وصل عاشق و معشوق کا ہوا — پردہ ہی کی آڑ بھی نہ تھی شش جہات کی

بیخار باغِ دہر میں کب ہی بہارِ گل
ایکدن سپئے حیات خزاں ہی ممات کی

۱۲۷

ممتاز اپنے نامۂ اعمال کو تو دیکھ
جیسے کہ گر پڑی ہو سیاہی دوات کی

۱۵

رسولوں میں سے کسکی شان میں لولاک آیا ہی
یہہ وہ اعزاز ہی جو احمد مرسل (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پایا ہی

جلالِ شاہ نے یہہ معجزہ کیا دکھایا ہی
کہ جو جلتے ہیں اوس سے اونکو بے آتش جلایا ہی

عدیم المثل ہیں وہ اسکی یہہ برہان واضح ہی
عدیل اونکا کوئی ہوتا تو کیوں معدوم سایا ہی

کسی سرکش کی کیا طاقت کرے گردن کشی تجھسے
سرِ تسلیم گردن نے تری آگے جھکایا ہی

نہ اب وہ بت پرستی ہی نہ وہ آتش پرستی ہی
اوسے پامال کر ڈالا اسے تمنے بجھایا ہی

خدا کو واہ کامل کیطرح بے پردہ دیکھوگے
یہہ مژدہ مخبرِ صادق نے امت کو سنایا ہی

سجا ہی گردِ داغِ حور و غلماں آسماں پر ہو
لباس اپنا پسینے میں پیمبر نے بسایا ہی

رواجِ نقدِ باطل اوٹھگیا بازارِ عالم سے
وہ سکہ شوکتِ حق کا شہِ دیں نے بٹھایا ہی

چراغِ داغِ عشقِ شاہ کیا ہی نورِ ایماں ہی
تجلی گاہِ انوارِ خدا دل کو بنایا ہی

کسیکو کیا نظر آئے تمھارا سایۂ قامت
سوادِ دیدہ بنکر چشمِ عالم میں سمایا ہی

توقف کیا کسی منصف کو ہو ایمان لانے میں
دلیل اوسکی نبوت کی کلامِ حق کو پایا ہی

وہ نعمت خانۂ احساں ہی شاہنشاہِ عادل کا
ہر اک نعمتِ اسلام میں اپنا پرایا ہی

اگر بچ بھی گیا آفاتِ ارضی سے عدو تیرا
گرا کر برقِ سوزاں چرخ نے اسکو جلایا ہی

نہ اوٹھتے خوابِ غفلت سے کبھی ہم صبحِ محشر تک
ہلا کر دستِ شفقت سے اونھیں تو نے جگایا ہی

زمینِ شعر کو چرخِ بریں سے کردیا اونچا
قلم جب نعت میں ممتاز احمد نے اوٹھایا ہی

۱۲۸ ۱۵

لیجل آپ یہ جلد مدینہ دلِ مشتاق سے مجھے — ہے شب میں ایک گھڑی بھی ہے بہت شاق مجھے

زہرِ فرقت نے دیا ہے سمِ آفاق مجھے — لیجیے میری خبر دیجیے تریاق مجھے

دردِ عصیاں سے میں یا شاہ نہ ہو جاؤں ہلاک — نوشدارو کی شفاعت سے کرو چاق مجھے

سوزِ عشقِ شہِ عالم سے ہے دل گرم مرا — آگ ہوتے ہوئے کیا حاجتِ چقماق مجھے

اب تو اک سیر و تماشا ہے مدینے جانا — مل گیا راہبری کو دلِ مشتاق مجھے

پیش آتے نہیں بدخلق بھی کج خلقی سے — جانکر آپ کا خو کردۂ اخلاق مجھے

کیا غرض ہے کہ کسیکا میں ہوں ممنونِ کرم — جب کہ رکھتے ہوں وہ منت کشِ اشفاق مجھے

ہیں وہ باطل پہ سراسر جو ہیں مبطل حق کے — پیرِ حق ہے تو منظور ہے احقاق مجھے

بہرِ وصفِ رخِ پر نورِ محمد ای چرخ (صلی اللہ علیہ وسلم) — مہ و خورشید کے درکار ہیں اوراق مجھے

ہیں تصور میں ہوں شہ کے یہ مخل ہوں احباب — کہ ملاقات گزرتی ہے بہت شاق مجھے

غمِ محبوبِ الٰہی ہو مرا اکلِ حلال — عمر بھر رزق یہ دیتا رہے رزاق مجھے

چھپ گیا فتنۂ محشر سے ترے دامن میں — یوں بچاتا ہے بلیات سے خلاق مجھے

کیا ٹھکانا ہے شدائد کا تری فرقت میں — ہو گیا دشتِ الم وادیِ قبچاق مجھے

دعویِ عشق کے ساتھ آہ مدینے نگیا — موردِ طعن بنا کرتے ہیں عشاق مجھے

۱۲۹

ابتو اک بات ہے ممتاز غزل کہدینا
کر دیا نعت میں اللہ نے مشتاق مجھے

۱۹

طالبو تمکو جستجو کیا ہے — دیکھو قربِ رگِ گلو کیا ہے

صاف آئینہ ساں ہے دل اونکا — حاجتِ شرحِ آرزو کیا ہے

گیسوئے عطر بیز کے آگے — مشک کیا شے ہے مشکبو کیا ہے

بول اوٹھے نہ طوطی جوہر — آئینہ اونکے روبرو کیا ہے
صاف مضموں ہے مَن رَّاٰنی کا — جلوۂ حق میں گفتگو کیا ہے
کیا کوئی معجزہ نیا دیکھا — سبب حیرت عدو کیا ہے
آگے لطفِ تسیم کوثر کے — سیری بیہ خشکی گلو کیا ہے
سرخرو ہوگئے شہید تری — غازۂ رخ ہی بیہ لہو کیا ہے
جو نہو دل فگار کیا جانے — زخمِ دل کیا ہی اور رفو کیا ہے
قولِ جن و بشر ہی آمنّا — دھی ہی اوسکی گفتگو کیا ہے
مہرباں جسپہ ہوں حبیبِ خدا — اوسکو اندیشۂ عدو کیا ہے
جب ہی معلوم النّصیب بصیب — جابجا پھر بیہ جستجو کیا ہے
ترا دیدار رات دن ہو نصیب — اور عاشق کی آرزو کیا ہے
چاک دل میں ذرا کچھ اور ہی ہے — چارہ گر حاجتِ رفو کیا ہے
دل کو پہلے ریا سے پاک تو کر — زاہد آمادۂ وضو کیا ہے
ای دلِ پُر گناہ جز گریہ — داغِ عصیاں کی شست و شو کیا ہے
ہاتھ دھو زندگی سے الفت میں — اس سے بہتر کوئی وضو کیا ہے
ہم ہیں مستِ الست کیا جانیں — جام کیا شیشہ کیا سبو کیا ہے

۱۳۰	سب بیہ الطافِ حق ہیں ای ممتاز ورنہ میں کیا ہوں اور تو کیا ہے	۲۶

بیہ کیسی مہربانی ہی خدا کی — بتایا ہمکو اُمّت مصطفیٰ کی صلی اللہ علیہ
عداوت تو ہمیشہ کر دہی سہے — عبادت کی کبھی خدانے تو کیا کی

شئہ یحببکم اللہ کا ہو حاصل ۔ محبت سے حبیبِ کبریا کی

وہ ملبوسِ بشر میں جلوہ گر ہیں ۔ نظر صاف آتی ہی قدرت خدا کی

ترا دردِ محبت رشکِ صحت ۔ دوا ہی دردھائی لا دوا کی

بسانِ تیر وہ پہونچی ہدف پہ ۔ نبی کا نام لیکر جو دعا کی

سطر انجل دل ہو مثل طوبیٰ ۔ یہہ خاصیت ہی طیبہ کی ہوا کی

بڑے کام آئی ہمسے عاصیوں کے ۔ شفاعت شافعِ روزِ جزا کی

قدم زن دشتِ بے صبری میں کبتک ۔ پہنچ منزل پہ تسلیم و رضا کی

یہہ کیا کرتا ہی ای بندی خدا کے ۔ بجائی شکر تو ہوتا ہی شاکی

شبِ اسرا ہوا غل آسمان پہ ۔ سواری آئی محبوبِ خدا کی

وہ خاکِ پا الہی ہاتھہ آئے ۔ مہوس کو ہوس ہی کیمیا کی

خدا غفار ہی حضرت ہیں شافع ۔ ہمیں وہشت نہیں روزِ جزا کی

نہ نکلیں گے کبھی دوزخ سے کافر ۔ نہوگی منقضی مدت سزا کی

یہہ رمزِ عشق ہی جو حق تعالیٰ ۔ قسم کہاتا ہی جانِ مصطفیٰ کی

جو وہ حامی نہوتے روزِ محشر ۔ خرابی تہی بڑی اہلِ خطا کی

یہاں کر نیکیوں کی تخم ریزی ۔ کہ دنیا کشت ہی دار الجزا کی

غنی ہمکو کیا کیا خدا نے ۔ کہ عشقِ شاہ کی دولت عطا کی

نہ پہنچا ہاتھہ اوس زلفِ رسا تک ۔ یہہ سب خوبی ہی بختِ نارسا کی

شرح طور پر ارشادِ عالی ۔ ہی شرح متن احکامِ خدا کی

صفائی روح کی لازم ہی تجھکو ۔ کہ مٹی کا ہی پتلا جسمِ خاکی

مثالِ آئینہ منھ پہ صفا کھو
صفائی زیب ہی اہلِ صفا کی

سیہ بختی سے ہی تاریک عالم
نگاہِ لطفِ چشمِ سرمہ سا کی

جنہیں کیفیت ایسی کہ کلمہ گو ہوں
وہ باتیں ہیں رسولِ مجتبیٰ کی

ستمگر مجھ سے زائد کون ہوگا
کر اپنے نفس پر آپ ہی جفا کی

مجھے اس توبہ پر آتا ہی رونا
ادھر توبہ اودھر بیٹھے خطا کی

۱۳۱

سیہ کاری سے اے ممتاز باز آ
سیہ روئی سے ڈر روزِ جزا کی

۱۷

شناورِ بحرِ الفت میں کہیں ڈوبے کہیں نکلے
مگر لیکر دُرِ مقصود نکلے تو ہمیں نکلے

فراقِ شاہ میں اب دیدۂ تر بدلے اشکوں کے
جگر پہلو سے سینہ سے دلِ اندوہگیں نکلے

نکل جا یک حسرتِ دیدار دم آنکھوں میں اٹکا ہی
کہاں تک کشمکش غم کی ہیں جانِ حزیں نکلے

جدھر کا قصد فرماتے گلی کوچے مہک جاتے
فدائی دوڑتے آتے کہ وہ سلطانِ دیں نکلے

زمیں پر آپکے نقشِ سُمِ توسن کو دیکھا ہی
قمر کیا لیکے منھ اپنا سرِ چرخِ بریں نکلے

کیا تھا تو نے دعویٰ ہمسری کا زلفِ مشکیں سے
ہزاروں شاخسانے تجھمیں دیکھے ای مشکِ چیں نکلے

سخن جو نعت میں ہو اوس میں بھی معجز بیانی ہو
کہ بدگویوں کے بھی منھ سے صدائے آفریں نکلے

ہوا پیدا انبیائے سابقیں کے گو ظہور اونکا
مگر حضرت تو فخرِ اولین و آخریں نکلے

پیمبر نے شفاعت کی خدا نے مغفرت کردی
بڑا سرمایۂ بخشش کا ذنوبِ مذنبیں نکلے

وہ عالی طبع ہوں معراج کی مضمون نگاری سے
بنا دوں آسماں گر شعر کی کوئی زمیں نکلے

نتیجہ ہو گیا معلوم پیغمبر سے جلنے کا
لحد میں جلنے والوں کے جگر زیرِ آتشیں نکلے

سفر ملکِ عدم کا جسکو پیش آئے مدینے میں
وہ سیدھا بے صعوبت جانبِ خلدِ بریں نکلے

نکلنا آب کا اون انگلیوں سے کیا تعجب ہے
وہ نہریں خلق کی ہیں اونسے شیر و انگبیں نکلے

کلامِ دنیوی سے ہو نہ آلودہ زباں میری
مری منھ سے الٰہی کلمۂ وقتِ واپسیں نکلے

مہ و خور انجم و افلاک حضرت کے تمنائی
فقط کوکب تری مشتاق ہی یاد میں نکلے

جو اعدا کے ہاتھوں سے نہو کشتہ عدو تیرا
اگل کر قتل کو اوسکے ادب کی تیغ کیں نکلے

۱۳۲

ہمارا ساتھ تھا ممتاز جب سے چولی دامن کا
گریباں چاک کرتا ہوں وہ مارِ آستیں نکلے

۱۸

اوٹھائے بہت صدمے قیدِ وطن کے
قدم اب تو دیکھوں میں شاہِ زمن کے

الٰہی تصدق حسینؑ و حسنؑ کے
کھلیں میرے سب عقدے رنج و محن کے

تمام انبیا زیبِ کاخِ نبوّت
شہنشاہِ آفاق صدرِ انجمن کے

تری زلفِ مشکیں کا سودا ہے ہمکو
کریں لیکے کیا مشک نافے ختن کے

مٹانے سے ہرگز نہیں مٹنے والے
کہ ہیں داغ عشقِ نبی جزوِ تن کے

ترا جلوۂ نعت مد نظر ہے
ہوئے ہم جو پروانے شمعِ سخن کے

مرض کھو دیئے کر دیئے چاہ شیریں
دکھلائے یہ اعجاز آبِ دہن کے

تعجب ہو کیا اونکی دریا دلی پر
وہ مالک ہیں تسنیم و نہرِ لبن کے

بلا لو مدینے میں یا شاہ مجھکو
وطن ہو گیا مثلِ بیت الحزن کے

ازل سے ہیں مخمور الفت تمہاری
قدح خوار ہیں ہم شرابِ کہن کے

شجاعانِ اسلام وہ بت شکن ہیں
کہ مشہور ہیں نام سے بت شکن کے

گواہی رسالت کی دی کفر توڑا
صنم آپ ہادی ہوئے برہمن کے

جو دیکھا نہ مجلس میں وہ روئے روشن
لگن میں گری اشک شمع لگن کے

حبیب در اس دینِ محمدی ہی قابض | گواہی کو ہیں ملکِ شام و یمن کے
الٰہی ہمیں باغِ جنت عطا کر | رہیں عیش دائم میں سیرِ چمن کے
تری یادِ دنداں میں اشکِ مسلسل | ہیں زیبِ مژہ ہار دُرِ عدن کے
مدینے پہونچ جاؤں گا پھر نہ پھرنے | پھرینگے جو دن مجھ غریب الوطن کے

ستایش میں ممتاز قاصر زباں ہے
کہ بیحد محامد ہیں شاہِ زمن کے

رباعیات در حمد و نعت و منقبت

رباعیات در حمد و نعت و منقبت و مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

ردیفِ الف

رباعی ۱

ہو گوشہ نشیں خانۂ سکینی کا | بت خانہ خودی کا گھر ہے بیدینی کا
حائل یہی دیوار ہے تجھ میں اوسمیں | رکھ طاق پر آئینہ یہ خود بینی کا

رباعی ۲

تو نفس کو کردے شرفِ تقوٰہا | ہو منسلک زمرۂ من زکّٰہا
قد افلح ممتاز ہے صادق تجھ پر | گر تو نہوا موردِ من دسّٰہا

فالہمہا فجورہا و تقوٰہا

رباعی

پروردۂ آغوش کرم ہوں تیرا — لذت کش انعام اعم ہوں تیرا
طعمہ نہیں دوزخ کا بچانا مجھکو — ای رب مرے مربوب نعم ہوں تیرا

رباعی

دقت کے مجھے جو رستہ لیں سب اپنا — اور پاس نہو کوئی مقرب اپنا
من ربک جو مجھکو نکیریں پوچھیں — اللہ تجھی کو میں کہوں رب اپنا

رباعی

مکار نہیں ہی نفس ایسا ویسا — دیکھاتا ہی یہہ فریب کیسا کیسا
عاقل ہو تو اب دم میں نہ آئیو اسکا — اولٹا ہی کرے کہے وہ جیسا جیسا

رباعی

نازاں نہو تو زیب بدن کرکے قبا — آتی ہی بچا سے عوالم کے بوے ریا
ملبوس نفیس پر عبث نازش ہی — ہی ذلک خیر تو لباس التقوی

رباعی

ہوتا ہی جو کج رو کوئی آڑا ترچھا — رستہ پہ اوسے لاتے ہیں کرکے سیدھا

ممتاز زمیں پکڑی ہو پھیلائیں پانوں — سرکش ہو نفس آڑی ہاتھوں لینا

رباعی

کالا منھہ ہو تری سیہ کاری کا — پہنائینگے یھہ طوق گرفتاری کا
ممتاز جو آبرو تجھے پیاری ہو — کیوں خوف نہیں ہو ذلّت و خواری کا

رباعی

دیکھو جسے ہو وہ سر خوانِ دنیا — ہاتھوں میں لحم و استخوانِ دنیا
اَلدُّنیا جِیفَة بجا ہو ارشاد — ہر سمت ہو عوعوے سگانِ دنیا

رباعی

گو علم میں ہو مرتبہ اعلیٰ تیرا — لیکن طلبِ علم میں رہ ای دانا
جو اعلمِ خلق تھے خدا نے اونکو — ارشاد کیا ہو رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا

رباعی

مکار و فسوں گر ہو عجوزۂ دنیا — چکموں میں نہ تو اسکے کہیں آجانا
بوڑھا ہو کوئی یا ہو جوانِ رعنا — اک کھیل ہو بچوں کا وہ اس بڑھیے کا

ردیف بای تازی

الدنیا جیفة وطالبها کلاب

کما جاء فی القرآن المجید و قل رب زدنی علما ۱۲ منہ عفی عنہ

رباعی ۱۲

لینا نہ حساب مجھسے ربّ الارباب
دینا نہ عذاب بخشدینا وہاب
مَن نُوقِشَ فِی الحِسَاب کے دفتر میں
نکلے نہ میرا نام جو ہو روزِ حساب

رباعی ۱۳

آل و اصحاب سے ہے الفت واجب
جسطرح ہے نبیؐ کی محبت واجب
ایمان کی تجھکو ہے حفاظت واجب
ہر ایک سے ہے حسنِ عقیدت واجب

رباعی ۱۴

ہیں اور شہیدوں میں ہم شامل یارب
اس فوزِ عظیم پر ہوں واصل یارب
لیکن تری رحمت سے نہیں کچھ بھی بعید
تحتِ قدرت ہے یہ بھی اک مشکل یارب

رباعی ۱۵

بیہوش تو رہتا تو ہے اے مستِ شراب
گھر بیچ کے ہوتا تو ہے تو خانہ خراب
اس بادہ پرستی کا مزا آئیگا
جسوقت کرینگے تجھے دوزخ میں کباب

ردیف بائے فارسی ۳

رباعی ۱۶

یارانِ لباسی کے تعلق سے تو کانپ	چھینٹنگے جو آگے آئیں منھ اپنا ڈھانپ
چولی دامن کا ساتھ انسے کیسا	تمثال ہیں آستین کے یہ موذی سانپ

ردیف تای تازی

۱۷ رباعی

کس درجہ الٰہی مرے اعمال ہیں زشت	بیزار ہیں اہلِ حرم و اہلِ کنشت
تو چاہے تو دوزخ سے بچا کر مجھکو	اپنی رحمت سے بخشدی منت بہشت

۱۸ رباعی

کیا کیا نہ ملا ہمکو طفیلِ حضرت	سب سے بڑھکر خطابِ خیر امت
محسود خلائق ہے ہماری دولت	قرآن میں ہے اتممت علیکم نعمت

۱۹ رباعی

ای خضر پیا آپ نے گو آبِ حیات	چکھنا ہے مگر ذائقہ زہرِ ممات
تلخی اجل سے تلخ ہوتا ہے حلق	تشنگی لحد کے بھی ہیں باقی ظلمات

ردیف تای ہندی

۲۰ رباعی

ای نفس تری بات سے جل ور ہو ہٹ — کالی کی طرح تجھسے گیا ہی جی پھٹ
میں دیکھ چکا خوب تماشا تیرا — یعنی سمجھا کہ تو بڑا ہی نٹ کھٹ

۲۱
رباعی

معجون مرکب جو بنا ہی سچ جھوٹ — ہر ایک کی دنیا میں دوا ہی سچ جھوٹ
کر سکتے نہیں تفرقہ ارباب تمیز — مخلوط عجب طرح ہوا ہی سچ جھوٹ

۲۲
رباعی

دنیا کی طرح بدل گیا ہی سچ جھوٹ — گر غور سے دیکھو تو بنا ہی سچ جھوٹ
سچے جھوٹے ہوئے ہیں جھوٹے سچے — کچھ فرق نہیں رہا کہ کیا ہی سچ جھوٹ

ردیف ثای مثلثہ

۲۳
رباعی

تدبیر میں ہی منکر تقدیر عبث — آگے تقدیر کے ہی تدبیر عبث
ورنہ کسی عاقل کا نہ بگڑے کوئی کام — یہ بات بہت صاف ہی تقریر عبث

۲۴
رباعی

ناداں ہی جو ناداں سے کرے دانا بحث — جاہل جو نہ ہوتا نہ کبھی کرتا بحث

تو تو میں ہیں، اونکی کیوں پڑتا ہی
ممتاز تو تاداں نہو تجھکو کیا بحث

ردیف جیم تازی

۲۵

رباعی

دولت جو اوڑاتا ہی تو اوی مسرف آج
کوڑی کوڑی کو کل پھریگا محتاج
رکھتے تھے جو زیب فرق شاہانہ تاج
ٹوپی نہیں سر پہ ہوئے ایسے تاراج

ردیف جیم فارسی

۲۶

رباعی

کیا اسمیں کلام ہی کہ ہی دنیا ہیچ
اور اوسکے ہیں کاروبار سرتاپا ہیچ
لیکن مجھے ہیچ کہتی ہی دنیا بھی
ممتاز بتا کون ہی مجھ جیسا ہیچ

ردیف حای مہملہ

۲۷

رباعی

یا رب ترے ابواب کرم ہوں مفتوح
فتح ہی تو تجھسے ہی امید فتوح
ہو کلمۂ طیب سے زباں شیریں کام
جسوقت جدا ہونے لگے جسم سے روح

ردیف خای معجمہ

۲۵۸

رباعی

تسبیح گلے میں لب پہ ہو حق اے شیخ
گھٹتا ہے ترے منھ پہ رونق اے شیخ
کیا فائدہ دل نہیں جو غیروں سے پاک
ملتا نہیں یوں خدائے مطلق اے شیخ

ردیف دال مہملہ

۲۵۹

رباعی

ای شمس و قمر یافت ز تو نور وجود
از کتم عدم چو صبح بدیں روی کشود
دیہیم نبوت ز سرت پر انوار
در پای تو مرفوع مقام محمود

۲۶۰

رباعی

عاصی ہوں میں ہیں میری معاصی بے حد
دن رات یہ غم ہے مجھے ممتاز احمد
لیکن ہے منقش مرے دل میں کلمہ
کیا خوب مرے پاس ہے بخشش کی سند

۲۶۱

رباعی

اولاد نبی نازش دریای وجود
ہے گوہر شہوار صدف ہر موجود
کیوں تاج نبوت کا گراں اور نہو
جب اوسمیں ہوں ایسے در کان مقصود

۲۶۲

رباعی

ایکدن کسی طامع نے بالحاح مزید ۔۔۔ لقماں سے کہا ہی مجھے حمّای شدید
دیں آپ کوئی دوائی نافع مجھکو ۔۔۔ بولے تجھے ہی شربت دینار مفید

۳۴۳ رباعی

ہی اہل جہنم کی تو مد میں حاسد ۔۔۔ ہی آگ تری جان و جسد میں حاسد
محسود بجھائے اوسکو کس پانی سے ۔۔۔ جلتا ہی تو آتش حسد میں حاسد

۱۲ ردیف ذال معجمہ

۳۴۴ رباعی

انساں کی رگ و پے میں ہی شیطاں کا نفوذ ۔۔۔ اس زہر کا تریاق ہی باللہ اعوذ
تصدیق میں اس قول کی کسکو ہو کلام ۔۔۔ قرآن و حدیث سے ہی بالکل ماخوذ

۱۳ ردیف رائے تازی

۳۴۵ رباعی

مخلوق سے خالق کی ہی قدرت ظاہر ۔۔۔ پیرایۂ خلقت میں ہی حکمت ظاہر
ہر چیز خدا کی ہی دلیل ہستی ۔۔۔ مصنوع سے صانع کی ہی صنعت ظاہر

۳۴۶ رباعی

نعمائے خدا کا کہیں ممکن ہو شمار
لا تحصوہا ہے صاف قول غفار
لیکن ہے تحدیث پہ عمل تجھکو ضرور
قاصر ہے جو احصا میں زبان اظہار

رباعی ۳۷

ہے نور محمدی وہ نور الانوار
ہے اول ما خلق کا جو مشعل دار
ہوتا جو نہ وہ تو کچھ نہ ہوتا پیدا
ممتاز تو سمجھا بھی یہ سر الاسرار

رباعی ۳۸

مستان مے عشق نبی رہتے ہیں چور
جب دیکھو انھیں مستی میں آنکھیں مخمور
ہشیاروں سے بہت کہیں اچھے ہیں
جنت میں اڑائینگے مئے ناب طہور

رباعی ۳۹

ہیں چرخ ہدایت کے صحابہ اختر
ہے عشق و نکا سفر حضر میں رہبر
ای سالک راہ دین احمد رکھ یاد
اصحابی کالنجوم قول سرور

رباعی ۴۰

ہمراز نبی رونق اسلام عمر
باطن میں سوا ملک سے ظاہر میں بشر
لو کان نبی کی جو عینک تو لگائے
رتبہ فاروق کا تجھے آئے نظر

رباعی ۴۱

۴۱

ہے نوح کی کشتی گر آلِ اطہار	بیٹھا جو کوئی اوس میں ہوا بیڑا پار
ممتاز کیا جس نے تخلف اوس سے	گرداب نشین ہو کے ہوا وہ فی النار

اشارہ بحدیث مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا غرق وہوی فی النار منہ رحمہ اللہ

رباعی ۴۲

ریحانِ رسولؐ نونہالِ حیدر	در باغِ بتول ہست حسن میوۂ تر
ہر کس کہ ہوا خواہ نباشد اورا	از گلبنِ ایمان نخورد ہیچ ثمر

رباعی ۴۳

تقدیر کے آگے نہیں چلتی تدبیر	تدبیر پہ ہر طرح ہے غالب تقدیر
جب سعی میں تقصیر کی ہو ممتاز	پھر فوت مقاصد سے عبث ہو دلگیر

رباعی ۴۴

ہر وقت تجھے رہتی ہے دنیا کی فکر	دم بھر بھی تو کرتا نہیں عقبیٰ کی فکر
کچھ فکر بھی کچھ فکر ہے تو غور تو کر	جب اپنی نہ کی فکر تو بس کیا کی فکر

رباعی ۴۵

حاسد کو کسی جا نہیں جلنے سے مفر	ہے نارِ حسد یہاں وہاں نارِ سقر
محسود کے تو بال کو بھی آنچ نہ آئی	اور جل کے ہوا کو ملا خود مثلِ شرر

رباعی ۴۶

راسخ ہو جو دل میں اعتقادِ تقدیر
انساں کے جو سالم ہوں یہہ دونوں بازو
ہی میں صلاحِ دین و دنیا تدبیر
گویا ہی وہ طائر بجناحینِ لطیر

ردیف رای ہندی

۱۴

۴۷

رباعی

اس دارِ پر آفات سے اک گوشہ پکڑ
اور اسمیں بنا کے عیش گاہیں مت مر
جان اپنی بچا اوسکی بلاؤں میں نہ پڑ
نادان نہ بن تو اپنے ہاتھوں نہ بگڑ

۴۸

رباعی

ہاتھ آگے نہ دنیائے فسوں کار کے جوڑ
زینت پہ نجا اسکی کہ اک فاحشہ ہی
مومن ہی تو کفر اس بت کافر کا نہ توڑ
اسکے پیچھے عروسِ عقبیٰ کو نہ چھوڑ

ردیف زای منقوطہ

۱۵

۴۹

رباعی

منظور جو تھا حق کو ہمارا اعزاز
جسکی رہی ہر ایک نبی کو حسرت
بخشا شرفِ امتِ سلطانِ حجاز
دولت وہ عطا ہمکو ہوئی ای ممتاز

رباعی

دنیا میں تلافی کے ہی لائق ہر چیز — لیکن جو نہیں ہی تو نہیں عمر عزیز
افسوس تجھے اوسکی ذرا قدر نہیں — حیران ہوں میں کیا ہی یہی شانِ تمیز

ردیف سین مہملہ

رباعی ۵۱

چمکے جو ستارا ایسے دولت کی عروس — باطل ہی وہ گر نہ حکمتِ بطلیموس
خورشید بھی تو ہو تو گہن ہی میں رہے — تیرا ہو اگر اخترِ طالع منحوس

رباعی ۵۲

بچتا ہی نہیں زخمی پیکانِ ہوس — بھرتا ہی نہیں زخم نمایانِ ہوس
اس زخم پہ لیکن ہی قناعت مرہم — بہتر نہیں اس سے کوئی درمانِ ہوس

ردیف شین منقوطہ

رباعی ۵۳

ای میری کریم مجھ گنہگار کو بخش — ای میری رحیم مجھ سیہ کار کو بخش
غفار و غفور اور خطا بخش ہی تو — عاصی و بداطوار و خطاوار کو بخش

رباعی ۵۴

کیا حسن دو روزہ پہ ہیں نازاں ہوشش
کل یہہ ہی کفن پوش تہ قبر ہونگے
اک روز انہیں موت کا آنا ہی غش
ہے زیب بدن آج قبای زرکش

ردیف صاد مہملہ

رباعی

اچھا نہ کبھی ہو جو ہو بیمار حرص
ہاں اوسکی دوا ہی تو ہے قانع ہونا
لقمان بھی جائے نہ آزار حرص
آزاد ہو یا مرکے گرفتار حرص

رباعی

دو دن سے نکلتی نہیں کیوں جان حریص
معلوم یہہ ہو گیا دم اٹکا اوسمیں
کیا بنگئی ہے جان بھی ارمان حریص
مدفون ہے جو مال فراوان حریص

ردیف ضاد معجمہ

رباعی

جاری تجھے کرنا ہے تو کر چشمۂ فیض
پانی کی طرح بند نکر مٹھی کو
دریا ہے پئے تشنہ جگر چشمۂ فیض
دل کھول کے منعم تو ہو چشمۂ فیض

ردیف طائی مہملہ

۵۸
رباعی

انساں کے لئے یاری تقدیر ہو شرط
گو بستۂ فتراک ہو صید مگر
ہاں عالم اسباب میں تدبیر ہے شرط
تا دک فگنی از پئے نخچیر ہے شرط

۲۱
ردیف ظائے معجمہ

۱
۵۹
رباعی

دوزخ کے عقوبات سے رہکر محفوظ
ماخوذ حقوق میں نہوں روز جزا
جنت کے نعیم سے ہوں یارب محظوظ
رکھی ہو گر تونے رعایت ملحوظ

۲۲
ردیف عین مہملہ

۲
۶۰
رباعی

جو نانِ جویں میں ہے مزا اے قانع
کیا تیری برابری کریگا منعم
محروم ہیں اوس سے اغنیا اے قانع
تجھسے ہے رضا ستد خدا اے قانع

۶۱
رباعی

جسکا ہو گلو گیر گریبانِ طمع
چھوڑے نہ کبھی ہاتھ سے دامانِ طمع

کیا در قناعت کو وہ جانے جسکو محبوب ہے غواصی عمانِ طمع

۶۳

ردیف غین معجمہ

۱

۶۲

رباعی

تو اور کرے امرِ الٰہی میں دریغ تو اور تجھے ہو نواہی میں دریغ
ھیہات کہ ہاتھ سرخروئی سے اٹھائے اور ہو نہ ذرا بھی روسیاہی میں دریغ

۶۴

ردیف فا

۲

۶۳

رباعی

پاشاہ ہو تم تاجِ رسولانِ سلف خاصانِ الٰہی کو ملا تم سے شرف
یوں آپ سے انبیا نے زینت پائی جیسی دُرِ شہوار سے ہو زیبِ صدف

۶۴

رباعی

رکھتے ہیں ابو بکر کمال اوصاف مداح پیمبر کا خدا ہے وصاف
تھے غار میں صدیق ہی غمخوار رسول قرآن میں ہے یہ معنی لاتحزن صاف

۶۵

ردیف قاف

۱

۶۵

رباعی

ہم ساقیِ کوثر کے ہیں مستانۂ عشق ‌ ‌ ‌ رکھیں نہ کبھی ہاتھ سے پیمانۂ عشق
رندانِ خرابات پڑے ہونگے کہیں ‌ ‌ ‌ عشرتکدہ اپنا تو ہے میخانۂ عشق

۲۶

ردیف کاف تازی

۱

۶۶

رباعی

اے صاحبِ لولاک سلامٌ علیک ‌ ‌ ‌ در غمکدۂ ہندم قلبی لدیک
از حسرتِ دیدار بلب جاں رسید ‌ ‌ ‌ یک جلوہ بفرمائی تو انظر الیک

۲۷

ردیف کاف فارسی

۲

۶۷

رباعی

دنیا ہے مسلماں کے لئے قیدِ فرنگ ‌ ‌ ‌ تنگیِ معاش سے ہے تعمیدِ[?] تنگ
جب قید سے بھگت چکا رہائی پائی ‌ ‌ ‌ پھر کچھ بھی نہیں عیشِ مخلد میں درنگ

۶۸

رباعی

اس جامۂ ہستی کا عجب خام ہی رنگ ‌ ‌ ‌ زیبا ہے جو کہیے اسے اوڑھنے میں ننگ

اس رنگ پہ ارمانوں کی رنگا رنگی　　معلوم ہوا جامۂ دانش بھی ہے تنگ

ردیف لام

۶۹

رباعی

اک لحظہ نہ ہو یاد خدا سے غافل　　ذاکر ہو زباں تیری رہے دل شاغل
رہ ظاہر و باطن میں تو ہر دم مشغول　　سرمایۂ زندگی سے کر کچھ حاصل

رباعی

کرتا ہے جو انکار رسول مقبول　　مردود یہاں ہے وہ وہاں ہے مخذول
ممتاز ہیں گو پانچ اصول اسلام　　تصدیق نبوت ہے مگر اصل اصول

رباعی

اکسیر ہے انساں کے لئے عشق رسول　　ہوتا ہے اسی سے تعالی اللہ وصول
صد شکر کہ میں بھی ہوں شہید اکبر　　ہوں تیغ محبت کا نبی کی مقتول

رباعی

گھر غول ریا کا ہو جو کاشانۂ دل　　کیوں ہو نہ مہیب دشت ویرانۂ دل
حسن اخلاص کی جو آبادی ہو　　دلکش حوروں کا ہو پری خانۂ دل

۴۳ رباعی

اعمال نکوکار ہیں پُر نور کنول — بنجائیں وہ اخلاص کی ضو سے مشعل
ہے گور اندھیری کوٹھڑی اے ممتاز — ہو ساتھ ترے روشنیِ حسنِ عمل

۴۴ رباعی

رکھ نقدِ سخن پاس نہ بیفائدہ بول — گنجینۂ لب کو بے ضرورت تو نہ کھول
کچھ بات ہماری رہے آویزۂ گوش — بولے تو ہر ایک بات ہو تیری انمول

۲۹ ردیف میم ۲

۴۵ رباعی

پیدا ہوئے جب خسروِ ذی عرش مقام — تابندۂ عالم ہوئے انوار تمام
سب اوٹھ گئے مابین کے تھے جتنے حجاب — مرئی ہوئیں بکھرے ہیں علاماتِ تمام

۴۶ رباعی

سب چشمۂ مکرمت ہیں اصحاب کرام — رکھ لی ہے جنہوں نے آبروئے اسلام
اقطاعِ زمیں خشک تھی سیراب ہوئے — جاری کئے بحر و بر میں شرعی احکام

۴۷ رباعی

اسلام سے اعراض کا بد ہی انجام
عقبیٰ میں وہ خاسر و بے نیل مرام
ہے منکر دیں حق کو رونے کا مقام
نا حق ہو و من یبتغ غیر الاسلام

رباعی ۷۷

ہوتی ہے ادھر صبح ادھر ہوتی ہی شام
خورشید لب بام ہے تو اسے ممتاز
ہو جائیگی اک روز یونہیں عمر تمام
ہو سر بزمیں سجدہ میں ای نیک انجام

ردیف نون

رباعی ۷۹

ادراک سے قدرت ہے خدا کی بیروں
وابستہ ارادے ہے اوسکے ہر چیز
مرفوع کیا چرخ کو بے رکن و ستوں
الحق کہ اذا قال لہ کن فیکون

رباعی ۸۰

احمد کے جگر گوشۂ دلبند حسین
روشن چودہ طبق ہوں وہ سرمہ ہے
جان حیدر و بتول کے نور العین
اللہ اللہ اونکی خاک نعلین

رباعی ۸۱

بزم شہدا کو کیجئے بزم رنگیں
جاوید بہار مثل فردوس بریں

کسکو نہو شوق باریابی اوسمیں | ریحانِ رسول جب کہ ہوں صدر نشیں

٨٢
رباعی

فرماں بر عثمانِ غنی اہل جہاں | الحق کہ الانسان عبید الاحسان
دارند نبی چہ الفتِ ذی النورین | فرمود بوصفش کہ رفیقی عثمان

٨٣
رباعی

عاصی ہوں گنہگار ہوں بدکار ہوں میں | تو مجھکو سزا دے تو سزاوار ہوں میں
لیکن مجھے ہے یاد ترا فرمانا | تواب ہوں ستار ہوں غفار ہوں میں

٨٤
رباعی

انجام پہ انساں کو نظر خاک نہیں | ہے شکل بشر عقل بشر خاک نہیں
درپیش تو کیا سفرِ دور و دراز | ہمراہ مگر زادِ سفر خاک نہیں

٨٥
رباعی

شیطاں تجھے کہتا ہے کہ انساں نہ بن | کہنے میں نہ آ اوسکے تو شیطاں نہ بن
ہو تابعِ حق مثلِ کلیم و ہاروں | انکار سے فرعون کہ ہاماں نہ بن

٨٦
رباعی

کہتے ہیں جسے بشر بشر خاک نہیں
ہوتی ہے ہوا و حرص سے مٹی خراب
ملتا ہے اسی خاک میں ڈر خاک نہیں
اس خاک کے پتلے کو خبر خاک نہیں

۸۶
رباعی

مفتون ہوں قہر میں یا رب آہیں
مصداق فرح ہو میری روح لطیف
مغضوب نہوں نہوں معذب آہیں
کر دے مجھے بندہ مقرب آہیں

۲۷
ردیف واو
۴

۸۸
رباعی

عاصی ہے جو ہم تار تو غفار ہے تو
غالب ہے غضب پر تری رحمت یا رب
وہ پردہ ہے جو عیبوں سے تو ستار ہے تو
کچھ بھی نہیں اندیشہ جو قہار ہے تو

۸۹
رباعی

کرتے ہیں جو نیک و بد نکوہش مجھکو
میں اوس سے بھی بدتر ہوں لیکن ہم تا
اور کہتے ہیں ننگ آفرینش مجھکو
اللہ سے ہی امید بخشش مجھکو

۹۰
رباعی

جب زہر اجل سے منھ مرا کڑوا ہو
شربت سے شہادتین کے میٹھا ہو

جو سم ہے وہ تریاق حیات افزا ہو	دیجائے مزاحمات یارب مجھکو

۲۸ ردیف ہائے ہوز ۱۲

۹۱ رباعی

زیبا ہے بڑی بات کو کب چھوٹا مونھ	میں حمد خدا کروں یہ ہے میرا منھ
احصلے ثنائے حق ہے پھر کسکا مونھ	جب مخبر صادق کا ہو لا احصی قول

۹۲ رباعی

صادق ہوں میں اس قول کا قرآن ہے گواہ	خاصان الہی میں تو ہے شاہنشاہ
دی سبع مثانی تجھے سبحان اللہ	اللہ کے نزدیک تو ہے وہ ذی جاہ

۹۳ رباعی

زو یافت رواج سکۂ دین الہ	در ملک ولایت علی شاہنشاہ
یادآر حدیث فعلی مولاہ	ہیں رتبۂ مرتضی بچشم تحقیق

۹۴ رباعی

آگے ترے نالاں ہوں الہی توبہ	شرمندۂ عصیاں ہوں الہی توبہ
نادم ہوں پشیماں ہوں الہی توبہ	خجلت سے تری سامنے ہوتی نہیں آنکھ

٩٥

رباعی

کیسا وہ خوش اوقات ہے اللہ اللہ
پڑھتا جو کہ دن رات ہے اللہ اللہ
ذاکر اوسکا ہے حق تو پڑھ اذکرکم
کیا شان مناجات ہے اللہ اللہ

٩٦

رباعی

نیکی کا بس بدی ہے کیسا نسخہ
سمجھو نہ جسے اچھے سے اچھا نسخہ
بیماری سیئات کیل دیتی ہے
ان الحسنات ہے وہ چلتا نسخہ

٩٧

رباعی

یارب تو غفور میں سراپا ہوں گناہ
امید ترے عطا پہ کریم کی ہے اله
دھبے مرے دھو دے آب رحمت آج
ہو جائے سفید پھر مرا روئے سیاہ

٩٨

رباعی

اسلام سے آراستہ کر حال تباہ
بن خضر کہاں مرا ہے گمراہ
اک کلمۂ طیب سے خدا ملتا ہے
اسلام کی کیا بات ہے سبحان اللہ

٩٩

رباعی

دولت ملی اسلام کی اللہ اللہ
کیا حد ہے اس انعام کی اللہ اللہ

اللہ کا میں شکر کیا کرتا ہوں	ہے میری زباں کام کی اللہ اللہ

۱۰۰

رباعی

حق یہ ہی کہ حق گو ہے بڑا آئینہ	خود بیں کو بھی کہتا ہے صفا آئینہ
کیا بات صفائی کی صفا کہنے سے	ہر ایک کا محبوب ہوا آئینہ

۱۰۱

رباعی

مجھ زار سے کس طرح اٹھے بار گناہ	وہ کوہ بلند اور میں ہوں پرکاہ
پتھر کے تلے ہاتھ دبا ہے میرا	لاحول ولا قوۃ الا باللہ

۱۰۲

رباعی

شیطاں ہو کہ ہو نفس ہیں دونوں بدخواہ	چلتے ہیں وہی چال کہ میں ہوں گمراہ
یہ رہزنِ طاعت ہے وہ دزدِ ایماں	لاحول ولا قوۃ الا باللہ

۲۹

ردیف یائے تحتانی

۳۰

۱۰۳

رباعی

تو ہے ازلی علم ہے تیرا ازلی	علام غیوبی تو عدیم المثلی
کیا بات ترے علم کی ہے اللہ اللہ	اسرار خفی جملہ بذات تو جلی

۱۰۴

رباعی

ہے خاصۂ ذاتِ خدا کبریا و منی
یہہ عجب و تکبر تجھے ای نفس دنی
سب اوسکے محتاج ہے شان اوسکی صمد
درویش شہنشاہ ہیں اللہ غنی

۱۰۵

رباعی

دیں را کہ با آغوش کرم پروردی
ہر گونہ حفاظتش ز اعدا کردی
حق داد ترا بخلد نہر کوثر
إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ سند آوردی

۱۰۶

رباعی

ای زیب دہ عرش فلک قدر توئی
در بزم رسولانِ سلف صدر توئی
بالاے سپہر عظمت و رفعت و جاہ
مجموع رسل کواکب و بدر توئی

۱۰۷

رباعی

بحر کرم و جود رسول عربی
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی
جب ساقیِ کوثر نے لگادی ہو سبیل
کیا تشنہ لبوں کو ہو غم تشنہ لبی

۱۰۸

رباعی

ہے وحی حدیث احمد مرسل کی
إِلَّا وَحْيٌ کی اوسمیں آیت آئی

واللہ الغنی وانتم الفقراء

انا اعطینٰک الکوثر

ان ھو الا وحی یوحیٰ

کذاب ہے وہ جو کہے میں ہوں نبی	ارشاد نبی ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

۱۰۹

رباعی

ہے سترم ترے ہاتھ الٰہی میری	دھو ڈال یہ ہاتھ سے سیاہی میری
کانوں پہ دھریں ہاتھ جو اہلِ محشر	یا رب تو کرے پشت پناہی میری

۱۱۰

رباعی

ہر چند صفت ہے بے نیازی تیری	روشن ہے مگر ذرہ نوازی تیری
بگڑے ہوئے کام اے خدا دیکھ چکا	اب دیکھوں کہیں میں کارسازی تیری

۱۱۱

رباعی

گو حسنِ عمل میں نہیں کوشش میری	جو عقبیٰ میں کرے سفارش میری
لیکن ہے وسیع اسکی رحمت ممتاز	اِنشاءاللہ ہوگی بخشش میری

۱۱۲

رباعی

جب روح مرے بدن سے یارب نکلے	نکہت کی طرح چمن سے یارب نکلے
دنیا کے سخن سے ہو آلودہ زباں	کلمہ ہی لبِ دہن سے یارب نکلے

۱۱۳

رباعی

شیطان بد اندیش بنی آدم ہے
جتنا ہو حذر اوس سے بہت ہی کم ہے
کھاؤں نہ فریب آدن اوسکے دم میں
جب تک کہ الہی مرے دم میں دم ہے

۱۱۴

رباعی

درفقر چرا مردہ و دل غمگینی
خوش باش حیات ابدی را بینی
پیغمبر گفت احینی مسکینا
ممتاز بزی شاد اگر مسکینی

۱۱۵

رباعی

بہبودی دنیا کی تو کوشش کیسی
اور کم ہے سعی دین میں دانش کیسی
ممتاز تری عقل کو اور تجھکو سلام
بخشش کے نہوں کام تو بخشش کیسی

۱۱۶

رباعی

عادت ڈالی جو تونے آسایش کی
ہر لحظہ نئی نفس کی فرمایش کی
ممتاز تکالیف میں اب تو ہے کہ ہم
سمجھا دشمن جو ہنے نہایش کی

۱۱۷

رباعی

حق بات کے کہنے میں زباں تیز رہے
جوہر ہے زباں کا کہ بیاں تیز رہے
ممتاز نفاں پہ جو نہ کھے جا سکے
شمشیر صفاہاں بھی کہاں تیز رہے

۱۱۸

رباعی

قرآں کو وہ انعام خدا کا کہیے
درماں جسے درد لادوا کا کہیے
ای شیخ یہہ قانون شفا نہیں ہے یہ
قرآں ہی کو قانون شفا کا کہیے

وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين

۱۱۹
رباعی

قانع ہو قناعت ہی میں ہے خوشحالی
ہے دست درازی طمع پامالی
ممکن نہیں دامان طمع کا بھرنا
گنج قارون سے بھی رہیگا خالی

۱۲۰
رباعی

پیتا تو ہے تو شراب ہنگی مستی
کھوتا تو ہے میخانوں میں نقد ہستی
لیکن یہہ ترا نشہ اوتر جائیگا
وقت سکرات تک ہے ساری مستی

وجاءت سكرة الموت بالحق

۱۲۱
رباعی

کیا شان حسینوں کی ہے زیبائش کی
پروا نہیں آرائش و پیرائش کی
ہے حسن خداداد تکلف سے بری
طاؤس کو حاجت نہیں آرائش کی

۱۲۲
رباعی

کچھ مجھکو ضرر نہیں مذمت میری
اسمیں تو ہے منفعت کی صورت میری
ملتی ہے مجھے مفت متاع حسنات
کرنے بھی دو بدگویوں کو غیبت میری

قطعۂ تاریخ ترتیب و طبع دیوان از مصنف عفا اللہ عنہ

سخن در نعت رنگیں تر ز باغ ست — چہ باشد روبروئے او گلِ تر

شمیمش عطر بیزِ باغِ ایجاد — مشامِ قدسیاں سازد معطر

چو آید نکہتِ آں در دماغے — رود از سر ہوائے مشکِ عنبر

ہر آنکس تشنہ کامِ آں زلال ست — بود سرخوش ز جامِ آبِ کوثر

ز دستِ ساقیِ کوثر بنوشد — رحیقِ سلسبیل اللہ اکبر

بدامانِ نبیؐ آرام گیرد — نہ بیند گرمیِ خورشیدِ محشر

اگر بیتے بمدحش گفتہ باشد — بماند رشتہ ساں در قعرِ گوہر

بحمد اللہ کہ من از بختِ فیروز — سرِ لولاک را گشتم ثنا گر

چراغِ فکر شبہا کردہ روشن — دلِ تاریک را کردم منوّر

بفضلِ حق مدون گشت دیواں — پریشاں بود آمد جمع دفتر

لباسِ طبع را در بر کشیدہ — بہ تن از حسنِ خط آراست زیور

الٰہی کارِ تو بندہ نوازی ست — کلامم باد مقبول و موقر

بماند زندہ جاوید نامم — بود از زندگانی موت خوشتر

نوشتم سالِ ترتیبش بتوشیح — ز سالِ طبع شد قندِ مکرر

چہ رنگیں مصرعِ تاریخ گفتم
بہارِ بیخزاں وصفِ پیمبرؐ

۸ ۰ ۱۳ھ

۸۷۸
۴۳۰
۱۳۰۸ھ

متفرق نظم

قطعہ تاریخ عطائے خطاب جی۔ سی۔ آئی۔ ای بحضور فیض معمور نواب محمد بہادر خاں بہادر عالیجاہ والی ریاست عالیہ مصطفیٰ آباد عرف جوناگڈھ دام اقبالہم

فلک جناب کواکب حشم بہادر خاں
که یک جہاں بدرِ عالیش عبید آمد

خطاب یافت ز لطفِ شگرف قیصرِ ہند
بجشن عید طرب آفریں نوید آمد

زہی نوید کزو خرمی دوبالا شد
خہے نشاط که مقصود را کلید آمد

خجستہ باد بفرمانروائے جوناگڈھ
چنیں خطاب که در ساعتِ سعید آمد

مدام شاد بماند وزیر آصف جاہ
چنانکہ نقشِ مرادِ دلی پدید آمد

ہزار شکر بدرگاہِ ایزدِ متعال
که در لباسِ حشم زینتِ جدید آمد

نوشت خامۂ ہمتار سال تاریخش
خطاب از شہِ والا بروزِ عید آمد

۷ ۰ ۱۳ھ

قطعہ دعائیہ متضمن بر تہنیت تمغائے قیصری کہ بسرکار بلند اقتدار عطا شد

تمغائے قیصری ہو مبارک حضور کو
زیبندہ گلو رہے تا دورِ مشتری

چرخِ وقار و عظمت و اقبال و جاہ پر
تاباں رہے ستارۂ الطافِ قیصری

ہوں مستنیر اخترِ طالع سے روز و شب
مریخ و ماہ و زہرہ و خورشیدِ خاوری

ایوانِ شان و طارمِ رفعت کے واسطے
نہ پایہ نردبان ہو کہیں چرخِ چنبری

نور و ضیا کے سمع کو اک ہوں خوشہ چیں
مشہور شش جہت میں رہی روشن اختری

نیچی ہو آنکھ نیّرِ اعظم کی چرخ پر
فرشِ زمیں پہ وہ ہو تری ذرہ پروری

مرآتِ صافِ حشمت و عز و جلال میں
پیشِ نظر ہے رخِ شانِ سکندری

سیراب تشنہ لب ہوں تو پھر ہوں نہ تشنہ کام
دریا دلی میں ہو صفتِ آبِ کوثری

انصاف و رعبِ معدلت و شان و دبدبہ
عہدِ سعید میں رہیں سرہنگ و عسکری

سرسبز آبِ رحمتِ حق سے ہو باغِ عمر
پربار و پرشگوفہ رہے نخلِ سروری

ممتاز کیمیا جو نگاہِ حضور ہو
پھر مجھکو کیا ہے ہوسِ کیمیا گری

قطعہ دعائیہ در شانِ بندگانِ عالی

محفلِ عیش میں نواب بہادر خاں کی
دولت و حشمت و اقبال و جلالت ہوں جلیس

خود بدولت کو سکندر کہیں شاہانِ جہاں
اور وزیرِ اعظم سورٹھ کو ارسطاطالیس

رباعی در عطائے تمغا گفتہ

کیا صاحبِ اقبال ہوا ہے سرورِ ہند
تم پہ ہے کرم کی نظرِ قیصرِ ہند

تمغائے منوّر سے ہی روشن کا شمس
قیصر ہے جو خورشید تو تم اخترِ ہند

دیگر

تمغا آیا کہ روزِ نوروز آیا
پیغامِ نشاط و شادمانی لایا

بھیجا فیصلہ کے لئے لارڈ ہیرس — کس شان کا سرکار نے تمغا پایا

مسدس دعائیہ درشان حضور فیض گنجور نواب محمد بہادر خان

عالیجاہ بجلا بہ والی ریاست مصطفیٰ آباد عرف جوتا گڈہ دام ملکہم

جب تک کہ آفتاب فلک بارگاہ ہو — جب تک کہ ماہتاب کواکب سپاہ ہو
جب تک ضیائے مہر سے پر نور ماہ ہو — جب تک قمر وزیر ہو خورشید شاہ ہو

روشن رہے ستارۂ حشمت حضور کا
پروانہ شمع بزم کا پتلا ہو نور کا

جب تک کہ سیر باغ سے دل باغ باغ ہو — جب تک کہ بوئے گل سے معطر دماغ ہو
جب تک گل شگفتہ چمن کا چراغ ہو — جب تک ظہور لالہ سر کوہ و راغ ہو

گلزار عز و جاہ ترا انجزاں سے ہے
تو میوہ چیں ہو فضل خدا باغباں سے ہے

جب تک گہر صدف میں گہر میں ہو آب و تاب — جب تک ہو موج بحر میں دریا میں ہو حباب
جب تک کہ خشک و تر پہ برستا رہے سحاب — جب تک کہ قطرہ بحر پہ دال ہے ہو کامیاب

دریا رواں رہے تری فیض عمیم کا
روکش ہر ایک قطرہ ہو دُرِ یتیم کا

جب تک عروس ملک کا زیور ہو معدلت — جب تک ہو حسن نظم سے آباد مملکت
جب تک کہ سر پہ شاہوں کے ہو تاج مکرمت — جب تک کریں جلوس سر تخت ابہت

ہم طالع سکندر و سنجر حضور ہوں

اقبال بہج نیر اکبر حضور ہوں

تہنیت غسل صحت سرکار فیضدار والی جوناگڈھ

ملک سورٹھ نام نامی سے ہے جنکے نامور
ہیں وہ نواب بہادر خان گردوں اقتدار

کچھ دنوں سے طبع عالی ہو گئی تھی نادرست
تھے پریشاں خیر اندیش اور ریاست بیقرار

تھے اطبائے فلاطوں عقل مصروف علاج
اور سرگرم دعا تھے جان و دل سے جاں نثار

بسکہ دعا اور دوا اکسیر اعظم ہو گئی
ہو گئے آرام سے آقائے نعمت ہمکنار

غسل صحت سے بڑھی آب بقا کی آبرو
دل نکھر آئے خوشی سے دھل گیے کلفت کا غبار

آج اوسکے جشن کی ہے شہر جوناگڈھ میں دھوم
ہر گلی کوچے میں ہے کیفیت باغ و بہار

جسطرف دیکھو نظر آتے ہیں سامان طرب
محو حیرت مثل آئینہ ہے چشم روزگار

عید گھر گھر ہو رہی ہے شاد ہیں پیر و جواں
ہیں در و دیوار سے آثار شادی آشکار

شادیانے خرمی کے وہ بلند آوازہ ہیں
کیا عجب دے اونگلیاں کانوں میں اپنی روزگار

کیا دکھایا دن خوشی کا غیرت نوروز و عید
کس زباں سے کیجئے شکر حضرت پروردگار

کس تزک کے ساتھ نکلی ہے سواری حضور
جسکے آگے ہو گیا رنگ چمن بے اعتبار

دیکھکر دیدار نواب بلند اقبال کو
ہو گئی روشن ہوا خواہوں کی چشم انتظار

کیسی آئی باغ عالم میں نسیم انبساط
ہو گئے دل جس سے خنداں تنگ تھی جو غنچہ وار

بارک اللہ بارک اللہ کسقدر ہیں شادماں
فخر ہندوستاں بہاء الدین آصف اقتدار

حکم ناطق محتشم کا وہ کلید لطف ہے
وا ہو جس سے قفل مقصود دل امیدوار

صدق دل سے کر دعا تم تا بہ تثبیت — ہے دعا میں بھی ثنا کی طرح لازم خصا
بخت اسکندر سے عمر خضر سے ہوں بہرہ ور — والی سورٹھ بہادر خان ذیجاہ و قار

دولت و جاہ و جلال ان کا ہے تا ابد
مسند عیش و نشاط و خرمی ہو زرنگار

تاریخ بنائے چاہ کہ بحکم عالی جناب شیخ محمد بہاء الدین خاں بہادر وزیر اعظم جوناگڈھ تعمیر شد

کرد چاہے بنا بہاء الدین — باد در بحر جود او امواج
سال تعمیر آں ز خامہ چکید — چشمہ فیض سے بہا امواج

۸ ۰ ۱۳ھ

تاریخ تعمیر چاہ کہ جامع الحسنات والبرکات مکرمی جناب حاجی محمد علی خاں صاحب بنگش متوطن فرخ آباد بنا نہادند

بنا کردہ چاہ ہے محمد علیخاں — ہو خیر جاری بدرویش تا ہے
پے سال تعمیر من تر زبانم — نئے ہے بہا چشمۂ فیض چاہے

۹۹ ۱۲ھ

دیگر

محمد علیخاں نے چاہ لطیف — کیا جب بنا جو سر راہ ہے

ہوا کلکِ ممتاز یوں ترزباں	زہے چشمۂ فیض بہہ جا ہا ہے
	۹۹ ۱۲ھ

تاریخ ولادت پسر بلند اختر بخانہ محبی اعظم میاں صاحب از امرائے جوناگڈھ

یافت چوں اعظم میاں نور نظر	رشک ماہ کامل و شمس الضحیٰ
گشت نورانی ز کلکم سالِ و	آفتاب مشرق عزّ و علا
	۸ ۰ ۱۳ھ

تاریخ تصنیف و طبع فسانہ آزاد در صلاح عادات و اطوار اہل ہند

چو پنڈت رتن ناتھ فسانہ	ببرّ از تعقید و اغلاق گفت
سن طبع و تصنیف آں ہاتفے	بہ ممتاز تہذیب الاخلاق گفت
	۸۰ ۱۸ء

تاریخ واقعہ جانکاہ برادر زادہ مصنف غفر اللہ لہ

دے گیا داغِ الم ہو کر شہید	نوجواں الطاف احمد روزہ دار
نقشِ سنگِ قبر یہہ تاریخ ہو	کشتۂ جورِ جفا کا ہے مزار
	۸ ۰ ۱۳ھ

خمسہ مصنف بر غزل خود

لازم ہے اہلِ شرک کو تنزیہ ذات کی	حالت دگر نہ یاد کریں سومنات کی

یاد انکو ہم دلاتے ہیں اک اور بات کی
چمکی جو تیغ حکم شہ کائنات کی
گردن جدا ہوئی وہیں لات ومنات کی

مشہور نام خضر کا آب بقا سے ہے
شہرت مسیح کی سخن جانفزا سے ہے
اعزاز و افتخار امم انبیا سے ہے
بزم رسل کی زیب حبیب خدا سے ہے
دولہا کے دم کے ساتھ ہے زینت برات کی

روشنگر وجود ہے تنویر احمدی
ہر سمت جلوہ گر ہوئے انوار سرمدی
ہے نقش بعد رقم سر لوح زبرجدی
مبدا ہے کائنات کا نور محمدی
ساری یہ روشنی ہے محمدؐ کی ذات کی

چمکا ستارہ حق کا بہ افضال ذوالجلال
تحت الشعاع کوکب باطل کو ہے وبال
خفاش کفر اوڑ سکے کیا تاب کیا مجال
نور ہدی سے چھپ گئی تاریکی ضلال
ہیں آپ آفتاب ہوئی صبح رات کی

میدان کربلا میں جو میرا گذر ہوا
کچھ اور ہی الم میں پھنسی جان مبتلا
اشکوں کے تار بندھ گئے آنسو نہ پی سکا
یاد آئی پیاس سبط نبی کی میں رو پڑا
چشم پر آب دیکھ کے نہر فرات کی

حضرت سے لوگ طالب اعجاز جب ہوئے
چرخ کہن پہ کر دئے دو ٹکڑے ماہ کے
مانند ناقہ کتنے شجر بھی ملا دئے
دیکھے وہ معجزات کہ اہل عناد نے
تصدیق کی رسول علیہ الصلوٰۃ کی

شکر شکن جو سرور عالی مقام ہو
شیریں مذاق سن کے دل تلخکام ہو
قند لطیف وحی کا جسمیں قوام ہو
اوس شکریں کلام میں کسکو کلام ہو

جو بات آپ کی ہے ڈلی ہے نبات کی

آیا کوئی عدو جو حضور رشہ انام — تقصیر کی معاف خطا کا لیا نہ نام

اسطرح پیش آئے بتعظیم و احترام — خلق عظیم دیکھکے وہ ہو گیا غلام

دشمن سے بھی رسول خدا نے جو بات کی

عاشق بھی اغنیا کی طرح محترم ہوئے — داغوں سے دل کے مالک دام و درم ہوئے

اے منعمو تم سے کسطرح کم ہوئے — اہل نصاب دولت دیں سے جو ہم ہوئے

واجب خدا نے عشق نبی کی زکوۃ کی

آب آب اگر نہ شربت دیدار سے ہوا — کیوں آب خضر پردہ ظلمات میں چھپا

جو امر حق ہے ہم نے سکندر سے کہدیا — شربت پیا نہیں ہے جو دیدار شاہ کا

تعریف خضر کرتے ہیں آب حیات کی

آیا پئے جہاد جو محمود غزنوی — ترکی تمام ہو گئی افواج کفر کی

کب ملک ہند میں کہیں جائے پناہ تھی — اسلام کی وہ تیغ ہی بھاگے وہاں سے بھی

بگڑی ہوئے تھے بت جو زمیں سومنات کی

کچھ لطف خاص ہے کہ سب کو جتائیے — خوش کیجیے وہ ستون عدو کو جلائیے

ہر دم پئے سپاس زباں پر یہ لائیے — کیا شفقت حضور ہے قربان جائیے

کی پہلے لطف سے شفاعت عصاۃ کی

بحر حیات خاک سے موج سراب ہے — طوفان ضبط اب سے دل آب آب ہے

کچھ جو ہے نقش ہستی فانی بر آب ہے — ہے ایک دم کو اور نہیں اک حباب ہے

کیا کائنات زندگی بے ثبات کی

دنیا ہے قید خانہ یہاں ہم حزیں تو ہیں ‏ لیکن حضور ضامنِ خلدِ بریں تو ہیں
ناری وہاں جلینگے جو خوش ہو یہیں تو ہیں ‏ شکرِ خدا وہ فرقۂ ناجی ہمیں تو ہیں
وارد ہے جنکے حق میں بشارت نجات کی

جب ہم ہوئے وہ طالب و مطلوب ایکجا ‏ احوالِ حُسن و عشق کا آئینہ ہو گیا
گردیوں میں آ کے سجدہ جبرئیل نے کہا ‏ اسطرح وصلِ عاشق و معشوق ہو گیا
پردے کی آڑ تھی نہ تھی ٹٹی قنات کی

آیا ہوں تنگ تنگ ہوا عرصۂ جہاں ‏ اب تو مری مدد ہو نہیں طاقت و تواں
خاطر تری ہے کسقدر ای شاہِ مرسلاں ‏ جس پر تو مہرباں ہو خدا بھی ہو مہرباں
دیکھی عجیب شان ترے التفات کی

جب ہو گیا ہو تیرِ غمِ شاہ دل کے پار ‏ کیوں صیدِ تیر خوردہ نہ ہو تن سے جان بار
بچتے نہیں علاج سے ایسے جگر فگار ‏ مہمان کوئی دم کے ہیں عشاقِ جاں نثار
برچھی لگی ہے دل پہ نبیؐ کی وفات کی

عبرت سے چشمِ غور سے افعال کو تو دیکھ ‏ کرتا نہیں ہے توبہ سن و سال کو تو دیکھ
کیا رو سیاہیاں ہیں ذرا حال کو تو دیکھ ‏ ممتاز اپنے نامۂ اعمال کو تو دیکھ
جیسے کہ گر پڑی ہو سیاہی دوات کی

تضمین قصیدہ شہیدی در نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بطور مخمس

نیا انداز سمجھ آیا مجھے تحریر مقصد کا ‏ کہ صفحہ صفحہ رو کش ہو گیا لوحِ زبرجد کا

ثناخواں ہوں میں اپنی طبع مصفی رشن کی کا | رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا

ظہور حق کی حجت ہے جہاں میں نور احمد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شرف عرفان ذات حق کا صدقہ ہے محمد کا | نہ کھلتا حال ہو ورنہ ہرگز سر سرمد کا
ہوا یوں جلوہ گر جا وہ چشم اوس نور ایزد کا | طلوع روشنی جیسے نشاں ہو شہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہے جہاں میں نور احمد کا

تعال اللہ ہے امی کہ عالم جزو کل کا تھا | لدنی علم کے انوار سے ہادی سبل کا تھا
خدا استاد سب علموں میں اوس ختم رسل کا تھا | دبستان ازل میں وہ معلم عقل کل کا تھا

نہ تھا نام و نشاں جس روز لوح زبرجد کا

ملائک دم بخود ہیں بارگاہ عز و تمکیں میں | فلک ہے شہ نشیں کا شانہ فردوس تزئیں میں
دو عالم ایک گل اوسکے بہارستان قالیں میں | چمن پیرا کن فراش جسکے بزم رنگیں میں

بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا

بجھا آتشکدہ ایران کا ہر گبر گھبرایا | جو نور مصطفی ملک عرب میں حق نے چمکایا
دل عالم پر اوسکا رعب شاہی اسقدر چھایا | عجم میں زلزلہ تو شیرواں کے قصر میں آیا

عرب میں شور اوٹھا جسوقت اوسکی آمد آمد کا

خزانے فیض کے معمور ہیں جو چاہو لو اوس سے | ملیگی دولت کونین مسند عا کرو اوس سے
ملا سکو نہیں اعزاز سے صاحب لو اوس سے | شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے

نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

گروہ قدسیاں ہی آل اطہر پہ نہ قرباں تھا | خداوند دو عالم بھی ثنا کا اوسکے خواہاں تھا
نہ کیوں روح القدس نغمہ زاں ہو اوسکو فخر شایاں تھا | شہ دیں وہ اوسکے صاحبزادوں کا گہوارہ جنباں تھا

عجب رتبہ یا وتھا روح الامیں کو بھی خوشامد کا

ملے تھے معجزے کیا کیا شہِ طٰہٰ و یٰسیں کو
کہ جنکو دیکھکر عین الیقیں ہو چشمِ حق بیں کو
عجب اندازِ محبوبی ملا تھا خسرو دیں کو
وہ اس عالم میں رونق بخش تھا حوروں کی تسکیں کو
گیا جنت میں طوبیٰ بنکے سایہ اوس سہی قد کا

ہوا شہرہ جہاں میں جب کہ شق القمر آیا
خدا سے جا ملا اور لامکاں کی سیر کر آیا
اولوالعزمی میں غالب ہے وہ خیر البشر آیا
شبِ معراج چڑھ کر عرش پر دم میں اوتر آیا
بیاں اوس قلزمِ معنی سے ہو کیا جزر اور مد کا

گلِ تر منفعل لعلِ لبِ شاداب سے جسکے
خجل خورشیدِ تاباں روئے عالمتاب سے جسکے
گلستانِ جناں مفتوح فتح الباب سے جسکے
رواں تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے
کروں کیا وصف اوس دُرِّ یتیم بحرِ سرمد کا

کسی مشکل میں کیا ممکن کہ ہوتا ہو قلق انکو
بتاتا ہے ہر ایک مشکل کا حل رب الفلق انکو
بہت آسان ہے دشواریِ نظم و نسق انکو
کشادِ عقدۂ باطن میں کافی نامِ حق انکو
کھلا کرتا ہے بے کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

چھپا پردے میں لیکن روئے جاناں میں نہ فرق آیا
تہِ ابرِ سیہ مہرِ درخشاں میں نہ فرق آیا
نہاں ہو کر صدف میں دُرِّ تاباں میں نہ فرق آیا
وفاتِ ظاہری سے جوہرِ جاں میں نہ فرق آیا
وہ جسمِ پاک گو محسود تھا روحِ مجرد کا

جو کاشف ہیں کلام اللہ کے اسرارِ پنہاں کے
دلائل کہتے ہیں محکم حیاتِ شاہِ شاہاں کے
عناصر جسمِ اطہر کے ہیں گویا پارے قرآں کے
نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جانے سے ارکاں کے
نہ افزوں رتبۂ قرآں مجز اسیے مجلد کا

گزر مشکل سے روضے تک ملائک کا جو ہوتا ہو ‌ ‌ ‌ کسی گستاخ ملعوں کی رسائی اوس جگہ کیا ہو
تلاش راہ میں ٹکرائیں سر طرفہ تماشا ہو ‌ ‌ ‌ اگر افعی بنکے جا نکلے اودھر ابلیس اندھا ہو
ملا ہے قصر اخضر روح کو اوسکے زمرد کا

خدا دانی خدا بینی میں ہے ذات نبی کامل ‌ ‌ ‌ کہ مدثر خدا نے نام رکھا اور مزمل
ازل سے آجتک کسکو ہوا ہے یہ شرف حاصل ‌ ‌ ‌ اودھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل
خواص اوس برزخ کبری میں ہے حرف مشدد کا

سنو تو احمد نے کیا یوں جلوۂ حق کو ‌ ‌ ‌ کہ جیسے مہر چمکاتا ہے تحت و فوق و افق کو
سمجھ لیں اہل وحدت خوب اس رمز محقق کو ‌ ‌ ‌ گزر وحدت سے کثرت میں ہوا ذات مطلق کو
نہ بنتا صفر گر نقش احد پہ میم احمد کا

وسیلہ وہ ہی جس سے بول بالا آخرت کا ہو ‌ ‌ ‌ وہ عاقل ہے جسے اندیشہ حسن عاقبت کا ہو
فقیر بے بضاعت ہو کہ مالک سلطنت کا ہو ‌ ‌ ‌ بھروسا ہر کسی کو اک حصار عافیت کا ہو
تجھے نام مبارک کا ہی ذو القرنین کو سد کا

تری نقش سم توسن کے پرتو سے قمر تاباں ‌ ‌ ‌ تری خاک قدم کا ذرہ ذرہ مہر رخشاں
تری نعلین پا کو چوم کر عرش بریں نازاں ‌ ‌ ‌ تری پابوس سے ہفتم فلک پہ مشتری کیواں
تری سجدہ سے ہشتم آسماں پہ فرق فرقد کا

کلام پاک سے اپنی شفا دی دردمندوں کو ‌ ‌ ‌ ملقب بھی کیا خیر الامم سے حق پسندوں کو
کمی کیا ہی تری صدقے میں تیری سربلندوں کو ‌ ‌ ‌ خدا سے مانگ کے کیا کیا نعمتیں دیتا ہی بندوں کو
ترا دست دعا ضامن ہے سب کل کے مقصد کا

تری جانباز ہونگے حق کے مہماں بزم جنت میں ‌ ‌ ‌ عطا ہو نعمت جنت سے شاداں بزم جنت میں

شتابی آ بیٹھینگے سب پیاراں بزمِ جنت میں
بٹیں گے جسگھڑی عشرت کے ساماں بزمِ جنت میں

کھلیگا حال امت کو ترے انعامِ مجید کا

میسر جسکو ہو جائے تری در کی جبیں سائی
نہ ہو وہ ہفت کشور کی بھی شاہی کا تمنائی
سر کو پھوڑ ڈالے جوشِ غم میں ہو کے سودائی
رہا کعبے میں تیرے روضے کے در پہ نہ جا پائی

اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگِ اسود کا

کسی کا منھ نہیں برگشتہ تجھ سے یکسرِ مو ہو
ترا قابو ہے سب پر تجھ پہ کسکا زور و قابو ہو
خلافِ رائے صائب دیکھکر ناخوش اگر تو ہو
نشانہ قادر اندازِ قدر کا دست و بازو ہو

تری خواہش کرے تیرِ قضا گر حکم نورد کا

خوشی بے انتہا ہو گی گنہگارانِ امت کو
جو اپنی سمت دیکھیں گے نگاہِ لطفِ حضرت کو
تعالی اللہ کیا جوش آئیگا دریائے رحمت کو
لبِ گوہر فشاں وا ہونگے جب عرضِ شفاعت کو

تماشا گاہ محشر میں تکینگے نیک منھ بد کا

ابوجہل لعیں کا کچھ نہیں حصہ ہدایت میں
لگی ہے مہر دل پر غرق ہے بحرِ ضلالت میں
نہیں یہ روزِ ازل سے دولتِ ایماں جو قسمت میں
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت میں

محل باقی رہے اللہ کے قولِ مؤکد کا

تو ختم المرسلیں ہے شاہد اسکا حق ہے اور قرآں
وہ کافر ہے جو ڈھونڈے اس سے بڑھکر حجت و برہاں
یہی کہتا رہوں گا اے شہِ ذیشاں بصد ایقاں
ہوا تجھسا نہ ہو سکتا ہے میرا ہے یہی ایماں

نہ مانوں مسئلہ ہرگز کسی زندیق مرتد کا

رسا ہو عرش تک میرے سخن کی شور انگیزی
میری سحر بیانی پہ فدا ہے سحر آمیزی
مجھے سیف اللساں کہتے ہیں شیرازی و تبریزی
تری تعریف سے میری زباں میں آئی ہے تیزی

صفاہاں تک سخر ہوگا اس تیغ ہند کا

مرے اشعار رنگیں ہیں خزانے لعل پاروں کے — کہ ہیں یک نظر جنکے جما لک شہر یاروں کے
مٹینگے نام نامی کیسے کیسے تاجداروں کے — پھٹینگے مثل تقویم کہن دیواں ہزاروں کے
ہوا عالم میں شہرہ میرے اشعار مجدد کا

ہوا ہر گز نہیں میں بنائے فانی کا کبھی طالب — بجا احسنت کہتے ہیں مجھے ابن ابی طالب
ہوا ہوں نعمت عظمیٰ کا تجھسے یا نبی طالب — ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب
میسر ہو طواف اے کاش مجھکو تیرے مرقد کا

نظر آتی ہیں فرقت میں اسیر لالہ گوں آنکھیں — بہا یا کرتی ہیں اشکوں کے بدلے جوئے خوں آنکھیں
اشارہ کر رہی ہیں کیسی کیسی پرفسوں آنکھیں — کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملوں آنکھیں
کبھی گرد و پیش بیٹھوں میں کروں نظارہ گنبد کا

عرب سے دور ہو کر ہند میں کیا کیا ستم گزری — مگر جیتا ہوں اب تک سیکڑوں رنج و الم گزری
کہیں طیبہ میں اب تو عمر فانی بیش و کم گزری — فراغ دل سے گر واں زندگی کا کوئی دم گزری
حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مرے عیش مخلد کا

لگے مٹی ٹھکانے طیبہ میں مدفن بنے میرا — کہ ہے اس جسم فانی کو ہوائے جنت الماوا
تمنائے دلی میری یہی ہے اے مرے مولا — مدینے کی زمیں سے گر نہ لائق ہو مرا لاشا
کسی صحرا میں دانے کے طعمہ ہو نہیں دام و دد کا

ہوائے روضۂ عالی میں طوبی پہ بھی کیا بیٹھے — یہی مرغ روح اپنا وہ نہیں جو جا بجا بیٹھے
سر بالیں مرے جب قابض الارواح آ بیٹھے — تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

نہیں آگاہ ظاہر بیں مرے حسن ارادت سے
لقب میرا نہو ممتاز کیونکر فرط الفت سے

ازل سے ہی تعشق مجھکو نام پاک حضرت سے
خدا مونھ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے

زباں پر میری جسدم نام آتا ہے محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم

مخمس در مدح سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بر غزل قدسی رح

پیشتر تجھسے ہوئے جتنے رسول اور نبی
روشنی اونکی تری نور کے پرتو سے ہوئی
ادنی کواکب ہیں ہے تو بدر بِاَبی وَاُمّی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجاں باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

مہر والا حسبی ایمہ عالی نسبی
تو ہے یکتا تری توصیف کرے کیا یہ غبی
شمع رخ پر ترے پروانہ ہی ہر ایک نبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عورتیں مصر کی کرنے لگیں ہاتھوں کو قلم
تجھ پہ غش یوسف و یعقوب و خلیل و آدم
حسن کا حضرت یوسف کے سنا یہ عالم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بو العجبی

حسن سے تیری بڑھی رونق نسل آدم
غش پہ غش آتے ہیں ارباب نظر کو پیہم
دیکھکر تجھکو فلک پر ہوئے قدسی بیدم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بو العجبی

تشنہ کامی سے پڑے کلستے زبانیں ہیہات
العطش بسکہ یہی مونھ سی نکلتی ہیں بات

ہیں زباں و لبوں کے کچھ اشارے و نکات — ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

ذات باری کی طرح ذات ہے تیری یکتا — حد امکاں سے ہے باہر کہ ہو ثانی تیرا

جو خبردار حقیقت ہیں یہ ہے قول انکا — نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

اے سپہر سرو نبوت جو کیا تو نے قیام — ہو گیا گلشن طیبہ چمن دار سلام

واہ کیا بات تری فیض کی اے رحمت عام — نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرہ آفاق بشیریں لقبی

جب ہوا عالم ہستی کی بنا تیرا حضور — تھے فصیحان عرب اپنی زباں پہ مغرور

سرکشوں کی جو ہوئی تادیب خدا کو منظور — ذات پاک تو دریں ملک عرب کردہ ظہور

زان سبب آمدہ قرآں بزبان عربی

تو نے کی عالم علوی کی عجائب گلگشت — تھا فلک جس کی بلندی کی جہاں آگے اک طشت

پہنچے موسیٰ تو فقط طور پہ جیسے کے دشت — شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامی کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

کیا کروں عرض تمنا یہ گرفتار الم — عفو تقصیر کر اے فخر عرب شاہ عجم

یہ نہ ہوگا کبھی چھوٹے سر ہم تیرے سر کی قسم — نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

تو شہ حسن ہے زیبا ہے تجھے مسند ناز — ہیں حضوری میں تری سیکڑوں حاضر جانباز

مرجع خلق تری ذات ہے اے بندہ نواز — بر در فیض تو استادہ ہمہ عجز و نیاز

رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

کہیں ناسور نہ بنجائے مرا زخم جگر ۔ ہو رفو تار نظر سے جو ترے ہی بہتر
منتظر ہے نگہ لطف کی جان مضطر ۔ چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

اے قریشی لقبی و ہاشمی و مطلبی

ہم سیہ کاروں کا ہے نامۂ اعمال سیاہ ۔ کثرت جرم اور اس پر یہ کہ عصیاں ہیں گواہ
منفعل ہوتے ہیں ہم آتا ہے جینے کو گناہ ۔ عاصیانیم زما نیکی اعمال مخواہ

سوی ما روی شفاعت بکن از بے سببی

یا نبی درد جدائی سے ہے اب حال ردی ۔ نوش دارو کرم تیری دوا ہے اسکی
عرض ممتاز جگر خستہ کی تجھ سے ہے یہی ۔ سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوی تو قدسی پے درمان طلبی

خمسہ بر غزل مولانا جامی قدس سرہ السامی

ہوش رہتا کبھی اور کبھی رہتی ہے غشی ۔ دیدہ و دل میں سمائی ہے تری ماہ وشی
ہجر جانسوز میں کیونکر نہ کروں نالہ کشی ۔ لی حبیب عربی مدنی قرشی

کہ بود درد و غمش مایۂ صد عیش و خوشی

منبع فیض و کرم ساقی کوثر کی ہے ذات ۔ خضر و الیاس گئے کس لئے سوی ظلمات
بانی پانی لب سرور سے ہوئے نیل فرات ۔ مصلحت نیست مرا سیری ازاں آب حیات

ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی

کیا کروں دیکھ کے میں جانبِ ماہِ تاباں
کیا ستارا ہے مرا اوج پہ چرخِ گرداں
میں تو ہوں مہرِ درخشانِ عرب پر قرباں
ذرہ وارم بہوا داری او رقص کناں
تا شدہ شہرۂ آفاق بخورشید وشی

رخ محبوبِ خدا ہے ہی تجلی شمع حرم
عشق کامل کا مرے حال پہ کیا ہی کرم
کھل گیا ایک جہاں میں بھی مہ خوبی کا بھرم
گرچہ صد مرحلہ دور است ز پیش نظرم
وجہک فی نظری کل غداۃ و عشی

افصح الخلق کی غالب جو ہوئی تحتشمی
عجمی اور اد سہیں جو واقع ہی عجب بیشی کمی
فہم مطلب میں کئی ذہن سے ثابت قدمی
فہم رازش چکنم او عربی من عجمی
لافِ مہرش چہ زنم او قرشی من حبشی

کاش ہوں کوئی محمد میں زمیں کا پیوند
تجھکو ہمتا ز جگر ریش ہی کافی یہ سند
زندگی میں نہ سہی مر کے تو ہوں میں خرسند
جامی ارباب وفا بہر رہ عشق سزوند
سر سیادت کہ ازیں راہ قدم باز کشی

تضمین غزل حضرت مولنا قطبی مخمس و ده سطور مسجع

آتش افروخت ہجانِ دل پر تشنہ لبی
بلبم آمدہ جانم ز غم و مضطربی
حاضرم بر درِ تو بہر عنایت طلبی
مدد اے چشمۂ فیض و کرم مطلبی
رحم کن رحم کہ سرمایۂ عیش و طربی
نگہے سوئے من اے سید مکی عربی
انا مولا کہ خدا عرفک امی و ابی

ایکہ در زمرۂ خاصان خدا منتخبی
ہمہ در زیر لوا ایستہ چہ ولی چہ نبی

مظهر نور خدا هست عالم لقبی ذرّه را مهر کنی این نبود بوالعجبی
نسبتم نیست ز تو یا عجمی و عربی در حسابم ز عبید تو فحسبی حسبی

نسبتم بسگانت فکفانی نسبی

عالم از پرتو رخسار تو خورشید شعاع در کف جود تو پر جیب حریص و طماع
نیست همرنگ تو نقشی بکتاب ابداع سکّه نازد بخود و خامهٔ صنع صنّاع
دشمنانت چه رسانند زیانت بنزاع انت لله مطیع و لنا خیر مطاع

انت لله ولی و الی الناس نبی

شانهٔ کاکل شبرنگ تو واللیل اذا والضحی لمعه زان عارض پر نور و ضیا
عکس دندان تو گوهر بصدف کرد عطا گفت آموخته بدریا کرم و جود و سخا
خواهم انصاف ز تو صاحب لولاک لما من کجا وصفت حسن و جمال تو کجا

که ز من وصف سگان تو بود بے ادبی

عاصیم دفتر عصیان مرا بر هم زن قلم عفو بکش کن ز حسابم ایمن
خضر شو در ره صحرای غم و رنج و محن بکش از پای دلم خار الم های من
سوی قهر سفر انظر بلطف فگن غیر اقرار بتوحید و رسالت بر من

نیست سرمایهٔ طاعات گر از من طلبی

دامن خلد معطر ز شمیم خویت از کجا تا بکجا گشت نسیم بویت
مشک چین نافهٔ تاتار ز عطر مویت غیرت چین و ختا سلسلهٔ گیسویت
حبّذا کعبه محراب خم ابرویت دل ویران من آباد بیاد رویت

ایها القلب خدعنک کبیت عربی

ای قدرت در چمستان ازل نخل مراد — بندهٔ تیغ فرمان تو سرو آزاد

سرمهٔ چشم تو نور نظر سورهٔ صاد — وز نگاهت بصر آیت ما زاغ زیاد

بجناب احدیت منم و این فریاد — مهر رویت ز من خسته جگر دور مباد

خلّد الله تعالی ابدا سرّ فلک لی

در خور انجمن جم نبود نسناسے — سیر فردوس کجا مقدر خناسے

تنگدستے که نباشد بتنش کرباسے — شده زائل طرد و ش ز مرض افلاسے

آه غافل ز جلال جبروت و باسے — قرب بشد میل ابد روشنی کناسے

کمی مترسرا این و قرادال طلبی

نسخهٔ فیض تو از سبع سموات ضخیم — دست فیاض تو فرمود بدریا تعلیم

بحر لطف کرم و جود تو شکیب تسنیم — خوان انعام تو غیرت ده جنات نعیم

خاک را میکند اکسیر نگاهت زر و سیم — مفلس مختصر و حفا تو کریمی چه کریم

از کریمان همه وجود عطا بو العجبی

تنگ دارند ز من گبر و مسلمان عارے — وز تبیدم کند اسلام و جحود انکارے

خاطی و مخطی و عاصی زبون اطوارے — بهر من هر چه بگوئی تو بگویم آرے

میکند عرض چه همتا جگر افگارے — قطبی رو سیه تیره گنه بدکارے

ان یمسکم عفو متنع لکم تحطی

ترجیع بند

غیرت روح و روان جسم مصفا داری — مردم چشم جهاں نرگس شهلا داری

رشک طوبای جنان قامت رعنا داری — من چه گویم که چه اوصاف دل آرا داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

حق گواه است نبودند ترا مثل و عدیل
مر ترا آمده حاصل ز رسولان تفصیل
یونس و صالح و داؤد و سلیمان خلیل
نبود در صفت و مدح تو الا تمثیل

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

دل نه بندد بگلستان هوای تو خلیل
داغِ سودای تو بر فرق سلیمان اکلیل
ورد دمِ تیغ تو گردن نکشد اسمٰعیل
نغمه بر لبِ داؤد از این قولِ جمیل

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

انبیا طالبِ دیدارِ تو بودند همه
تشنه لعلِ گهربارِ تو بودند همه
چشم بر دور که بیمارِ تو بودند همه
پرتو از مهر پی انوارِ تو بودند همه

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

مقبلان بهرِ ولای تو بخلقت مقبول
بارک الله بتو ربت ثنایت منقول
مدبران از پی بغض تو بنکبت مشغول
چه کسی است که کلیم است بوصفت مشغول

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

لبِ جان بخش تو احیا بمسیحا آموخت
شمع بر طور ز رخسار تو موسیٰ افروخت

سرگشتان ز تو شیدائی و دلها اندوخت — در غم عشق تو آن کیست بغیر ما که نسوخت

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

والضحی ایست نگار از رخ تو تنویری — در سر زلف تو واللیل بود تفسیری
شرح وصف تو نگنجید چو در تحریری — اکتفا کرد سخن سنج باین تقریری

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

مهر دارای خیال تو روشنگر دل — مست شیرست زبانم چو قمر از در دل
گر کشی گاه بعالم نظر از منظر دل — بر لبم نعت تو به با نغمه باشد سر دل

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

سخن از بین لب لعل تو گردید فصیح — عربی را بسر السنه آمد ترجیح
نتوانست چو نعت تو بشرح و توضیح — مدح سنج تو گرائید باین قول صحیح

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

مر ترا خواند خدا بر سر عرش اعلی — داد افسون ز رسل مرتبه او داد سنا
ایکه صد فخر بود از صدق تو وحی یوحی — چه قدر هست ثبات تو صفات حسنی

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

جنت قصر تو از حق تعالیٰ آمد
عالم از نور ظہور تو تجلی آمد

نہ بپایۂ تو سپہر عرش معلی آمد
ذات پاک تو بایں صفت محلی آمد

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

فتح آں روز کہ بحر تو بپایاں آید
بہرہ فیض تو ممتاز چو حساں آید

درد جانکاہ مرا وصل تو درماں آید
رود از خویش و بپاسے تو ثناخواں آید

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

قطعات تاریخ

رشک سحبان وجیہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی

مبارک ہو تمہیں ممتاز اس دیواں کا چھپنا
امیر ایک مصرع تاریخ دینا ہی سو خوش ہو

بڑا ہے قیامت میں ہو احمد کے ثناخواں کا
صلہ دیوان محشر میں ملیگا سارے دیواں کا

۱۳ھ

حسن معنی را نازش جناب مولوی غلام محمد خاں صاحب

تپش دہلوی

زہے شگفتہ مضامین و نعت پر برکات
کہ غنچہ دل عاشق زدیدنش بشگفت

خوشا نصیب چنین مادحی کہ ممتاز است
بگفت ہر غزل نعت ای تپش در سفت

بنقد جاں بگرفت و خلق شیدا شد
کہ گنج گوہر معنی بدستم آمد مفت

دروغ رانہ فروغی بود بصدق کلام
کہ ظلمت شب تار از طلوع مہر نہفت

برائے سال چو افکر بود روح قدس
سخن طرازی مدح رسول پاک بگفت

۱۳۰۸ھ

سخنور ذی کمال جناب حکیم سید ضامن علی صاحب
جلال لکھنوی

دیکھکے دیوان نعت حضرت ممتاز کا
حور ملک جن و انس پڑھتے ہیں صل علیٰ

مصرع تاریخ طبع لکھدے جلال اسطرح
واہ عجب بیمثال نعت کا دیوان لکھا

۱۳۰۸ ہجری

ہمصفیر فرزدق و لبید جناب سید محمد اصطفا صاحب
خورشید لکھنوی

حبذا ممتاز عالی منزلت
بلبل گلزار نعت مصطفیٰ

شاعر شیریں زبان و خوش بیاں
نعت حضرت میں لکھا دیوان عجب
مصرع موزوں ہر ایک ہے قند یار
قاصر اوسکی مدح میں کام و دہاں
فضل حق سے چھپ گیا وہ دیوان تمام
فکر مجھکو جب ہوئی تاریخ کی
صنعت توشیح میں لکھ چند شعر
کہدیا قطعہ اسی صنعت میں تب
یوں لکھا خورشید ہجری سال طبع
سنہ ۱۲۹۰ء

عاشق و شیدائے محبوب خدا
صفحہ جسکو دیکھکر ہر دل ہوا
نقطہ نقطہ خال روئے دلربا
عاجز اوسکے وصف میں فہم رسا
نور بخش چشم مشتاقاں ہوا
قوت ذہن رسا نے دی صدا
عیسوی سن کا بھی دینا ہے پتا
یہہ بڑا کچھ اس صدا سے حوصلا
خوب دیوان نعت مولا کا چھپا
۸ ۰ ۱۳ ہجری

سرآمد فصحائے روشن دماغ جناب مرزا خان صاحب داغ دہلوی استاد مصنف

بارک اللہ حامد احمد
داغ تاریخ طبع دیوان گفت

کرد چھاپہ چوں بصدق و یقین
جلوہ پرداز نعت سرور دیں
۸ ۰ ۱۳ ھ

فرزند سعید رشید احمد رشید تھانوی

ازاحقر مصنف

دیوانِ نعت حضرتِ ممتاز شد چو طبع — روح القدس ز حسنِ سخن برملا بگفت
تاداں غم رشید چو سالش سروشِ غیب — مقبولِ بارگاہِ رسولِ خدا بگفت

۱۳۰۸ھ

رنگیں بیان منشی ریاض احمد رضوان شاگردِ مصنف

مدح سنجِ شہِ لولاک جنابِ ممتاز — فرد کامل ہیں فضائل ہیں کمالات میں طاق
رکھتے ہیں نیّرِ رنگیں کشورِ اصنافِ سخن — منتظمِ ملکِ معانی کی ہے فکرِ مشتاق
نظم ہے سلکِ گہر نثر ہے دُرِّ منثور — ابرِ نیساں کا ہے زیبندہ قلم پر اطلاق
دفترِ نعت جو دیکھا تو عجب نورانی — مثلِ خورشیدِ درخشاں ہیں منور اوراق
مہرِ تابانِ فصاحت کا ہے مطلع ہر شعر — لفظ ہیں نور دہِ سینۂ اہلِ اشراق
شاعری زہرِ ہلاہل سے سوا ہے۔ لیکن — یہ وہ دیوان ہے کہ جسکے ہیں مضامیں تریاق
حسنِ معنی و بیان اور وہ کنایاتِ بلیغ — دلربائی میں ہیں معشوق برائے عشاق
آبِ گوہر سے مصفا ہیں مضامینِ لطیف — گردِ تعقید پڑی ہے نہ غبارِ اغلاق
جامے میں پھولے سماتے نہیں اہلِ معنی — کیا ہی مقبول ہوا۔ شکرِ خدائے خلاق
فرد ہے اپنی لطافت میں یہ مجموعۂ نعت — جسقدر کیجئے تعریف بجا اسکا مصداق
چھپ کے نکلا جو یہ خلوتکدۂ مطبع سے — محوِ نظارۂ دلکش ہوئی چشمِ مشتاق

کلکِ رنگیں سے یہ ضلوں گل تاریخ کھلا	بخزانِ ہی چمنِ مدحِ رسولِ آفاق
	۸ ۰ ۱۳ھ

در قلزم معنی سیاح جناب منشی محمد میاں داد خاں صاحب سیاح اورنگ آبادی ثم السورتی

بارک اللہ حضرتِ ممتاز	چھپ گیا آپ کا جریدہ نعت
اہلِ معنی ہیں وجد میں پڑھ کر	غزل و قطعہ و قصیدہ نعت
صفحۂ دل پہ کیجے تحریر	ہیں وہ مضموں برگزیدہ نعت
سبز میوہ ہے ورق کیا ہے	نقطہ نقطہ ہے میوہ چیدہ نعت
شور انگیز عشق ہے ہر شعر	کیا ہی دیوان نمک چشیدہ نعت
ہر طرف ہیں لگے ہوئے انبار	ٹوٹ کر میوہ رسیدہ نعت
نظم میں ہے روانیِ کوثر	ہے مصنف جو ہے کشیدہ نعت
میں بھی تاریخِ طبع وہ لکھوں	جو سراپا ہو جلوہ دیدۂ نعت
کلکِ سیاح نے لکھا مصرع	سرورِ دیں کا ہے جریدۂ نعت
	۸ ۰ ۱۳ھ

دیگر

طبع گردید دفترِ برکات	گفت ممتاز مورد تحسیں

من چہ وصفش کنم کہ مشہور است
گر نہ باور کنی کلام مرا
گر زشعرے تو چاشنی گیری
بہرِ تاریخِ طبع آں سہ ملیح

عاشق و مادحِ رسول ایں
سخنش را ببیں و بارہ ببیں
کامِ جانت ازاں شود شیریں
گفت گلزارِ نعت سرو دو بیں

۱۳۰۸ھ

ہمپایۂ غالب و ذوق جناب مولوی محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی

کیوں نہ مقبولِ عالم ہوئے یہ دیوان
مشامِ قدسیاں تک ہی معطر
ڈھلا ہے نور کے سانچے میں ہر شعر
غضب کے ہیں اشارات و کنایات
کہی اے شوق میں نے اسکی تاریخ

گلِ نعتِ رسولِ انس و جاں ہے
یہ وہ مجموعۂ عنبر فشاں ہے
عجب حسنِ معانی و بیاں ہے
سمجھتا ہے وہی جو نکتہ داں ہے
کلامِ شاعرِ شیریں زباں ہے

۱۳۰۷ھ

قرۃ العین ارشد فاروق احمد فاروق شاگرد و پسر مصنف

حضرتِ ممتاز احمد والدم
جمع کرد ایں کلیاتِ بیمثال

بہرِ سالش آفتابِ فکرِ من	نور افشاں گشت تنویرِ خیال ۱۳۰۷ھ

شاعرِ شیریں مقال جناب سید محمد مہدی صاحب کمال
شاگرد و خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

فرما چکے جب جناب ممتاز ہاتھ آیا کمال مصرعِ سال	دیوانِ شریف نعت مطبوع دیوانِ شریف نعت مطبوع ۱۳۰۸ھ

ایضاً

چھپ کے کہا تاریخ ممتاز نے کہ جب لکھا اک کمال مصرعِ تاریخ طبع کا یوں	ممتاز ہوگیا کیا دیوانِ نعتِ احمد بحیہ خوب ہی چھپا ہے دیوانِ نعتِ احمد ۱۳۰۸ھ

بحرِ نکتہ دانی راگوہرِ مقصود منشی مسعود احمد صاحب مسعود
شاگرد و خلف الرشید جناب امیر لکھنوی

سخن سے ہیں ممتاز اہلِ سخن	خصوصاً ثناخوانِ خیر الانام

اونھیں سے ہے اعزاز کا خاتمہ ۔ اونھیں پہ ہے شعرانت کا اختتام
یقیں ہے کہ دیوان محشر تک بھی ۔ کرینگے اونھیں لوگ جھکا کر سلام
اونھیں میں سے ممتاز احمد میاں ایک ۔ ہوا جنکا دیوان چھپ کر تمام
لکھی اوسکی تاریخ مسعود نے ۔ ہے ممتاز ممتاز کا ہر کلام

۱۳۰۸ھ

گنجینۂ سخن را کلید منشی محمد المجید صاحب مجید کیرتپوری

گفت ممتاز چو دیوان طبع ۔ در صفت شاہد صدق و یقیں
گفت مجید از سر الہام سال ۔ طبع شدہ نعت رسول امیں

۱۳۰۸ھ

ولہ

چھپا ممتاز احمد کا جو دیواں ۔ کہ ہے لاریب وہ بے انتہا خوب
رسول مجتبیٰ کی اوسمیں ہے نعت (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔ ہر ایک بیت اوسکی ہی صل علی خوب
سر انصاف سے لکھی یہ تاریخ ۔ چھپی نعت نبی اللہ کیا خوب

۱۳۰۸ھ

تمام شد

اطلاع

جو کتاب جناب مصنف صاحب کے یا میرے دستخط سے معرا
ہو مال مسروقہ سمجھکر اوس سے خریدار کو اجتناب لازم ہے
جتنی کتابیں درکار ہوں حضرت مصنف مدظلہ کے پاس
ریاست جوناگڈہ سے یا راقم مقام تھانہ بھون ضلع مظفر نگر
سے نقد قیمت فرستادہ بھیجکر یا بطور ویلیو پے ایبل کے
طلب کرلیں ہر ایک درجن کتاب کے خریدار کو ایک کتاب مفت ملیگی

الراقم
فاروق احمد فاروق خلف حضرت مصنف مدظلہ